پاکستان میں
نفاذ شریعت

اہمیت، ضرورت اور طریق کار

www.KitaboSunnat.com

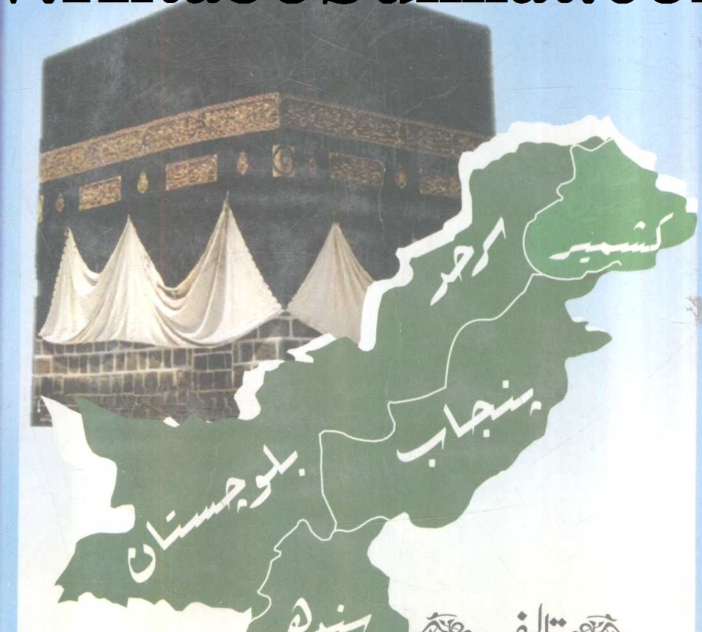

تالیف

شیخ الحدیث مولانا ابوذوق قدرت اللہ فوق

مکتبہ ناصریہ

زین العابدین پلازہ پریس مارکیٹ امین پور بازار فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں

نفاذ شریعت

اہمیت وضرورت اور طریق کار

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں

نفاذ شریعت

اہمیت وضرورت اور طریق کار

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر

مولانا ابوذوق قدرت اللہ فوق

ناشر

مکتبہ طیبہ 4 ج۔ب رحمان والی (رام دیوالی) فیصل آباد

فون: 764400

اسٹاکسٹ

مکتبہ ناصریہ زین العابدین پلازہ امین پور بازار فیصل آباد

فون: 645156PP

612418PP

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب

پاکستان میں نفاذ شریعت

اہمیت ضرورت اور طریق کار

نام مؤلف

مولانا ابوذوق قدرت اللہ فوق

صفحات 200

تعداد 1100

سرورق آغا عامر خان

اشاعت بار اوّل دسمبر 2000ء

کمپوزنگ

مکتبہ ناصریہ زین العابدین پلازہ امین پور بازار فیصل آباد

ناشر

مکتبہ طیبّہ 4 ج۔ب رحمان والی (رام دیوالی) فیصل آباد

ملنے کے پتے

مکتبہ طیبّہ 4 ج۔ب رحمان والی (رام دیوالی) فیصل آباد

مکتبہ ناصریہ زین العابدین پلازہ امین پور بازار فیصل آباد

دار الفرقان الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	اہداف	12
2	تقریظ از شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ عیسیٰ خان صاحب مدنی	13
3	پیش لفظ از مؤلف	15
4	پاکستان میں اسلامی قانون سازی، شریعت بل کی تاریخ	19
5	1985ء کا شریعت بل اور بیانات	20
6	تقابلی جائزہ، اغراض ومقاصد	21
7	دفعہ 2، بل ۸۵ء، دفعہ 2 الف جزء ب سابقہ بل ۹۰ء کی تشریح	21
8	دفعہ ۳ شریعت کی بالادستی، دفعہ نمبر۳ قومی اسمبلی بل	22
9	شق نمبر۱۸ بین الاقوامی مالیاتی فرائض (موجودہ بل)	22
10	اسلامی نظام کے لئے آئین میں ۱۵ ترمیم کا مکمل متن	22
11	بیانِ اغراضِ وجوہ	24
12	پندرہویں ترمیم کی شرعی حیثیت	25
13	اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ	26
14	قرآن کا فیصلہ، راجح قول کا فیصلہ	27
15	سیاسی ترامیم	28
16	حاکمیت صرف اللہ کی	29
17	تشریع صرف رسول اکرم ﷺ کا حق ہے	31
18	اللہ کا فیصلہ معلوم کرنا رسول اکرم ﷺ کے بغیر ممکن نہیں	34
19	قانون سازی کا مشروط اختیار اللہ کے رسول کو ہے	35
20	ائمہ اربعہ کا فیصلہ	36

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21	امام ابوحنیفہ، امام مالک، رحمہما اللہ کے فرامین	37
22	امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ کے فرامین، ڈاکٹر الزہیلی کی رائے	38
23	اعداد رجال، مکی سورتیں اور اعداد رجال	39
24	اصحاب شریعت کے بنیادی خصائل	42
25	قابل غور، نفاذ شریعت اور ایمان، ہر شخص حاکم ہے	43
26	نفاذ شریعت کے بنیادی امور	44
27	نماز کی اہمیت	44
28 ✓	بے نماز کے لئے سخت وعید، دنیا میں سخت وعید، آخری وصیت	45
29✓	بے نماز کفار کا ساتھی، نماز کے لئے عمر	46
30✓	نماز مسنون کا طریقہ	46
31 ✓	نماز با جماعت	48
32 ✓	تہجد	49
33	الزکوٰۃ، زکوٰۃ کا مقصد	50
34	اموال زکوٰۃ	51
35	اموال زکوٰۃ کی اقسام، عشر کی تفصیل	52
36	قرضہ اور زکوٰۃ، سونا اور چاندی کی زکوٰۃ	53
37	توضیح، امام مالک رحمہ اللہ کی تائید، حدیث نبوی ﷺ	54
38	زیورات کی زکوٰۃ	55
39✓	کرنسی نوٹوں اور چیکوں وغیرہ کی زکوٰۃ، اونٹوں، بکریوں کی زکوٰۃ	57
40	اجناس بارانی و نہری، میوہ جات اور چارہ میں زکوٰۃ	58
41	خوردنی اجناس اور پھلوں میں عشر	59
42✓	کپاس پر عشر	60
43	گنے وغیرہ کا عشر، بیچی ہوئی فصل کا عشر	61

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

44	اخراجات اور عشر، آبیانہ اور معاملہ وغیرہ کا حکم	62
45	مال تجارت اور سامان تجارت کی زکوٰۃ	63
46	شہد، مال خمس وفیئ، دیگر محاصل زکوٰۃ، صنعت وحرفت	65
47	دیگر محاصل زکوٰۃ، صنعت وحرفت	65
48	کارخانوں اور فیکٹریوں پر زکوٰۃ	66
49	مصارف زکوٰۃ	66
50	یتامیٰ ومساکین	67
51	شادی کرنا، صدقۃ الفطر، صدقۃ الفطر کا حکم	68
52	صاع کا وزن، دیت دینا	69
53	ایک جگہ کی زکوٰۃ دوسری جگہ بھیجنا	69
54	اختلاف آئمہ، امام بخاری کا مسلک	70
55	بیت المال	71
56	بیت المال کی شرعی حیثیت	72
57	سود کی حرمت	73
58	سود کی حرمتِ قومی	75
59	رپورٹ اسلامی مشاورتی کونسل	76
60	بلاسود اسلامی بینک کاری	76
61	سروسز چارجز یا حق الخدمت، اجارہ، مشارکت، مضاربت	77
62	مرابحہ، الامر بالمعروف	78
63	امر اور دعوت میں فرق	79
64	مکی سورتیں	80
65	مدنی سورتیں	81
66	نتیجہ، احادیث	82

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

67	دعوت سے ابتداء	83
68	اسلامی دعوت اور اس کا طریق نبوی ﷺ	84
69	تبدیلی کیسے؟	84
70	تبلیغ کا آغاز گھر سے، خاندان میں تبلیغ	86
71	صفا کا وعظ، سالانہ منڈیوں میں تبلیغ	87
72	علاقہ میں تبلیغ، طائف میں تبلیغ	88
73	بیعت عقبہ اولیٰ، بیعت عقبہ ثانیہ	88
74	نقباء کا تقرر، بیعت کی شرائط	89
75	النھی عن المنکر، ایمان اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر	90
76	دعا کا قبول نہ ہونا، قضاء، قضاء کا لغوی وشرعی معنی	92
77	قضاء کا مقام، اہل ایمان کو حکم، فیصلہ کی بنیاد	93
78	پہلا معاہدہ قضاء، آنحضرت ﷺ کے قاضی، قضاء کا طریقہ	94
79	قاضی کو نصرت الٰہی، قاضی کی اہلیت	95
80	قاضیوں کے نام حضرت عمر فاروقؓ کا خط	96
81	مدعی اور مدعی علیہ میں برابری، قاضی کا فیصلہ حق کو نہیں بدل سکتا	97
82	اسلام کا نظام خلافت وامارت، نظام حکومت	99
83	امام یا خلیفہ سے کون مراد ہے؟، خلیفہ یا امیر المؤمنین کی ضرورت	100
84	مسلمان ہو، مرد ہو	101
85	عاقل بالغ ہو، صاحب علم دین اور بہادر ہو، نیک پرہیزگار ہو	102
86	عادل اور منصف مزاج ہو، قریشی ہونا	103
87	خلیفہ یا امیر کی صفات	103
88	طرز انتخاب	104
89	خلفاء اربعہ کا طریق انتخاب، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتخاب	105

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

90	حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کا انتخاب	105
91	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتخاب	107
92	خلیفہ پہلے یا مجلس شوریٰ	108
93	کیا امیر شوریٰ کی رائے کا پابند ہے؟	109
94	اسلام اور جمہوریت، جمہوریت کے خدوخال	111
95	جمہوریت کی تاریخ، بانی، خلاصہ، استیصال حکم ذاتی	111
96	ارکان جمہوریت	112
97	جمہوریت کے مؤیدین	113
98	جمہوریت کی وضاحت	114
99	ارکان جمہوریت کا شرعی جائزہ	116
100	حق بالغ رائے دہی بشمول خواتین کا جائزہ، اکثریت بے علم ہے	117
101	اکثریت بے ایمان، بے عقل ہے، اکثریت شکر نہ کرنیوالے ہیں	118
102	اکثریت فاسق، کافر ہے	118
103	اکثریت مشرک، جاہل ہے، اکثریت معیار حق نہیں	119
104	اصل معیار، جمہوریت کے دلائل کی حقیقت، سواد اعظم	121
105	مستدرک حاکم کی حدیث کی فنی حیثیت	122
106	ابن ماجہ کی حدیث کی فنی حیثیت	123
107	مسند احمد کی روایات سے استدلال، ابن حزم کی تحقیق	124
108	علامہ اقبال اور جمہوریت	124
109	مرد وزن میں عدم مساوات، عورت اور مرد کا دائرہ کار	125
110	عورت اور مرد کا دائرۂ اختیار، خرید وفروخت کی گواہی، نکاح کی گواہی	127
111	عورت کی قیادت، عورت اور فلاح	128
112	زندگی یا موت، ایک اعتراض کا جواب	129

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

113	حضرت عائشہؓ کی قیادت، حضرت علیؓ اور عبداللہ بن عمرؓ کے اقوال	130
114	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان اور اظہار افسوس	131
115	حدیث صحیح بخاری اور ناقدین	132
116	امیر المؤمنین مرد ہو یا عورت	135
117	شاہ ولی اللہ دہلوی کا فرمان، وجوب تقرر خلیفہ، ابن خلدون کی وضاحت	136
118	درخواست برائے نمائندگی اور اس کے لوازمات، عہدہ کی طلب	137
119	حضرت یوسف، حضرت سلیمان علیہما السلام، تطبیق	138
120	امیدوار کی اہلیت	139
121	سیاسی جماعتوں کا وجود	140
122	مہاجرین وانصار کا تشخص	141
123	سیاسی جماعتوں کی تردید	142
124	الجہاد، جہاد کا معنی	143
125	جہاد اور قتال، امام نووی کی وضاحت	145
126	جہاد کے مختلف پہلو، کامل جہاد	146
127	جہاد اکبر، حقیقی جہاد	147
128	افضل جہاد، امام ابن قیم کا اعلان	148
129	قرآن اور جہاد کے اعداد وشمار	149
130	فضائل وجہاد، اسلام کی کوہان، سب سے پیارا عمل	150
131	جنت کی ضمانت، جنت کے سو درجات، جنت کا مخصوص دروازہ	151
132	دنیا کی دوبارہ خواہش، شہید کے انعامات	152
133	اجراء جہاد	153
134	اسباب جہاد، کفار کے خلاف جہاد	154
135	مرتدین اور دین بدلنے والے کے خلاف جہاد	155

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

136	شاتمین رسول ﷺ کے خلاف جہاد	156
137	منافقین کے خلاف جہاد	157
138	باغیوں کے خلاف جہاد	158
139	حافظ ابن کثیر کی وضاحت	159
140	مظلوم کی امداد میں جہاد، معاہدہ توڑنے والوں کے خلاف جہاد	160
141	اقسام جہاد، جہاد فرض عین، فرض کفایہ	161
142	حافظ ابن حجر کی تحقیق، مزید تحقیق	162
143	امام ابن تیمیہ کی تحقیق، سید سابق کی وضاحت	163
144	جہاد فرض عین کی صورتیں	164
145	اجماع امت	165
146	مومن اور منافق کی پہچان جہاد	166
147	جہاد میں والدین کی اجازت، امام بخاری کی وضاحت	166
148	حافظ ابن حجر کی تشریح، جہاد کی ٹریننگ	167
149	مخصوص کلمات	173
150	شہداء بالاکوٹ اور ان کے ورثاء (نظم)	175
151	طریق کار	179
152	عدل وانصاف	180
153	نظام تعلیم	182
154	عملی مشق	183
155	احتساب، طریقہ نفاذ	184
156	وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ	187
157	آئین پاکستان کی شق 62 اور 63 کا مکمل متن اور تشریح	189
158	دعا	197

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اھداف

1. پاکستان میں احکام شریعت کو متعارف کرانا۔
2. نفاذ شریعت کے لئے لوگوں کو تیار کرنا۔
3. اللہ کے بندوں میں اللہ کے بندوں والے اوصاف پیدا کرنا۔
4. نفاذ شریعت کے وہ اصول و قواعد اپنانا جو ابتدائے اسلام کے وقت تھے۔
5. پاکستان میں امن و آشتی کی فضا پیدا کرنے کے لئے اسلام کے قوانین کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرنا۔
6. نفس، گھرانہ، قبیلہ اور ملک میں نفاذ شریعت کی برکات کا حصول ممکن بنانا۔
7. پاکستان جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا اس کے عملی نفاذ کی کوشش کرنا۔
8. شرعی حدود کے نفاذ کے لئے رائے عامہ کو ہموار کرنا۔
9. ملک کے تمام اداروں میں مکمل اسلامی تہذیب کو اجاگر کرنا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

شیخ القرآن والحدیث حضرت العلام مولانا حافظ ثناء اللہ خان حفظہ اللہ

شیخ الحدیث جامعہ لاہور اہل حدیث (رحمانیہ) لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْن وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّين اَمَّا بَعْدُ!

تخلیق کائنات کے مقاصد میں بہت کچھ کہا اور سنا جاتا ہے لیکن حقیقی مقصد وہی ہے جو خود خالق کائنات نے بایں الفاظ بیان فرمایا: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلاَّ لِيَعْبُدُوْن﴾ "کہ میں نے جن وانس کو صرف اور صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔"

اس مقصد عظیم کی توضیح و تفصیل کیلئے ہر دور میں اپنے برگزیدہ بندوں کا انتخاب فرمایا جنہیں انبیاء و رُسل سے موسوم کیا جاتا ہے اور ان کے بیان کردہ نظام زندگی کو اسلام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

شیطان چونکہ بنو آدم کا روز ازل سے بدترین دشمن ہے اور اس نے دشمنی کا اظہار واعلان یوں کیا:

﴿قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ﴾

چنانچہ وہ ہر وقت انسانیت کو صراط مستقیم سے دور رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور اس میں بڑی حد تک کامیاب بھی ہے، خیر و شر کا یہ تصادم شروع سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ ابلیس نے اسلام کے بالمقابل بہت سے نظام ہائے زندگی خوشنما شکل میں وضع کیے ہیں لیکن حقیقت پسندانہ تقابل سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ اسلام پر عمل کرنے ہی سے دنیا و آخرت میں خیر حاصل ہو سکتی ہے یہی تقابل بہت سے مثبت فکر کے حاملین کو اسلام کی طرف راغب کر رہا ہے اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ ہماری تمام پریشانیوں کا واحد حل اسلام کو اپنی اصلی صورت میں اختیار کرنا ہے۔

یہ کس قدر المیہ ہے کہ عالم اسلام میں "پاکستان" واحد ملک ہے جو خیر و شر کے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصادم کے نتیجہ میں معرض وجود میں آیا اور اس کے حصول کیلئے جو قربانیاں تاریخ میں رقم ہوئیں ان کی مثال شاید قیامت تک نہ مل سکے۔ اتنی قربانیاں پیش کرنے اور یہ "ارض مقدسہ" حاصل ہونے کے باوجود عملاً نتیجہ وہی "ڈھاک کے تین پات" ہی رہا۔ اس کے اسباب و عوامل درد مند حضرات سے یقیناً مخفی نہیں۔ ابھی بڑی تعداد میں وہ لوگ باقی ہیں جو اس درد کو ہر وقت محسوس کرتے ہیں اور اس کیلئے ممکنہ حد تک اپنی کوششیں جاری رکھتے ہیں۔

ایسے ہی ہمدرد و مخلص حضرات میں ہمارے فاضل دوست حضرت مولانا قدرت اللہ فوق ہیں وہ اپنے قیمتی تدریسی اوقات میں مصروف و مشغول رہنے کے باوجود اس فکر سے غافل نہیں رہے بلکہ بڑی محنت سے اپنی تالیف "پاکستان میں نفاذ شریعت، اہمیت، ضرورت اور طریق کار" میں بڑی تفصیل سے جائزہ لیا ہے کہ اس مملکت میں نفاذ اسلام کی راہ میں کونسی چیزیں حائل ہیں اور انہیں کیسے دور کیا جا سکتا ہے اور اس حقیقی ہدف و مقصد کو کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے بہت سے روشن پہلو سامنے آئیں گے جس سے ہر قاری کو اپنے مقصد کے حصول میں ترغیب و تشجیع نصیب ہو گی۔

یہ کتاب اصحاب حل و عقد کیلئے ایک دعوت فکر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں سنہری موقعہ دیا ہے تو اس کو غنیمت جانتے ہوئے نفاذ شریعت کی راہ میں حائل ہر پتھر کو دور کر کے شریعت کو اپنے حقیقی روپ میں نافذ کریں اور اس بشارت کے مصداق بنیں:

﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾

یہ کتاب اس لائق ہے کہ اس کی اشاعت اس قدر عام ہو کہ عام و خاص اس کے مطالعہ و فوائد سے محروم نہ ہوں۔

آخر میں حضرت فاضل کیلئے دعا ہے کہ اللہ ان کے علم و فضل میں برکت فرمائے اور اس کوشش کو کامیاب اور ان کیلئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین وما ذلك على الله بعزيز

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

حافظ ثناء اللہ عیسیٰ خان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

میری انتہائے نگارش یہی ہے
تیرے نام سے ابتداء کر رہا ہوں

نقشہ عالم پر نگاہ ڈالیں اور ممالک اسلامیہ کے پس منظر، تہ منظر اور پیش منظر کا بغور جائزہ لیں تو صرف پاکستان ہی ایسا واحد اسلامی ملک نظر آتا ہے جس کو نظریہ اسلام کی خاطر حاصل کیا گیا ہے۔ جس کا نام پاکستان (پاک لوگوں کی جگہ) جس طرح اسلامی تصور پیش کرتا ہے اسی طرح اس کا ابتدائی نعرہ "پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ" اور غیر مسلموں سے علیحدہ ایک خطہ ارضی کا حصول، دو قومی نظریہ کی بنیاد اور قانون ساز اسمبلی کے دائرہ کار کو قرارداد پاکستان کے اختیار تک وسیع کرنا یہ سب وہ بنیادی اہداف ہیں جو اس خداداد ریاست میں اللہ کا قانون جاری و ساری کرنے کے لئے متعین کئے گئے۔

بانی پاکستان کے دوٹوک اعلانات بھی پاکستان میں اسلامی قوانین کی تنفیذ کی نشان دہی کرتے ہیں ہر دو مرتبہ قومی و صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے مواقع پر قائدین قوم کے بلند بانگ دعاوی بلکہ جلسوں اور خصوصی مجلسوں میں حلفیہ بیانات بھی یہی سنے جاتے رہے کہ ہم مملکت خداداد پاکستان میں شریعت اسلامیہ کا نفاذ کریں گے۔

لیکن آج تک نفاذ شریعت اسلامیہ کا بنیادی اور اساسی خاکہ بھی منظر عام پر نہیں آسکا اور عرصہ دراز تک "قرارداد پاکستان" کو آئین پاکستان میں جگہ نہ مل سکی بلکہ صرف تمہید میں درج کر دینے پر قوم کو ٹرخا دیا گیا۔

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے چھبیس برس بعد ۱۹۷۳ء کے آئین میں اسے داخلہ کی اجازت ملی پھر عملی کاروائی کی نوبت نہ آسکی بلکہ اس کے خلاف حکومتی سطح پر ریشہ دوانیاں ہوتی رہیں اور غیر اسلامی قوانین کو اسلامی قوانین بنانے کیلئے راہنمائی کرنے والی "اسلامی مشاورتی کونسل" کی متعدد سفارشات کو معرض التواء میں ڈالا جاتا رہا اس پر طرہ یہ کہ دینی و مذہبی حلقوں میں بھی اس دینی و ملی فریضہ کی انجام دہی کے لئے اتحاد و اشتراک نہ ہو سکا اور اس کی ضرورت و اہمیت تسلیم ہونے کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجود اس کیلئے کوئی متفقہ لائحہ عمل اور طریق کار طے نہیں ہو سکا۔

عرصہ سے ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ نفاذ شریعت کے لئے طریق کار وضع کیا جائے اور جس منہج پر چل کر تاجدار نبوت ﷺ نے نفاذ شریعت کو کامیاب و کامران بنایا تھا اور جو پوری امت کے لئے رحمت و برکت ثابت ہوا تھا اسی کو اختیار کیا جائے کیونکہ طریق نبوی میں جو رشد و ہدایت اور رافت و رحمت ہوتی ہے وہ کسی دوسرے میں نہیں۔

شریعت کا معنی : شریعت عربی زبان میں ایسے کشادہ راستے کو کہتے ہیں جو عوام الناس کی گزرگاہ ہو شارع بمعنی سڑک ہماری زبان میں بھی استعمال ہوتا ہے قرآن مجید میں بھی اس کا استعمال ہوا ہے :

﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا﴾ (المائدہ : ۴۸)

ترجمہ ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے کشادہ راستہ اور چلنے کی راہنمائی ہے۔

﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا﴾ (الجاثیہ : ۱۸)

ترجمہ پھر ہم نے آپ ﷺ کو اس (دین کے) کام کے کشادہ راستہ پر بنایا (چلایا) ہے آپ اس کی پیروی کرتے رہیں۔

قرآن و حدیث کے احکام کا نام شریعت ہے مستقبل کے پر فتن دور میں اسی راستہ کو ایمان و عمل کی سلامتی کا ضامن قرار دیا گیا ہے :

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللهِ وَسُنَّتِيْ (موطا امام مالک)

ترجمہ جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : میں تم میں دو چیزیں ایسی چھوڑ کر جا رہا ہوں تم جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔

کتاب ہذا میں اس طریق کار کو عین شرعی بنیادوں پر استوار کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اہل علم کی ایک جماعت سے مشاورت لی گئی ہے تاہم پھر بھی اگر اس کی تشریح میں کچھ خامی رہ گئی ہو تو اس کو بندہ کی طرف منسوب کریں، شریعت اور اس کے طریق کار میں کوئی نقص، عیب اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوتاہی نہیں اس سلسلہ میں راقم الحروف کی راہنمائی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

اس نظام اور اس کے طریق کار پر کچھ لکھنے اور طبع کرنے پر اگر ہمارے مخلص عزیز مولانا عبدالاعلیٰ رحمانی (برطانیہ) کی مساعی جمیلہ کا شکریہ ادا نہ کیا جائے تو یہ حق ناسپاسی ہو گی۔

اسی طرح عزیزم مولانا محمد زبیر ناصر مالک مکتبہ ناصریہ فیصل آباد بھی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے طباعت واشاعت کا اہتمام فرمایا۔

آخر میں تمام اہل اسلام سے استدعا ہے کہ اس مبارک تحریک سے تعاون کر کے اپنے شرعی فریضہ سے سبکدوش ہوں اور رب کائنات کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ ان جہود مبارکہ میں شریک ہونے والوں کی خصوصی معاونت فرمائے تاکہ اللہ کا یہ نظام، اللہ کی زمین میں، اللہ کے بندوں پر نافذ العمل ہو جائے اور تمام برکتوں، رحمتوں اور سعادتوں کا فیضان اس پاک سرزمین پر نازل ہو جائے اور اس طرح دنیا کے ربع مسکون پر نفاذ شریعت کا فریضہ ادا ہو سکے اور ہم سب اللہ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔ آمین

نوٹ آج سے تقریباً اڑھائی برس قبل "پاکستان میں نفاذ شریعت" کا مسودہ اور دیباچہ لکھا گیا مگر بعض وجوہات کے باعث تعویق والتوا کا شکار ہو گیا جب کہ جناب نواز شریف صاحب وزیراعظم پاکستان تھے۔ جنہوں نے مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۹۸ء کو پندرھویں ترمیم کے نام سے اسلامی نظام کے لئے آئین کا دستوری خاکہ قومی اسمبلی میں پیش کر دیا اور صدر مملکت جناب چوہدری محمد رفیق تارڑ کی بھرپور حمایت ہی نہیں بلکہ ترغیب وتعاون اور راہنمائی بھی حاصل رہی اور جب کہ قومی اسمبلی نے اسے منظور بھی کر لیا تھا۔ اور مارچ ۲۰۰۰ء میں توقع تھی کہ سینٹ میں آئین اسلامی کے ہمنوا اراکین کی مزید تعداد بڑھنے سے پندرھویں ترمیم سینٹ میں پیش ہو کر منظور ہو جائے گی اور یہ بل صدر کی منظوری سے پاس ہو کر آئین اسلامی کی راہ ہموار ہو جائیگی مگر بدقسمتی سے 12 اکتوبر ۱۹۹۹ء کے فوجی انقلاب نے ان تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ازسرنو اس کیلئے رائے عامہ کو ہموار کیا جائے، پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کو دور کیا جائے اس بل کے شرعی موقف کو مدلل طور پر واضح کیا جائے، اس بل کے مندرجات پر اسلامی نقطہ نظر سے روشنی ڈالی جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بعض دفعات کو قرآن وحدیث کے زیادہ قریب کرنے کیلئے چند گذارشات پر خامہ فرسائی کی جائے اور خصوصاً جبکہ چیف ایگزیکٹو جناب پرویز مشرف صاحب نے تمام اسلامی ترامیم کو پی سی او کے تحت اپنے قانون میں شامل کر لیا ہے اور اسلامی ذہن کا عندیہ دیا اور وزارت مذہبی امور قائم کر کے کسی محقق عالم دین کو اس کا قلمدان سونپنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے اور دینی مدارس اور مجاہدین کی حوصلہ افزائی کرنے اور منازل ترقی پر گامزن کرنے کا پروگرام پیش کیا ہے۔ اس لئے مزید ضرورت محسوس ہوئی کہ نفاذ شریعت کا ایک خاکہ پیش کیا جائے، اور اسلامی حکمران کے فرائض منصبی کی نشاندہی کی جائے۔ ممکن ہے کہ یہ ادنیٰ سی کوشش شمع محمدی کا کام دے اور ہماری اور آنے والی نسلوں کی دنیا و آخرت سنور جائے اور اس طرح پاکستان میں شریعت کا نفاذ دیگر اسلامی ممالک کے لئے مینارۂ نور بن کر اسلامی شریعت کے نفاذ میں راہنمائی کر سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسلام کے نام پر حاصل کئے ہوئے اس ملک میں اپنی شریعت نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْق وَعَلَيْهِ التُّكْلَان

ع ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

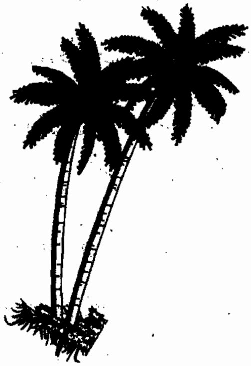

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں اسلامی قانون سازی کی تاریخ

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

پہلے ہمارا موضوع سخن شریعت بل ہے جو ایک مجلس یا ادارہ میں نہیں بلکہ ہر جگہ، ہر محفل اور ہر مجلس میں موضوع بحث بنا ہوا تھا اور مختلف انداز فکر سے اس پر گفتگو ہو رہی تھی، موافق و مخالف اراکین قومی اسمبلی کے علاوہ موافق و مخالف جماعتوں کے اکثر بیانات صرف پارٹی پالیسی کا مظہر نظر آتے تھے۔

اس لئے ہم اس مجلس میں ایک مقالہ کی صورت میں اس کے چند مندرجات زیر بحث لائیں گے اور وہ یہ ہیں: (ا) شریعت بل کی تاریخ

(ب) شریعت بل کیا ہے؟

(ج) اس سے کیا فوائد حاصل ہوں گے اور کیا نقصانات نظر آتے ہیں؟

(د) اس بل سے اس قدر اختلاف کیوں؟

(ر) اور کیا واقعی اسے اصلاح قوم اور اصلاح معاشرہ کے لئے مرتب کیا گیا اور شریعت کی بالادستی کا اہتمام کیا گیا ہے یا صرف ایک نعرہ ہے جس کے ذریعہ مہنگائی اور بے روزگاری سے توجہ ہٹانا مقصود ہے اور آنے والے بجٹ کے لئے راستہ ہموار کرنا ہے۔

(س) کیا واقعی اس شریعت بل میں چند شکوک و شبہات کے پہلو موجود ہیں یا صرف اپوزیشن اور شریعت کے مخالف حضرات کے بے سروپا دعاوی ہیں۔

(ص) مخالف و موافق بیانات اور شریعت بل کی حقیقت کیا ہے؟

شریعت بل کی تاریخ

پاکستان صرف شریعت کے نام پر حاصل کیا گیا اور پاکستان کا مطلب لاالٰہ الا اللہ کے نعرہ سے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو معرض وجود میں آیا اس وقت کوئی آئین حکومت پاکستان کے پاس نہ تھا انگریز کے وضع کردہ آئین ۱۹۳۵ء کو ہی تعزیرات حکومت پاکستان کے نام سے موسوم کیا گیا جس میں یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرط بھی تھی کہ جب تک حکومت پاکستان اپنا آئین مرتب نہ کرلے اس کی حیثیت تاج برطانیہ کے تابع رہے گی چنانچہ پاکستانی آئین ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس قریباً ایک سال بعد ۱۰ اگست ۱۹۴۸ء کو ہوا لیکن کوئی پیش رفت نہ ہوسکی البتہ مارچ ۱۹۴۹ء میں صرف قرارداد پاکستان پاس ہوئی اور اسے بھی صرف مقدمہ آئین میں رکھا گیا بلکہ پورے نو سال تک کوئی آئین مرتب نہ ہوسکا جس کے لئے یکم جنوری ۱۹۵۵ء کو پاکستان کو صرف جمہوریہ قرار دیا گیا اور ۲۳ جون ۱۹۵۵ء کو قانون ساز اسمبلی میں پیش ہوا جسے ۲۹ فروری ۱۹۵۶ء کو منظور کیا گیا اور ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء سے نافذ کیا گیا جس کے ذریعہ ملک کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا لیکن ۵۸ء میں ایوب خاں کے مارشل لاء نے اس کو ختم کردیا ۶۲ء میں صدر ایوب نے صدارتی نظام حکومت کی طرز کا ایک آئین بنوا کر نافذ کردیا۔ ۱۴ اگست ۱۹۷۳ء میں مسٹر بھٹو نے ایک نیا آئین مرتب کروایا جو پارلیمانی طرز حکومت کی ترجمانی کرتا تھا اور اسلامی آئین نہیں کہلا سکتا تھا۔ ۱۹۷۷ء میں ضیاء الحق کا مارشل لاء آیا جس میں اس آئین کو معطل تو نہیں کیا البتہ دبا گیا اس طرح ملک میں آئین سازی کامیاب نہ ہوسکی۔

۱۹۸۵ء کا شریعت بل اور بیانات

شریعت بل کے نام سے ۱۳ جولائی ۱۹۸۵ء کو سینٹ کے دو اراکین قاضی عبداللطیف اور مولانا سمیع الحق نے مشترکہ طور پر سینٹ میں ایک بل پیش کیا جسے قواعد کے مطابق ایک سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا گیا جس نے ۹ دسمبر ۸۵ء میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ بعد میں عوامی حلقوں کی آراء طلب کی گئیں جو اعتراضات اور بحث کے بعد دوبارہ ترمیم کے ساتھ ۱۳ جولائی ۹۰ء کو سینٹ میں پیش ہوا اور منظور کرلیا گیا۔ قواعد کے مطابق منظوری کے نوے دن کے اندر اندر قومی اسمبلی میں پیش کیا جانا ضروری تھا یہ مدت گیارہ اگست ۹۰ء کو مکمل ہونا تھی لیکن ۱۰ اگست ۹۰ء کو اسمبلی توڑ دی گئی اور شرعی قوانین کا راستہ روک دیا گیا اکتوبر ۹۰ء کے انتخابات کے نتیجہ میں آئی جے آئی کی حکومت برسر اقتدار آئی تو اس نے شریعت بل کے نفاذ کے لئے ایک کمیٹی بنائی جس کا آخری اجلاس ۳ جنوری ۹۱ء کو ہوا اجلاس نے اس بل کی سفارش کی۔ 17 اپریل ۹۱ء کو وزیر اعظم نے ایک نشری تقریر میں اس کا مسودہ بیان کیا جسے ۱۱ مئی ۹۱ء کو قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا اور ۱۶ مئی کے روزنامہ "جنگ" نے مکمل متن کے ساتھ شائع کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ عوامی رد عمل اور اخباری جائزوں کو بھی اخبارات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی زینت بنایا گیا ہے ہم انہی کی روشنی میں یہ جائزہ پیش کر رہے ہیں۔

موافقت کرنے والوں میں اکثر کا تعلق آئی جے آئی یا اراکین حکومت سے تھا جب کہ مخالفت کرنے والے اکثر طور پر اپوزیشن سے تعلق رکھتے تھے یا اپوزیشن کے ساتھ ذہنی اور سیاسی ہم آہنگی نہ رکھنے والے یا غیر دینی احساسات رکھنے والے تھے۔ پیپلز پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی اور دیگر لادینی جماعتیں اور مغرب زدہ خواتین کے بیانات بھی مکمل طور پر اس بل کے خلاف تھے۔

تقابلی جائزہ

اغراض و مقاصد

دونوں بلوں کے اغراض و مقاصد میں اتفاق ہے اور مندرجہ ذیل دفعات بھی متفق ہیں:

1. ہر گاہ ساری مخلوقات پر حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔
2. ہر گاہ کہ اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا ہے۔
3. ہر گاہ کہ قرارداد مقاصد کو اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مستقل جزو کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔
4. ہر گاہ کہ اسلامی ریاست کی یہ ایک بنیادی ذمہ داری ہے کہ شہریوں کی عزت، زندگی، آزادی، جائیداد اور بنیادی حقوق کا تحفظ کرے اور امن کو یقینی بنائے اور اسلامی نظام عدل کے ذریعہ تمام عوام کو سستا اور جلد انصاف مہیا کرے اور ہر گاہ کہ اسلام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اسلامی اقدار کی بنیاد پر سماجی نظام قائم کرنے کا حکم دیتا ہے۔

دفعہ نمبر ۲ کی تشریح (موجودہ بل ۸۵ء)

شریعت بل کی تشریح و توضیح کرتے وقت قرآن و سنت کے مطابق مسلمہ اصولوں کی پیروی کی جائے اور اسلام کی مسلمہ فقہ کی تشریح اور آراء پر عمل کیا جائے گا موجودہ اسلامی مکاتب فقہ کی آراء پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔

دفعہ نمبر ۲ الف کے جزء ب کی تشریح (سابقہ بل ۹۰ء)

شریعت کی تشریح و توضیح کرتے وقت قرآن و سنت کی تشریح و تفسیر کے مسلمہ اصول و قواعد کی پابندی کی جائے گی اور راہنمائی کیلئے اسلامی مسلمہ فقہاء کی تشریحات اور آراء کا لحاظ رکھا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ نمبر ۳ شریعت کی بالادستی

شریعت پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون ہو گی اور اسے مذکورذیل طریقے سے نافذ کیا جائے گا اور کسی دیگر قانون، رواج یا دستور العمل میں شامل کسی امر کے علی الرغم موثر ہو گی۔

دفعہ نمبر ۳ قومی اسمبلی بل

شریعت یعنی اسلام کے احکامات جو قرآن وحدیث میں بیان کئے گئے ہیں پاکستان کا بالا دست قانون (سپریم لاء) ہوں گے بشر طیکہ سیاسی نظام اور حکومت کی موجودہ شکل متاثر نہ ہو۔

شق نمبر ۱۸ بین الاقوامی مالیاتی فرائض (موجودہ بل)

اس ایکٹ میں شامل ہر جزو یا کسی عدالت کے فیصلے کے باوجود جب تک متبادل اقتصادی نظام نافذ نہیں کر دیا جاتا۔ موجودہ مالی ذمہ داریاں اور قومی اداروں اور غیر ملکی اداروں کے درمیان کئے جانے والے معاہدے بر قرار، قانونی، واجب العمل اور جاری رہیں گے۔

اسلامی نظام کیلئے آئین میں ۱۵ویں ترمیم کا مکمل متن

چونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہی پوری کائنات کا بلاشرکت غیرے حاکم مطلق ہے اور اس نے پاکستان کی ریاست کو اس کے جمہور کے توسط سے ان کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے جو اختیار و اقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق دیا ہے وہ ایک مقدس امانت ہے۔

اور چونکہ قرارداد مقاصد کا اساسی حصہ بنادیا گیا ہے اور چونکہ اسلام پاکستان کا ریاستی مذہب ہے اور یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اس قابل نہ بنائے کہ وہ اپنی زندگی کو اسلام کے بنیادی اصولوں اور نظریات کے مطابق جس طرح قرآن پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے ترتیب دے سکیں۔

اور چونکہ اسلام سماجی نظام کے قیام کا حکم دیتا ہے جو اسلامی اقدار پر مبنی ہو یہ تعین کرتے ہوئے کہ کیا صحیح ہے اور اسے روکنا جو غلط ہے۔ (**امر بالمعروف ونہی عن المنکر**)

اور چونکہ مذکورہ بالا مقصد اور ہدف کو پورا کرنے کی غرض سے یہ قرین مصلحت ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں مزید ترمیم کی جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا اب بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے :

1 : **مختصر عنوان اور آغاز نفاذ** :(۱) یہ ایکٹ دستور (پندرھویں ترمیم) ایکٹ ۱۹۹۸ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

2 : **دستور میں نئے آرٹیکل بی کا اضافہ** :اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں جس کا حوالہ بعد ازیں مذکورہ دستور کے طور پر دیا گیا ہے آرٹیکل ۲ الف کے بعد حسب ذیل نیا آرٹیکل شامل کر دیا جائے گا یعنی :

۲ب قرآن اور سنت کی برتری : (ا) قرآن پاک اور پیغمبر پاک ﷺ کی سنت پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون ہوگا۔

تشریح : کسی مسلمان فرقے کے پرسنل لاء پر اس شق کے اطلاق میں "قرآن و سنت" کی عبارت کا مفہوم وہی ہوگا جو اس فرقے کی طرف سے توضیح شدہ قرآن و سنت کا ہے۔

(ب) وفاقی حکومت کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ شریعت کے نفاذ کے لئے اقدام کرے، صلوٰۃ قائم کرے، زکوٰۃ کا اہتمام کرے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یہ تعین کرنا کہ کیا صحیح ہے اور اسے روکنا جو غلط ہے) کو فروغ دے، ہر سطح پر بدعنوانی کا خاتمہ کرے اور اسلام کے اصولوں کی مطابقت میں جیسا کہ قرآن و سنت میں موجود ہے حقیقی سماجی، معاشی انصاف فراہم کرے۔

(ج) وفاقی حکومت شقات نمبر 1 اور نمبر 2 میں دیئے گئے احکام کے نفاذ کیلئے ہدایات جاری کر سکے گی اور مذکورہ ہدایات پر عمل پیرانہ ہونے پر کسی بھی سرکاری عہدیدار کیخلاف ضروری کاروائی کر سکے گی۔

(د) اس آرٹیکل میں شامل کوئی امر شخصی قانون، مذہبی آزادی، غیر مسلموں کی روایات یا رسم و رواج اور بطور شہری ان کی حیثیت کو متاثر نہیں کرے گا۔

(ر) اس آرٹیکل کے احکام دستور میں شامل کسی امر کے باوجود کسی قانون یا عدالت کے کسی فیصلے پر مؤثر ہوں گے۔

2 : **دستور کے آرٹیکل ۲۳۹ کی ترمیم** : دستور میں آرٹیکل ۲۳۹ میں شق ۳ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد حسب ذیل نئی شقیں شامل کر لی جائیں گی :

یعنی (۳ الف) شق نمبر ۱ تا نمبر ۳ میں شامل کسی امر کے باوجود شریعت سے متعلقہ کسی امر کے نفاذ میں رکاوٹ دور کرنے اور اسلام کے امتناعی احکام کی تعمیل کے لئے قانون وضع کرنے کی غرض سے دستور میں ترمیم کرنے کا بل دونوں ایوانوں میں پیش کیا جائے گا۔ اگر وہ اس ایوان کے ارکان کی کثرت آراء سے منظور ہو جاتا ہے جس میں وہ پیش کیا گیا تھا تو وہ دوسرے ایوان میں منتقل کر دیا جائے گا اور اگر بل بغیر کسی ترمیم کے دوسرے ایوان کے ارکان کی کثرت آراء سے بھی منظور ہو جاتا ہے تو اسے منظوری کے لئے صدر کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

(۳ ب) اگر شق ۳ الف کے تحت کسی ایوان کو منتقل کیا گیا بل مسترد ہو جائے یا اپنی وصولی کے نوے دن کے اندر منظور نہ ہو یا ترمیم کے ساتھ منظور ہو تو اس پر مشترکہ اجلاس میں غور کیا جائیگا۔

(۳ ج) اگر بل ترمیم کے ساتھ یا بغیر ترمیم کے مشترکہ اجلاس میں ارکان کی کثرت آراء سے منظور ہو جاتا ہے تو وہ منظوری کے لئے صدر کو پیش کیا جائے گا۔

(۳ د) صدر شق ۳ الف یا ۳ ج کے تحت پیش کردہ بل کی، بل پیش کرنے کے سات دن کے اندر منظوری دے گا۔

بیانِ اغراضِ وجوہ

اس حقیقت کے پیش نظر کہ قرارداد مقاصد اب دستور کا مستقل حصہ ہے یہ ضروری ہے کہ قرآن اور سنّت کو پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون قرار دیا جائے اور حکومت کو شریعت نافذ کرنے کا بل ہر ایک ایوان کی دو تہائی اکثریت سے لیکن جداگانہ طور پر منظور کرا لیا جائے، نفاذ شریعت کو با سہولت بنانے کے لئے یہ غور کیا گیا ہے کہ یہ زیادہ مناسب ہو گا کہ شریعت سے متعلقہ کسی امر کے نفاذ میں کسی رکاوٹ کو دور کرنے اور اسلام کے امتناعی احکام پر عمل درآمد کے لئے قانون وضع کرنے کا بل پارلیمنٹ میں اس طرح منظور کیا جائے جیسے کوئی بھی قانون منظور ہوتا ہے۔

۲ : اس بل کے ذریعے مذکورہ بالا مقاصد حاصل کرنے کیلئے دستور میں ترمیم کرنا ہے۔

میاں محمد یاسین خان وٹو وزیر برائے پارلیمانی امور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پندرھویں ترمیم کی شرعی حیثیت

اس ترمیم کے ذریعہ قرار داد پاکستان اور نظریہ پاکستان کی تائید وحمایت کی گئی ہے ان کے مندرجات کو عملی جامہ پہنانے کے موثر اقدامات تجویز کیے گئے ہیں کہ پاکستان صحیح معنوں میں اسلام کا گہوارہ بن جائے اور اس معاشرہ میں صحیح اور پختہ طریقے سے اسلام کا نفاذ ہو سکے، غیر اسلامی اور غیر اخلاقی اقدار کی بتدریج بیخ کنی ہو سکے اس طرح اس کے ساتھ قرآن وحدیث خالص نظریات کی ترویج و اشاعت کو حکومت کی سرپرستی حاصل ہو سکے اور ملک میں حقیقی امن وسلامتی کا دور دورہ ہو، سپریم کورٹ سے لے کر پنچایت کی سطح تک کتاب وسنت کے فیصلے ہوں اور اللہ کی برکات کا نزول ہو اور حقیقت میں پندرھویں ترمیم مجموعی طور پر قرآن وحدیث کے طریق تحکیم اور قواعد قضاء کی آئینہ دار ہے جس طرح درج ذیل آیات میں ہے:

﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾(النساء: ٦٥)

ترجمہ پس مجھے آپ کے رب کی قسم! کہ یہ لوگ اس وقت تک ایمان دار نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں آپ ﷺ کو منصف نہ بنالیں اور پھر جو فیصلہ آپ کریں اس سے اپنے دلوں میں تنگی بھی محسوس نہ کریں اس طرح تسلیم کریں کہ جس طرح تسلیم کرنے کا حق ہے۔

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلاَ مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً مُّبِيْنًا﴾(الاحزاب: ٣٦)

ترجمہ اور نہ کسی ایمان دار مرد اور نہ کسی ایمان دار عورت کے لائق ہے کہ جب ان کے کاموں میں اللہ تعالیٰ اور پھر جناب رسول اکرم ﷺ فیصلہ کر دیں پھر وہ اپنا اختیار استعمال کریں (اور اس کی نافرمانی کریں) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ واضح گمراہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تَرَکْتُ فِیکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَسُنَّتِی (موطا امام مالک)

ترجمہ: آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ تم جب تک ان دونوں پر عمل کرتے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے۔

﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْکَافِرُوْنَ﴾ (المائدۃ: ۴۴)

ترجمہ: جو اللہ کے نازل کردہ (احکام) کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ کافر ہیں۔

﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (المائدۃ: ۴۵)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے نازل کردہ (احکام) کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ ظالم ہیں۔

﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾ (الاحزاب: ۴۷)

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے نازل کردہ (احکام) کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہ فاسق ہیں۔

اس مضمون کی آیات واحادیث اس کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ یہ مقالہ اس کا متحمل نہیں تاہم اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان کیلئے قرآن وحدیث سے فیصلہ کرانا نہایت ضروری ہے۔

اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ

پندرھویں ترمیم کے آرٹیکل نمبر ۲(ب) کی تشریح اس طرح کی گئی ہے کہ "کسی مسلمان فرقے کے پرسنل لاء پر اس شق کے اطلاق میں قرآن و سنت کی عبارت کا وہی مفہوم ہوگا جو اس فرقے کی طرف سے توضیح شدہ قرآن و سنت کا مفہوم ہے۔

ہماری رائے میں اس آرٹیکل کے ذریعے پاکستان میں فرقہ واریت کو قانونی اور مذہبی تحفظ دیا گیا ہے اور باہمی آویزش، تعصب اور منافرت کو ہوا دی گئی ہے جس سے اسلامی آئین نہ صرف بازیچہ اطفال بن جائے گا بلکہ اخوت و محبت کی جگہ دین کے نام پر کشت و خون، قتل و غارت عام ہو جائیں گے جس کو روکنا حکومت کے بس میں نہ ہو گا بلکہ اس معاملہ میں اعتدال کی وہی راہ اختیار کرنی چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بتائی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کا فیصلہ

اختلافی مسائل میں قرآن مجید نے صرف یہی طریقہ لازم قرار دیا ہے :

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ، فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ، ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴾(النساء :۵۹)

ترجمہ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے حکم والوں کی، پھر اگر کسی مسئلہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ (قرآن) اور رسول اللہ ﷺ (حدیث) کی طرف لوٹاؤ بشر طیکہ تم اللہ اور آخرت پر یقین رکھتے ہو یہ انجام کے لحاظ سے اچھا اور بہتر ہے۔

راجح قول کا فیصلہ

اختلافی مسائل میں ہمارے ملک میں دو ادارے موجود ہیں جن کے اراکین اعلیٰ درجے کے ذہین، متین اور صحیح فیصلے کی راہنمائی رکھنے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں :

❶ سپریم کورٹ آف پاکستان ❷ اسلامی مشاورتی کونسل پاکستان

خصوصاً جب انہیں قرآن وحدیث سے ہی سے مسائل کا حل تلاش کرنا ہے تو یقیناً کسی دوسرے شخص کی طرف نہیں جھکیں گے اسی طرح مختلف مکاتب فکر کے غیر متعصب علماء کرام کا پینل ترتیب دیا جائے تو وہ صحیح فیصلہ کی تعیین بڑی آسانی سے کر سکیں گے ملک میں رؤیت ہلال کمیٹیوں عشر وزکوۃ کمیٹیوں اور دیگر پیش آمدہ مسائل میں اگر وہ اتفاق رائے سے فیصلہ کر سکتے ہیں تو آئندہ کیوں نہیں کر سکتے؟ ۱۹۵۱ء اور ۱۹۵۳ء میں بائیس نکات پر مشتمل اسلامی آئین کی دفعات بھی انہی بلند پایہ علمائے کرام کی عالی ظرفی کا نتیجہ ہیں ان سے بھی راہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے اور مستقبل قریب میں ان کے اجتہادات سے استفادہ کیا جا سکتا ہے امید ہے اس طریقے سے قرآن وحدیث کی بالادستی بھی قائم ہو گی اور ملک میں منافرت کی بجائے یگانگت کی فضا قائم کرنے میں مدد ملے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاسی ترامیم

جب پندرھویں ترمیم میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضرت محمد ﷺ سے وفا کی بناء پر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی بالادستی قائم کرنے کا پروگرام ہے تو سیاسی جماعتوں اور افراد سے اتحاد برقرار رکھنے کے لئے شرعی احکام میں ترمیم اور اسلامی قوانین میں کتربیونت نہ صرف نفاذ شریعت بل کی بیخ کنی ہوگی بلکہ شرعی طور پر تحریف ہوگی جو عنداللہ قابل مواخذہ ہے۔

اَللّٰھُمَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ

والسلام

دعا کا طالب

ابو ذوق قدرت اللہ فوق

شیخ الحدیث جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد

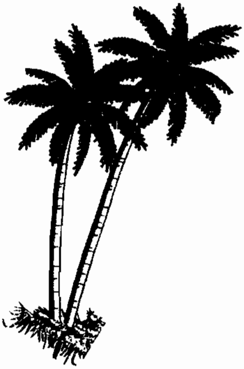

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لاَّ نَبِیَّ بَعْدَهٗ . هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ(الصف: ۹)

حاکمیت صرف اللہ کی

اسلامی نظام حکومت میں حاکم اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات ہوتی ہے جو ہر امت کے لئے حکمت اور ضرورت کے مطابق قوانین وضع کرتی ہے اور انبیاء ان قوانین کی تفسیر پیش کرتے ہیں۔ مقنّنہ کی ذمہ داری تو صرف احکام شرعیہ، احکام الٰہیہ کو قابل عمل صورت میں پیش کرنا ہے۔ اور انتظامیہ کا کام اس کا عملی نفاذ ہوتا ہے۔ عدلیہ قوانین کی توضیح و تشریح پیش کرتی ہے اور ان کی خلاف ورزی کرنے والوں کیلئے جرم کے موافق سزا تجویز کرنا ہوتا ہے جس کی تنفیذ کی ذمہ داری بھی انتظامیہ پر ہوتی ہے۔ اس لئے نظام اقتدار کسی منتخب حکومت کے سپرد ہو یا فوج بر سر اقتدار آ کر انتظام و انصرام پر قبضہ کر لے کسی کو شرعی قوانین کے نصوص اور بنیادی احکام میں ردوبدل یا ترمیم و تنسیخ کا اختیار نہیں ہوتا۔ جس طرح درج ذیل آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے مترشح ہوتا ہے:

آیات قرآنیہ

1. ﴿اِنِ الْحُکْمُ اِلاَّ لِلّٰهِ﴾(یوسف: ۴۰،۶۷) **ترجمہ** فیصلہ صرف اللہ کے لئے ہے۔
2. ﴿اِنَّ الاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ﴾(آل عمران: ۱۵۴) **ترجمہ** تمام احکام کا اختیار صرف اللہ کو ہے
3. ﴿فَالْحُکْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْکَبِیْرِ﴾(غافر: ۱۲)

   ترجمہ حکم کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے جو بلند و بالا ہے۔
4. ﴿اَلاَ لَهُ الْحُکْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ﴾(الانعام: ۶۲)

   ترجمہ خبردار! صرف اس کے لئے حکم ہے اور وہ جلدی حساب لینے والا ہے۔
5. ﴿فَاحْکُمْ بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلاَ تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ﴾

   ترجمہ ان لوگوں کے درمیان صرف وہی فیصلہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے اور جو حق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے پاس آیا ہے اس کی بجائے لوگوں کی خواہش کی پیروی مت کریں۔(مائدہ:۴۸)

❻ ﴿اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ﴾ (مائدہ:۵۰)

ترجمہ کیا یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اور یقین کرنے والوں کے لئے اس سے بہتر فیصلہ کرنے والا بھلا کون ہو سکتا ہے۔؟

❼ ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ﴾ (مائدہ:۴۴)

ترجمہ جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔

❽ ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ﴾ (المائدۃ:۴۵)

ترجمہ جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔

❾ ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ﴾ (المائدۃ:۴۷)

ترجمہ جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔

❿ ﴿وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ﴾ (المائدۃ:۴۹)

ترجمہ اور اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق آپ ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں اور ان کی خواہش کی پیروی مت کریں۔

⓫ ﴿وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتَابُ وَلَا الْاِيْمَانُ﴾

ترجمہ اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کو اتارا ہے آپ اس سے پہلے یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا شے ہے۔(الشوریٰ:۵۲)

احادیث صحیحہ

❶ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی ورواہ احمد عن عمران بن حصین والحکم بن عمرو الغفاری بلفظ لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق، وهو صحيح)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خالق کائنات کی نافرمانی کرنے والا حکم مخلوق میں سے کسی کا بھی ہو قابل اطاعت نہیں ہے اور اطاعت صرف اللہ کے معروف حکم میں ہے۔ اور مسند احمد اور حاکم نے عمران بن حصین اور الحکم بن عمرو الغفاری سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ "اللہ کی نافرمانی میں سے کسی کا حکم قابل اطاعت نہیں ہے" اور یہ حدیث صحیح ہے۔

❷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَدِيْث طَوِيْل لَوْ مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَأن

ترجمہ حضرت ہلال بن امیہ والی لمبی حدیث لعان میں ہے کہ اس کی عورت نے مکروہ علامات والا بچہ جنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اگر فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو اس عورت کے ساتھ میرا دوسرا معاملہ ہوتا (فیصلہ ہوتا)۔ (بخاری، مسلم)

تشریح صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے

بادشاہ اور حاکم وقت کے حکم کی تشریح وہ کر سکتا ہے جسے بادشاہ نے اختیار دیا ہو اور مقننہ پارلیمنٹ کے وضع کردہ احکام کی وضاحت کا اختیار صرف عدلیہ کو ہوتا ہے کیونکہ پارلیمنٹ نے اس کو اختیار دیا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو بادشاہ مطلق اور حاکم کل ہے اس نے صرف اپنے رسول کو ہی اپنے حکم کی وضاحت کا اختیار دیا ہوتا ہے۔ اور اب آخری جامع اور مکمل احکام (قرآن مجید کی توضیح و تشریح کا اختیار بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری اور افضل واعلیٰ رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے جس طرح درج ذیل آیات سے واضح ہوتا ہے :

❶ ﴿ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰكَ اللّٰهُ ﴾ (النساء : ۱۰۵)

ترجمہ یقیناً ہم نے آپ کی طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل فرمائی تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اس طرح فیصلہ کریں جس طرح اللہ نے دکھایا ہے۔

❷ ﴿ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ﴾ (النحل : ۴۴)

ترجمہ اور ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر (قرآن مجید) اتارا ہے تاکہ آپ اسے وضاحت سے بیان کریں جو لوگوں کی طرف اتارا گیا ہے۔

❸ ﴿ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ﴾ (سورۃ الاحزاب: ۳٦)

ترجمہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی فیصلہ کر دیں تو پھر کسی مومن مرد اور عورت کو اپنے کاموں سے کسی کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

یہ آیت مبارکہ حضرت زید بن حارثہ اور زینب بنت جحش کے حق میں اتری ہے جس طرح تفسیر ابن کثیر میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انکے نکاح کا فیصلہ کیا جس پر حضرت زینب بنت جحش نے پس و پیش کی پھر یہ آیت اتری۔ (تفسیر ابن کثیر ۳ / ٦۴۵)

حالانکہ پورا قرآن مجید پڑھ جائیں کسی جگہ اللہ کی طرف سے اس فیصلہ کا تذکرہ نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کو ہی اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ قرار دیا ہے۔

۴ ﴿اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا﴾ (النور: ۵)

ترجمہ ایمان والوں کی بات تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لئے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان کے درمیان فیصلہ کریں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے سنا اور تابعدار ہو گئے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اپنے فیصلہ میں شامل کیا اور اس کے رسول مقبول کا ہر فیصلہ (جسے اللہ بر قرار رکھے) اللہ کا فیصلہ ہوتا ہے۔

۵ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (سورۃ الاحزاب: ۲۱)

ترجمہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ عمدہ نمونہ ہیں ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت پر امید (یقین) رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے تعمیل ارشاد کا عملی نمونہ اپنے رسول ہاشمی ﷺ کو پیش کیا ہے۔

٦ ﴿وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا﴾ (النساء: ۸۰)

ترجمہ اور جو شخص اس رسول مقبول ﷺ کی اطاعت کرتا ہے پس تحقیق صرف وہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کا اطاعت گزار ہے اور جو شخص پھر جائے ہم نے اس پر آپ (ﷺ) کو نگران بنا کر نہیں بھیجا۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے صرف اپنے آخری رسول ﷺ کو اطاعت کرنے والے کو ہی اپنا اطاعت شعار قرار دیا ہے۔ گویا رسول اکرم ﷺ کی عملی تشریح کو حکم الٰہی قرار دیا گیا ہے۔

۷ ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

ترجمہ پس جو لوگ رسول خدا ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت یا کوئی دردناک عذاب نازل نہ ہو جائے۔ (سورۃ النور : ۶۳)

گویا کہ رسول اللہ ﷺ کی تفسیر و تشریح کی مخالفت کرنے والوں پر عذاب الٰہی اترنے کا خطرہ ہے اس آیت میں عذاب اور آفت آسمانی سے بچنے کا طریقہ صرف رسول اللہ کی اطاعت کو قرار دیا گیا ہے۔

۸ ﴿وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم : ۳، ۴)

ترجمہ اور وہ (رسول اللہ ﷺ) اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ یہ تو صرف وحی ہے جو ان کی طرف اتاری جاتی ہے۔

مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تانہ گفتے جبرائیل
جبرائیلش ہرگز نہ گفتے تانہ گفتے کردگار

اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی ہر (دینی) بات کو اللہ کی بات کہا گیا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی تشریح عین اللہ کی تشریح ہے۔

۹ ﴿وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ ، اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ (سورۃ الحشر : ۷)

ترجمہ اور اللہ کا رسول ﷺ تمہیں جو کچھ دیدے تم لے لو اور جس سے روک دے اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی تقسیم پر رضامند ہونے کے ساتھ حکم عام کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہر حکم (شرعی) کی فرمانبرداری اور نہی سے اجتناب ضروری ہے۔ گویا کہ آپ ﷺ کی تشریح قرآنی میں جس امر یا نہی کا بیان ہے اس کی تعمیل بھی لازمی ہے۔

۱۰ ﴿وَاِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾ (النور : ۴۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ اور جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ (رسول اللہ ﷺ) ان کے درمیان فیصلہ کرے تو اچانک ایک گروہ ان میں اعراض کر لیتا ہے۔

اللہ کا فیصلہ معلوم کرنا رسول اکرم ﷺ کے بغیر ممکن نہیں

اسلامی حکومت میں قانون سازی اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری رسول محمد ﷺ کے ذریعہ ہی بیان کی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے بغیر اللہ کا فیصلہ معلوم کرنا ممکن نہیں بلکہ اللہ نے جناب رسالت مآب ﷺ کی زبان مبارکہ کو ہی ترجمان خداوندی قرار دیا ہے جس طرح درج ذیل آیات سے واضح ہوتا ہے :

1 ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلاَّ وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ (النجم : ۳،۴)

ترجمہ وہ (رسول اکرم ﷺ) اپنی ذاتی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ وہ صرف وہی (کہتے ہیں) جو اللہ کی طرف سے انہیں وحی کیا جاتا ہے۔

2 ﴿وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر : ۸)

ترجمہ جناب رسالت مآب ﷺ جو تمہیں دے دیں وہ پکڑ لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔

3 ﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَيُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء : ۶۵)

ترجمہ اے نبی کریم ﷺ! مجھے تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں تمہیں منصف نہ تسلیم کر لیں اور پھر تمہارے فیصلہ سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں بلکہ اس طرح تسلیم کر لیں جس طرح تسلیم کرنے کا حق ہے

4 ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلاَ مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً مُّبِيْنًا﴾ (الاحزاب : ۳۶)

ترجمہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ کسی کام کا فیصلہ دیں تو کسی مومن مرد اور مومنہ عورت کو اپنے اس کام میں کوئی اختیار نہیں ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کے فیصلہ کی نافرمانی کرے گا وہ واضح گمراہ ہے۔

نوٹ آیت مذکورہ میں جس فیصلے کا ذکر ہے (حضرت زید بن حارثہ اور حضرت زینب کے نکاح کا فیصلہ) جناب رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ قرار دیا ہے۔

❺ ﴿یا ایُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ، فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلاً﴾ (سورۃ النساء : ۵۹)

ترجمہ اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور اس مخصوص رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے (مؤمنین) حاکموں کی پھر اگر کسی شے (مسئلہ) میں اختلاف ہو جائے تو اسے (صرف) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لوٹاؤ بشرطیکہ تم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو یہی سب سے بہتر اور اچھا معاملہ ہے۔

یاد رہے کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی فرمانبرداری کے لئے الگ الگ " اطیعوا " (اطاعت کرو) کے الفاظ ہیں جبکہ حکام وقت کے ساتھ یہ الفاظ علیحدہ نہیں ذکر کئے گئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم وقت کا وہی حکم قابل اطاعت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے موافق ہے اور اس کے بعد اسی آیت مبارکہ میں اختلاف کے وقت صرف اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کے فیصلے کی طرف رجوع کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسی طریقہ کو اللہ اور آخرت پر ایمان کی شرط قرار دیا گیا ہے اور بہتر طریقہ کہا گیا ہے۔

قانون سازی کا مشروط اختیار اللہ کے رسول کو ہے

اللہ تعالیٰ نے جس طرح قرآن مجید کی شکل میں ایک ابدی مجموعہ قوانین اپنے بندوں کے لئے نازل کیا ہے اور ان قوانین کی تشریح و تفسیر کا اختیار اپنے رسول اکرم ﷺ کو تفویض فرمایا ہے۔ اسی طرح اپنے رسول مکرم ﷺ کو بھی قانون سازی کا اختیار مرحمت فرمایا ہے۔ لیکن آپ ﷺ کو قانونِ الٰہی کو تبدیل یا تنسیخ کا اختیار نہیں دیا گیا۔ بلکہ جس مسئلہ میں پہلے سے قانونِ الٰہی موجود نہیں قانون بنا سکتے ہیں اگر وہ قانون اللہ کو منظور ہوگا تو اسے جاری رہنے دیا جائے گا ورنہ اسے روک دیا جائے گا۔ جس طرح ذیل کی آیات واحادیث سے ثابت ہوتا ہے :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1 ﴿قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاءِ ىْ نَفْسِيْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلاَّ مَا يُوْحٰى اِلَيَّ اِنِّيْ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ﴾(یونس : ۱۵)

ترجمہ اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کی امید نہیں یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لے آؤ یا اس میں کوئی ترمیم کر دیجئے۔ آپ ﷺ یوں کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں کوئی ترمیم کردوں بس میں تو اسی کی اتباع کرتا ہوں جو میرے پاس وحی کے ذریعہ پہنچایا جاتا ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔

2 ﴿لاَ مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ﴾(الانعام : ۳۴)

ترجمہ اللہ کے کلمات کو تبدیل کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

3 ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلاً لاَ مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ﴾(الانعام : ۱۱۵)

ترجمہ آپکے رب کا کلام سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے اسکے کلام کا کوئی بدلنے والا نہیں۔

4 ﴿لاَ مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا﴾(الکھف : ۲۷)

ترجمہ تیری جانب جو تیرے رب کی کتاب وحی کی گئی ہے اسے پڑھ اس کی باتوں کو بدلنے والا کوئی نہیں ہے تو اس کے سوا ہرگز کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائے گا۔

5 ﴿لاَ تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾(یونس : ۶۴)

ترجمہ اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

ائمہ اربعہ کا فیصلہ

امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ سبھی نے اپنے متبعین کو تاکید کی ہے کہ ہمارا جو مسئلہ جناب رسالت مآب ﷺ کی صحیح حدیث کے خلاف ہو ہمارے مسئلہ کو چھوڑ کر اس حدیث پر عمل کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا فرمان

اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ (شامی ۱/۴۶، میزان شعرانی ۱/۳۰)

"جب صحیح حدیث مل جائے تو پھر وہی میرا مذہب ہے۔"

آپ کا دوسرا فرمان

لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّاخُذَ بِقَوْلِنَا مَالَمْ یَعْلَمْ مِنْ اَیْنَ اَخَذْنَا

(حاشیہ بحرالرائق لابن عابدین ۱۶/۲۹۳، میزان شعرانی ۱/۵۵)

"کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ ہمارے قول کو پکڑے جب تک یہ معلوم نہ کرے کہ ہم نے یہ قول کہاں سے لیا ہے۔"

آپ کا تیسرا فرمان

اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِخَبَرِ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

"رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مقابلہ میں میری بات چھوڑ دو۔"

امام مالک رحمہ اللہ کا فرمان

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُخْطِیْ وَاُصِیْبُ فَانْظُرُوْا فِیْ رَأئِیْ فَکُلَّمَا وَافَقَ الْکِتَابَ وَالسَّنَّۃَ فَخُذُوْہُ وَکُلَّمَا لَمْ یُوَافِقِ الْکِتَابَ وَالسَّنَّۃَ فَاتْرُکُوْہُ (مجموعہ فتاویٰ لابن تیمیہ ۲/۳۸۴)

"میں ایک انسان ہوں (اجتہاد میں) کبھی غلطی بھی کر جاتا ہوں اور کبھی صحیح (اجتہاد) بھی کر جاتا ہوں پس میری رائے کو غور سے دیکھو جب (میری رائے) کتاب (قرآن) وسنّت (حدیث) کے موافق ہو تو قبول کر لو اور جب کتاب وسنّت کے موافق نہ ہو تو اسے چھوڑ دو۔"

آپ کا دوسرا قول

اِذَا خَالَفَ رَایٖ رَایَ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاضْرِبُوْا بِقَوْلِیَ الْحَائِطُ

"جب میری رائے رسول اکرم ﷺ کی رائے کے خلاف ہو تو میری رائے کو دیوار پر دے مارو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعی رحمہ اللہ کا فرمان

مَا مِنْ اَحَدٍ لاَّ وَتَذْهَبُ عَلَيْهِ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَغْرُبُ عَنْهُ فَمَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ اَصَّلْتُ مِنْ اَصْلٍ فِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خِلاَفُ مَا قُلْتُ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

"ہر شخص سنّت رسول ﷺ کا پابند ہے وہی اصول محور ہے اس لئے میں نے کوئی مسئلہ بیان کیا ہو یا کوئی اصل تخریج کی ہو اور اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے میرے قول کے خلاف منقول ہو تو رسول اللہ ﷺ ہی کا قول لیا جائے گا اور وہی میرا بھی قول ہو گا۔" (اعلام الموقعین ۲ / ۳۶۳)

دوسرا فرمان

جَمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَنَّ مَنِ اسْتَبَانَ لَهٗ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ لَهٗ اَنْ يَدَعَهَا لِقَوْلِ اَحَدٍ (اعلام الموقعین ۲ / ۳۶۳)

"تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ جس کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث مل جائے اسے کسی اور کے قول پر عمل کرنا اور حدیث کو چھوڑنا حرام ہے۔"

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا فرمان

لاَ تُقَلِّدْنِیْ وَلاَ تُقَلِّدَنَّ مَالِکًا وَلاَ الشَّافِعِیَّ وَلاَ الْاَوْزَاعِیَ وَ لاَ الثَّوْرِیَ وَلٰکِنْ خُذْ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوْا (ایقاظ الهمم ص ۱۱۳)

"نہ میری بات بغیر دلیل کے قبول کرو اور مالک، شافعی اوزاعی اور ثوری کی بات دلیل کے بغیر قبول کرو بلکہ جہاں سے انہوں نے حکم حاصل کیا ہے وہیں سے تو بھی حکم حاصل کر۔"

ڈاکٹر الزہیلی کی رائے

مشہور اسکالر ڈاکٹر وہبہ الزہیلی اسلامی قانون سازی کی وضاحت یوں کرتے ہیں

وَ يَتَوَلّٰى السُّلْطَةَ الشَّرِيْعَةِ فِی الدَّوْلَةِ الْاِسْلاَمِيَةِ الشَّرْعِ هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ وَيَقُوْمُ الْمُجْتَهِدُوْنَ وَالْفُقَهَاءُ بِتَفْسِيْرِ النُّصُوْصِ وَالْقِيَاسِ عَلَيْهَا وَالْتِمَاسِ الْحُكْمِ الشَّرْعِیِّ لِلْمَسَائِلِ الْجَدِيْدَةِ وَفْقَ رُوْحِ التَّشْرِيْعِ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اسلامی حکومت میں قانون بنانے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کو ہے۔ مجتہدین اور فقہاء صرف ان واضح احکام کی تفسیر و تشریح کرتے ہیں اور قیاس و اجتہاد کر کے نئے مسائل کے وہ شرعی حکم معلوم کرتے ہیں جو اسلامی شریعت کی روح کے موافق ہو۔"

اعدادِ رجال

کسی نظام یا ادارے کو چلانے کیلئے اس سے موافقت رکھنے والے افراد تیار کرنا ضروری ہوتا ہے اور جب تک اس نظام کو چلانے والی ٹیم اس نظام سے مخلص نہیں ہوتی اور اسے کامیاب کرنے کیلئے سرگرم عمل نہیں ہوتی اس وقت تک وہ نظام کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا خواہ بذات خود وہ نظام کتنا ہی عمدہ اور اعلیٰ کیوں نہ ہو۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے ساتھی پہلے تیار کئے اور ان کو تربیت دلا کر نظام چلانے کے موافق بنایا اور وہ اوصاف حمیدہ بتائے جن کو اپنانے سے اسلامی نظام کو بروئے کار لانے والی ٹیم تیار ہو سکتی ہے، اسی وجہ سے مکہ مکرمہ میں اترنے والی ابتدائی سورتوں میں ایسے نیک بندوں کے خصائل ذکر کئے ہیں، جس کی تھوڑی سے جھلک درج ذیل آیات میں پیش کی گئی ہے۔

مکی سورتیں اور اعدادِ رجال

قرآنی دعوت کو اگر ہم قرآن کے تناظر میں دیکھیں اور خصوصاً قرآن پاک کی ابتدائی سورتوں کو پیش نظر رکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدائے دعوت اسلام میں "اعدادِ رجال" (مبلغین تیار کرنا) کے لئے ایسی تربیت کا اہتمام کیا ہے جس میں سب سے پہلے تربیت نفس کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ○ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ○﴾ (العلق: ۱تا۵)

ترجمہ اپنے رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا، اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھ، تیرا رب سب سے عزت والا ہے جس نے قلم کے ساتھ لکھنا سکھایا، جس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

اس سورت میں تعلیم و تعلم اور قرأت و کتابت کی اہمیت جتلائی گئی ہے کیونکہ مبلغ کے لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم ہونا بہت ضروری ہے۔

پے علم مثل شمع باید گداخت
کہ بے علم خدارا نتواں شناخت

﴿نٓ O والْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ O مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ O وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ O وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ O﴾ (القلم: ۱تا۴)

ترجمہ ن، قلم اور لکھی جانے والی اشیاء کی قسم تو اپنے رب کی نعمت کے ساتھ بے عقل نہیں (بلکہ) تو بہت بڑے خلق پر قائم ہے۔

فائدہ: اس سورت میں حسب سابق قلم و کتابت کے معاًبعد اصل امور کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے اور وہ بلند صفات اور اخلاق عالیہ ہے۔

﴿يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ O قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا O نِّصْفَهٗٓ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا O اَوْزِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا O اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا O اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا O اِنَّ لَكَ فِى النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا O وَاذْكُرِاسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا O رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا O وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا O﴾ (المزمل: ۱تا۱۰)

ترجمہ اے کمبل اوڑھنے والے ﷺ رات کا قیام ذرا کم کر دیں، رات کا آدھا حصہ یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ (قیام کر) اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ، بلاشبہ ہم تجھ پر ایک وزنی کلام (قرآن مجید) نازل فرمانے والے ہیں، بلاشبہ رات کا قیام (نفس کو) زیادہ روندنے والا اور مطیع کرنے والا ہے اور قبولیت دعا میں سب سے زیادہ قوی (اثر والا) ہے بلاشبہ تیرے لئے دن میں لمبے نوافل ہیں اور اپنے رب کا ذکر کرتے رہیں اور مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ رہیں اور لوگوں کی (تکلیف دہ) باتوں پر صبر کریں اور ان سے اچھے طریقے سے علیحدگی اختیار کریں۔

فائدہ: اس سورت مبارکہ میں داعی کے لئے مندرجہ ذیل صفات کا ذکر فرمایا:

رات اور دن کے نوافل کی کثرت اور ان میں خضوع و خشوع، انابت الی اللہ، تلاوت قرآن،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ پر کامل توکل، لوگوں کے اعتراضات والزامات سے کبیدہ خاطر نہ ہونا اور وعظ و تبلیغ کیلئے کمال تحمل برداشت اور صبر و سکون اختیار کرنا۔

﴿ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ، قُمْ فَأَنْذِرْ ، وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ، وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ، وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ، وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ، وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴾(المدثر: ۱ تا ۷)

ترجمہ اے کمبل اوڑھنے والے اٹھئے اور (لوگوں کو) ڈرائیے اور اپنے رب کی بڑائی بیان کریں اور اپنے دامن (ایمان کو) گناہوں سے) پاک رکھئے اور گناہوں کی آلائشوں سے علیحدگی رکھئے اور کسی پر کثرت مال کے (طمع سے) احسان نہ کیجئے (بلکہ) اس کی جزاء (کی امید) اللہ سے رکھئے اور (لوگوں کے طعن و تشنیع پر) اللہ کی رضا کی خاطر صبر کیجئے۔

فائدہ: اس سورت کریم میں مبلغ دین اور داعی الی اللہ کے درج ذیل اوصاف حمیدہ گنوائے گئے ہیں :

اللہ کی بڑائی، گناہوں سے اجتناب اور نفرت، عیوب و نقائص کی تہمت سے دوری، نیکی میں اخلاص، بندوں سے ناامیدی اور اللہ سے پر امید ہونا، بلا عوض احسان کرنا۔

غرضیکہ قرآن مجید کی ابتدائی سورتوں پر آپ نظر ڈالیں تو اس میں تدریب المبلغین کا نصاب ذکر کیا گیا ہے یہی وہ اوصاف جلیلہ اور خصائل عظیمہ ہیں جو مبلغ اور داعی کی مساعی جمیلہ کو چار چاند لگا سکتے ہیں اور وعظ میں زیادہ مؤثر ہو سکتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحاب شریعت کے بنیادی خصائل

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے خصائل کا تذکرہ اس طرح کیا ہے:

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ، وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ، وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ، اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ، وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ، وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ، وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ، وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ، وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا﴾ (الفرقان: ۶۳ تا ۶۸، ۷۲ تا ۷۴)

ترجمہ رحمان کے فرمانبردار بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں اور ان سے کوئی جاہل بد تمیزی پر اتر آئے تو شرافت سے سلام کہہ کر الگ ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی راتیں اللہ کے حضور سجود و قیام میں بسر کرتے ہیں وہ لوگ (شب بیداری میں) یہ دعائیں کرتے ہیں "ہمارے رب ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے کیونکہ اس کا عذاب (جان کو) لازم ہو جانے والا ہے جو ٹھہرنے اور قیام کی بری جگہ ہے وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی سے کام لیتے ہیں بلکہ اعتدال (اس کے مابین) کے ساتھ خرچ کرتے ہیں وہ لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو (ذات و صفات اور حقوق واختیارات میں) شریک نہیں کرتے۔ جس جان کو اللہ نے حرام قرار دے دیا ہے اسے ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو کوئی ان برے کاموں کا مرتکب ہو گا وہ سخت خطاکار ہو گا اور قیامت کے دن اسے دو گنا عذاب دیا جائے گا اور جہنم میں ہمیشہ ذلت کی زندگی گزارے گا۔

ان کے مزید اوصاف بیان فرمائے:

وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور بے ہودہ کاموں کے پاس سے شریفانہ گزر جاتے ہیں اور جب انہیں اللہ کی آیات کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو اندھے بہرے ہو کر وہاں گر نہیں پڑتے (بلکہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور وفکر کرتے ہیں)اور یہ لوگ رب العزت سے دعائیں مانگتے رہتے ہیں کہ ہمارے اہل وعیال کو (نیک بنا) جس سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو اور ہمیں اپنے پرہیز گار بندوں کا راہنما بنا دے۔

قابل غور

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی وہ صفات بیان کی ہیں جن کے اپنانے سے انہیں دنیا میں ہی نیک لوگوں کی قیادت وسیادت حاصل ہو جاتی ہے۔

سبق پڑھ پھر صداقت کا امانت کا شجاعت کا
لیاجائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

نفاذ شریعت اور ایمان

اللہ تعالیٰ نے ایمان اور نفاذ شریعت کو لازم وملزوم قرار دیا ہے اور جو شخص صاحب شریعت ﷺ سے اپنے تمام خصومات اور نزاعات کے فیصلے نہیں کراتا اور آپ ﷺ کے فیصلوں کو دل وجان سے تسلیم نہیں کرتا وہ دائرۂ ایمان سے خارج ہے۔

﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء: ٦٥)

ترجمہ: اے میرے پیارے نبی ﷺ مجھے تیرے رب کی قسم (یعنی مجھے اپنے رب ہونے کی قسم) یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں تجھے اپنا حاکم اعلیٰ تسلیم نہ کرلیں اور پھر تمہارے فیصلوں پر اپنے دلوں میں بھی تنگی نہ محسوس کریں اور اس طرح تسلیم کرلیں جس طرح تسلیم کرنے کا حق ہے۔

اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا
سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

ہر شخص حاکم ہے

اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو حاکم بنایا ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق جواب دہی ہوگی

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ (صحیح بخاری)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ تم میں سے ہر شخص سے اسکی رعیت کے جرموں کے متعلق جواب طلبی ہوگی خواہ وہ ملک کا حاکم ہو یا قوم اور قبیلے کا سربراہ ہو یا سرپرست اور کفیل یا صرف اپنے نفس پر ہی اختیار رکھتا ہو

نفاذ شریعت کے بنیادی امور

اللہ تعالیٰ نے ہر حاکم کے چار فرائض مقرر فرمائے ہیں جو نفاذ شریعت کے بنیادی ارکان ہیں

﴿اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُالزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ﴾(الحج:۴۱)

ترجمہ وہ لوگ جنہیں اگر ہم زمین میں طاقت دے دیں تو وہ نماز کا حکم جاری کرتے ہیں اور زکوٰۃ کا نظام قائم کرتے ہیں اور نیکی جاری کرتے ہیں اور برائی کو حکماً روکتے ہیں اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے پاس ہے۔

یاد رہے کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اسلامی حکومت کے سربراہ کے درج ذیل چار فرائض مقرر کئے ہیں اور 1 : نماز کا قیام 2 : زکوٰۃ کا نظام 3 : امر بالمعروف 4 : نہی عن المنکر

آئندہ سطور میں ہم ان امور کو ذرا تفصیل سے بیان کرتے ہیں :

۱ نماز کی اہمیت

اللہ نے ہر بالغ مسلمان مرد و زن پر نماز فرض کی ہے۔ قرآن مجید کی کثیر آیات میں نماز کو فرض کہا جا رہا ہے :

﴿فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ، اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا﴾(النساء:۱۰۳)

ترجمہ اور جب تم امن پاؤ نماز قائم کرو، بلاشبہ نماز کو مومنوں پر وقت کے ساتھ فرض کیا گیا ہے۔

﴿حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی﴾(البقرۃ:۲۳۸)

ترجمہ نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً درمیانی نماز کی (اس آیت میں درمیانی نماز سے مراد نماز عصر ہے)

جناب رسالت مآب ﷺ نے نماز کو اسلام کا دوسرا رکن قرار دیا ہے جس طرح حدیث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبرائیل میں ہے :

قَالَ ﷺ اَلصَّلاَۃُ عمادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَ الصَّلٰوۃ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ

ترجمہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے نماز چھوڑ دی اس نے دین کو گرا دیا۔

بے نماز کے لئے سخت وعید

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّبَعُوا الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا﴾ (مریم: ۵۹)

ترجمہ ان کے جانشین ایسے برے لوگ ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کی پیروی کی وہ عنقریب جہنم کی "غی" وادی میں داخل ہوں گے۔

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

عَن عبداللّٰہ بن قرط قَالَ قَالَ رسول اللّٰہ ﷺ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ الصَّلاَۃُ اِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ عَمَلِہٖ (طبرانی)

ترجمہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز صحیح تو دیگر تمام اعمال بھی صحیح ہونگے اور نماز خراب تو دیگر اعمال بھی خراب ہونگے۔

آخری وصیت

بخاری، مسلم کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آخری بیماری میں تین وصیتیں کیں ان تین وصیتوں میں سے آخری نماز ہے۔

اَلصَّلاَۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ "نماز اور غلاموں کا بہت خیال رکھنا"

دنیا میں سخت وعید

بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلاَۃِ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

ترجمہ آدمی اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے نماز کفار کا ساتھی

عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُورًا وَلَا بُرْهَانًا وَلَا نَجَاةً وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ (طبرانی، مسند احمد، ابن حبان، سند جید)

ترجمہ جس شخص نے نماز پر حفاظت کی نماز اس کیلئے روشنی، دلیل اور نجات دہندہ ہوگی اور جس شخص نے نماز پر حفاظت نہ کی نماز اس کیلئے نہ روشنی ہوگی نہ دلیل ہوگی اور نہ ہی نجات دہندہ ہوگی اور وہ شخص قیامت کے دن (جہنم میں) قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کیساتھ ہوگا۔

نماز کے لئے عمر

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْب رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِمْ اِذَا بَلَغُوْا عَشْرًا فَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ

(ابو داؤد، ترمذی، حاکم، مسند احمد)

ترجمہ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں تمہاری اولاد جب سات سال کی ہو جائے تو ان کو نماز کا حکم دو جب دس سال کی عمر ہو جائے تو نہ پڑھنے پر مارو اور بستر جدا کر دو۔

نمازِ مسنون کا طریقہ

متعدد احادیث میں نماز کی مختلف حالتوں کا ذکر موجود ہے تاہم یہاں ایک صحابی کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے جنہوں نے ایک ہی حدیث میں پوری نماز کا طریقہ بتایا ہے اس حدیث کا ترجمہ درج ذیل ہے:

ترجمہ حضرت عبداللہ بن غنم سے روایت ہے کہ بے شک حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کیا اور کہا "اے میری قوم اشعر کی جماعت! تم خود بھی جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی جمع کرو میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سکھانا چاہتا ہوں جس طرح کہ آپ مدینہ منورہ میں پڑھا کرتے تھے، پھر سب جمع ہو گئے اور انہوں نے اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی جمع کر لیا پھر حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ وضو کر کے دکھایا اور وضو کے تمام اعضاء کو اچھی طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھویا حتی کہ سورج ڈھل گیا دور سے یہ نظر آیا تو کھڑے ہو کر اذان کہی اور مردوں کی صف اپنے قریب بنوائی اس کے پیچھے بچوں کی صف اور ان کے پیچھے عورتوں کی صف بنوائی۔ پھر تکبیر کہلوائی اور خود آگے بڑھے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھا کر تکبیر تحریمہ کہی اور سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت آہستہ آہستہ پڑھی پھر اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور کھڑے ہو گئے پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ میں گر گئے پھر اللہ اکبر کہا اور برابر کھڑے ہو گئے اور پہلی رکعت میں آپ نے چھ مرتبہ اللہ اکبر کہا اور دوسری رکعت کے لئے اٹھتے وقت بھی اللہ اکبر کہا پھر جب نماز مکمل کر لی تو اپنی قوم کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے اور قوم کو مخاطب کر کے فرمایا" کہ میری تکبیر کو اچھی طرح حفظ کر لو اور میرے رکوع اور سجدہ کو اچھی طرح سیکھ لو کیونکہ یہ بالکل نبی اکرم ﷺ کی نماز کی مانند ہے جو آپ ﷺ ہمیں اس وقت (ظہر) پڑھایا کرتے تھے ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس طرح یہ نماز پڑھائی اور بعد میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! غور سے سنو اور اچھی طرح جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے، نہ شہداء لیکن انبیاء اور شہداء بھی ان کے اللہ کے قریب بیٹھنے پر رشک کریں گے ایک دیہاتی دور بیٹھنے والے لوگوں میں سے اٹھ کر آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا" اے اللہ کے نبی مکرم ﷺ! کیا وہ لوگ انبیاء اور شہداء نہ ہوں گے اور عام لوگوں میں سے ہوں گے اور انبیاء اور شہداء ان کی مجالس اور قرب حضوری پر رشک کریں گے؟ آپ ہمیں ان کی مزید صفات بتائیں۔"

اس سوال سے رسول اکرم ﷺ کا چہرہ خوشی سے روشن ہو گیا پھر آنحضرت ﷺ یوں فرمانے لگے" وہ عام ملے جلے لوگوں میں سے ہوں گے اور مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے ہوں گے اور ان کے درمیان کوئی خونی رشتہ داری نہ ہو گی لیکن اللہ تعالیٰ ان کے لئے قیامت کے دن نور کے منبر رکھے گا اور انہیں ان پر بٹھائے گا اور ان کے چہرے نورانی کرے گا اور ان کو کپڑے بھی نورانی پہنائے گا جب عام لوگ قیامت (کی ہولناکی) سے خوف زدہ ہوں گے اور یہ لوگ بالکل خوفزدہ نہ ہوں گے اور یہ لوگ اللہ کے دوست ہوں گے جنہیں نہ خوف ہو گا اور نہ وہ غم کھائیں گے" اس حدیث کو مسند احمد اور ابو یعلی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

عَنْ اَبِی عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الرَّکُوْعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّکُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذَالِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ (بخاری، مسلم) زَادَ الْبَيْهَقِيّ فَمَا زَالَتْ صَلٰوتُهُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ

(نصب الرایۃ للزیلعی ۱/۴۰۹، التلخیص الحبیر ص۸۱)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے (رفع یدین کرتے) حتیٰ کہ دونوں کندھوں کے برابر ہو جائیں اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کرتے۔

اس حدیث کے بعد بیہقی میں یہ الفاظ ہیں: فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوتُهُ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ "آپ ﷺ ہمیشہ اسی طرح کرتے رہے حتی کہ اللہ کو جا ملے۔"

فقہ السنہ ج ا ص ۱۴۳ پر ہے کہ رفع الیدین کو نبی اکرم ﷺ سے بائیس صحابہ نے روایت کیا ہے، امام بخاری نے جزء رفع الیدین میں لکھا ہے کہ رفع یدین کرنے کی کوئی حدیث صحیح نہیں اور رفع الیدین کرنے کی (صحیح) احادیث کثیر ہیں۔ (جزء رفع الیدین ص ۹)

رفع الیدین کی احادیث کو نبی اکرم ﷺ سے پچاس صحابہ نے روایت کیا ہے اور اس مضمون کی احادیث مرفوعہ اور آثار صحابہ و تابعین کی تعداد چار سو بنتی ہے اور متواتر حدیث کا درجہ بنتا ہے۔

نماز باجماعت

جماعت سے نماز پڑھنا سنت موکدہ ہے اس کی فضیلت میں بہت سی احادیث ہیں اور بلاوجہ جماعت کے ترک کرنے پر سخت وعید ہے۔

1 عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً (بخاری، مسلم)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت جماعت کی نماز ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے۔

2 عَنِ ابی هريرة رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ (بخاری، مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تحقیق میں نے ارادہ کیا کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر لکڑیاں جمع ہو جائیں پھر میں کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو جماعت کرائے اور میں ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں نہیں آئے) اور میں انکے گھروں کو آگ لگا کر جلا دوں

تہجد

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل: ۷۹)

ترجمہ اور رات کو تہجد پڑھئے جو آپ کے لئے نفلی عبادت ہے عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر (امتیازی شان کے ساتھ) کھڑا کریں گے۔

﴿اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ ھِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا﴾ (المزمل: ٦)

ترجمہ بے شک رات کا قیام زیادہ روندنے والا ہے اور دعا زیادہ قبول کرانے والا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

3 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَمَقْرُبَةٌ لَكُمْ اِلٰی رَبِّكُمْ وَمُكَفِّرَةٌ لِسَيِّاٰتٍ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنْ جَسَدٍ (فقه السنه ۱/ ۲۰۰)

ترجمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات کا قیام لازم کرو بے شک تم سے پہلے کے نیک لوگوں کی عادت ہے اللہ کے قریب کرنے والی ہے، برائیوں کو مٹا دینے والی ہے اور گناہ کو روکنے والی ہے اور جسم کی بیماری کو دور بھگانے والی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ الزکوٰۃ

اسلام میں نماز کے بعد دوسرا درجہ زکوٰۃ کا ہے یہ اسلام کا رکن ہے اس کا منکر بھی کافر ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا تھا، قرآن و حدیث سے زکوٰۃ کی فرضیت ثابت ہے۔ (فتح الباری)

❶ ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ﴾ (البقرة: ۲۶۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! اس پاک مال سے خرچ کرو جو تم نے کمایا اور اس سے بھی جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا۔

❷ ﴿اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ﴾ "تم (اہل ایمان) نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔"

❸ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤتُوْا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلَوا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلاَّ بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں اگر وہ یہ کام کریں گے تو مجھ سے اپنے اموال اور اولاد کو محفوظ کرلیں گے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

زکوٰۃ کا مقصد

زکوٰۃ کا مقصد مال کا پاک ہونا اور بڑھ جانا ہے۔ (فتح الباری) قرآن و حدیث سے اسی طرح ثابت ہے

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (التوبة: ۱۰۳)

ترجمہ: ان کے مالوں سے زکوٰۃ وصول کر جو ان کو پاک کر یا و ربڑھا دے اور ان کیلئے دعا بھی کر، آپ کی دعا ان کے لئے سکون ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ﷺ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّهٗ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُوْخَذُ مِنْ اَغْنِيَاءِ هِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَاءِ هِمْ (بخاری، مسلم)

ترجمہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انہیں بتادیں کہ اللہ نے ان کے مالوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے اور زکوٰۃ ان کے مال داروں سے وصول کی جائے اور ان کے غریبوں پر تقسیم کی جائے۔

اموال زکوٰۃ

1 زکوٰۃ ہر اس آزاد مسلمان پر فرض ہے جو اس قدر مال کا مالک ہو جو نصاب زکوٰۃ تک پہنچتا ہو۔

2 ضروریات زندگی مثلاً کھانے، پینے، لباس، مکان، سواری اور آلات زرعی و صنعت پر زکوٰۃ نہیں۔

3 زکوٰۃ اس وقت وصول کی جائے جب مال پر ہجری سال پورا ہو جائے۔

عن علی رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ شَيْئٌ يَعْنِيْ فِي الذَّهَبِ حَتّٰى يَكُوْنَ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا فَاِذَا كَانَتْ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيْهَا نِصْفُ دِيْنَارٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْ مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ

(ابوداؤد، مسند احمد، بیہقی حافظ ابن حجر نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم پر سونے میں کوئی شے (زکوٰۃ) نہیں یہاں تک کہ بیس دینار (ساڑھے سات تولے) ہو پس جب بیس دینار سونا ہو جائے تو اس میں سے بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور اگر اس سے زائد ہو جائے تو اسی حساب سے زکوٰۃ ہوگی اور کسی مال میں اس وقت تک زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ اس پر سال گزر جائے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمَرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الاِبِلِ صَدَقَةٌ

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ وسق (بیس من جنس زرعی) کھجور سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ چاندی (ساڑھے باون تولے) سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ (بخاری، مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اموال زکوٰۃ کی اقسام

عشر کی تفصیل

بارانی، نہری اور چاہی زمین سے حاصل ہونے والے اناج اور پھلوں کی زکوٰۃ (عشر) کی تفصیل درج ذیل طریقے سے ہے:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ بَعْلاً الْعُشْرُ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّوَاقِيْ اَوِ النَّضحِ نِصْفُ الْعُشْرِ (بخاری، ابوداؤد باب صدقۃ الزرع)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس زمین کی فصل کو بارش یا دریا اور چشمے پانی پلائی یا زمین کی نمی سے سیراب ہوں ان میں دسواں حصہ ہے اور جس کو اونٹوں (راہٹ یا ٹیوب ویل) یا پانی چھینک کر سیراب کیا جاتا ہو اس میں بیسواں حصہ ہے۔

اس حدیث کی شرح میں مولانا شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَالْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ يَجِبُ الْعُشْرُ فِيْمَا سُقِيَ بِمَاءِ السَّمَاءِ الْاَنْهَارِ وَ نَحْوِهِمَا مِمَّا لَيْسَ فِيْهِ مُؤْنَةٌ كَثِيْرَةٌ وَنِصْفُ الْعُشْرِ فِيْمَا سُقِيَ بِالنَّوَاضِحِ وَغَيْرِهَا مِمَّا فِيْهِ مُؤْنَةٌ كَثِيْرَةٌ قَالَ النَّوَوِيُّ وَهٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاِنْ وُجِدَ مِمَّا يُسْقٰى بِالنَّضحِ تَارَةً وَبِالْمَطَرِ اُخْرٰى فَاِنْ كَانَ ذَالِكَ عَلٰى جِهَةِ الْاِسْتِوَاءِ وَجَبَ ثَلَاثَةُ اَرْبَاعِ الْعُشْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ لَا نَعْلَمُ فِيْهِ خِلَافًا وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمَا اَكْثَرَ حُكْمِ الْاَقَلُّ تَبَعًا لِلْاَكْثَرِ (عون المعبود ۲/۱۱)

ترجمہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جن فصلوں کو بارش، دریاؤں یا ان جیسی کسی ایسی اشیاء سے سیراب کیا جاتا ہے جن میں زیادہ محنت اور مشقت نہیں ان میں دسواں حصہ (عشر) ہے اور اگر زیادہ محنت اور مشقت والے طریقے سے سیراب کی جاتی ہوں تو ان میں بیسواں حصہ ہے، امام نووی نے کہا ہے کہ اس مسئلہ پر سب امت کا اتفاق ہے اور اگر کسی زمین کی فصل کو کبھی اونٹوں اور کبھی بارش

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سیراب کیا جاتا ہو تو اس میں اگر دونوں عمل برابر ہیں تو دسویں حصہ کا تین چوتھائی عشر ہو گا اور یہ اہل علم کی تحقیق ہے اور اگر دونوں میں سے ایک عمل زیادہ اور دوسرا کم ہے تو کم تو زیادہ کے تابع کر دیا جائے گا۔

امام خطابی کی تحقیق بھی یہی ہے جس طرح صاحب "عون المعبود" نے تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

العبدری نے کہا ہے کہ اموال زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جن کی ذات میں ہی نمو (بڑھنا) ہے جیسے اناج اور پھل ان کے حاصل ہونے پر ہی زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے دوسری قسم کے وہ اموال ہیں جن میں نمو کی امید ہوتی ہے مثلاً درہم دینار، سامان تجارت اور مویشی ان کے نصاب ہونے پر زکوٰۃ واجب نہیں جب تک کہ سال مکمل نہ ہو جائے تمام فقہاء کا اس پر اتفاق ہے۔(**فقه السنه ۱/ ۳۳۵**)

قرضہ اور زکوٰۃ

جس کے پاس اتنا مال ہو جو نصاب زکوٰۃ تک پہنچتا ہو لیکن اس کے ذمہ قرضہ بھی ہو اس کے مال سے قرضہ نفی کر کے دیکھا جائے گا اگر نصاب کو پہنچتا ہو تو زکوٰۃ حساب کے مطابق ادا کی جائے ورنہ زکوٰۃ ہی واجب نہیں آئے گی جو درج ذیل حدیث سے ثابت ہوتا ہے :

لاَ صَدَقَةَ اِلاَّ عَنْ ظَهْرِ غِنيً (بخاری، مسند احمد) زکوٰۃ صرف مالدار کمر (آدمی) سے ادا کی جائے گی۔

اگر کسی نے دوسرے شخص کو قرض دیا ہوا ہے اس کی دو صورتیں ہیں :

۱ : مقروض اس قرض کا اعتراف کرتا ہے اور قرض واپس ملنے کی بھی امید ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔

۲ : اگر امید نہیں تو وصول ہونے پر ایک سال کی زکوٰۃ ادا کرے گا جو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا فتویٰ ہے۔(**فقه السنه ۱/ ۳۴۱**)

1 سونا اور چاندی کی زکوٰۃ

قرآن و حدیث سے سونے اور چاندی میں زکوٰۃ کی فرضیت ثابت ہوتی ہے :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ، یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ﴾(التوبۃ: ۳۴،۳۵)

ترجمہ: وہ لوگ جو سونا اور چاندی کو خزانہ بناتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر دیجئے اس دن (قیامت کے دن) یہ (خزانے) جہنم کی آگ میں گرم کئے جائیں گے اور ان لوگوں کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں پر اس طرح داغ دیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ وہ مال ہے جس کو تم اپنے پاس خزانہ بنا کر رکھتے تھے، پس اپنے خزانے کا مزہ چکھو۔

توضیح

علامہ السید السابق مصری اپنی کتاب میں ان آیات کو ذکر کرنے کے بعد وضاحت اس طرح کرتے ہیں:

"سونا اور چاندی دونوں میں زکوٰۃ واجب اور فرض ہے خواہ نقدی ہو یا زیورات یا ڈلی ہو جب نصاب کو پہنچ جائیں اور اس سال تک کسی کے پاس موجود رہیں اور قرضہ و گھریلو ضروریات سے زائد ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے۔" (فقہ السنہ ۱/۳۳۹)

امام مالک کی تائید

وہ طریقہ عمل جس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں وہ یہ ہے کہ بیس دینار سونا پر زکوٰۃ واجب ہے جس طرح دو سو درہم چاندی پر واجب ہے۔

(موطا امام مالک کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ فی العین من الذھب والفضة)

حدیث نبوی ﷺ

1 عن علی رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قَالَ قَدْ عَفَوْتُ لَکُمْ عَنِ الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقِّ مِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھِمًا دِرْھَمٌ وَلَیْسَ فِیْ تِسْعِیْنَ وَمِائَةٍ شَیْئٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِأتَیْنِ فَفِیْھَا خَمْسَةُ دَرَاھِمَ(رواہ اصحاب السنن)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کی (بشرطیکہ وہ تجارت کے لئے نہ ہوں) پس چاندی سے زکوٰۃ لاؤ ہر چالیس درہموں سے ایک درہم اور ایک سو نوے درہم میں کوئی زکوٰۃ نہیں پس جب وہ دو سو درہم ہو جائیں تو اس میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے۔ (ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

2 عن علی رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ شَئٌ يَعْنِى فِي الذَّهَبِ حَتَّى يَكُوْنَ لَكَ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا فَإِذَا كَانَتْ لكَ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيْهَا نِصْفُ دِيْنَارٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذَالِكَ لَيْسَ فِيْ مَالٍ زَكٰوةٌ حَتَّى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ (ابو داؤد احمد ،بیهقی)

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تجھ پر سونے میں کوئی شئے (زکوٰۃ) نہیں یہاں تک کہ بیس دینار ہو جائیں پس جب تیرے پاس بیس دینار ہو جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان میں نصف دینار (زکوٰۃ) ہے اور اس سے زیادہ کا بھی یہی حساب ہوگا اور کسی مال میں زکوٰۃ نہیں جب تک ایک سال گزر جائے۔

اس حدیث کی شرح میں مسئلہ مذکورہ کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے :

فِيْهِ حُكْمُ زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَقَدْرِ زَكٰوتِهٖ وَاَنَّهٗ عِشْرُوْنَ دِيْنَارًا وَفِيْهِ نِصْفُ دِيْنَارٍ وَهُوَ اَيْضًا رُبُعُ عُشْرِهَا وَهُوَ عَامٌ لِكُلِّ فِضَّةٍ وَذَهَبٍ مَضْرُوْبَيْنِ اَوْ غَيْرَ مَضْرُوْبَيْنِ (عون المعبود ۲/۱۱)

ترجمہ اس حدیث میں سونے کی زکوٰۃ اور اس کے نصاب کا ذکر ہے اور وہ بیس دینار ہے جس سے نصف دینار زکوٰۃ ادا کی جائے اور وہ بھی چالیسواں ہے اور یہ ہر قسم کی چاندی اور سونے کے لئے عام ہے خواہ سکوں کی شکل میں ہو یا سکوں کی شکل میں نہ ہو۔ (اصلی شکل میں ہو)

2 زیورات کی زکوٰۃ

اس مسئلہ پر سب علماء کا اتفاق ہے کہ لعل، زمرد، یاقوت، نیلم، مرجان اور اس طرح کے دیگر قیمتی پتھروں پر زکوٰۃ نہیں خواہ اکیلے استعمال کئے جائیں یا زیورات میں لگا کر پہنے جائیں البتہ تجارت کے لئے ہوں تو ان پر زکوٰۃ ہے اس طرح سونے اور چاندی کے زیورات کی تجارت کی جائے تو ان کی زکوٰۃ پر بھی سب کا اتفاق ہے لیکن سونے اور چاندی کے زیورات جو عورتیں پہنتی ہیں ان کی زکوٰۃ میں علماء کا اختلاف ہے احادیث صحیحہ کی تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زیورات پر بھی اسی طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ فرض ہے جس طرح اصل سونا اور چاندی پر واجب ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اَنَّہَا کَانَتْ تَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِنْ ذَہَبٍ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَکَنْزٌ ہُوَ فَقَالَ اِذَا اَدَّیْتَ زَکوٰتَہٗ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ (ابو داؤد ،دارقطنی)

ترجمہ حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ سونے کے کنگن پہنا کرتی تھیں پھر انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کیا یہ کنز (خزانہ) ہے آپ ﷺ نے فرمایا جب تو اس کی زکوٰۃ ادا کرے تو کنز نہیں۔ (بقول حافظ ابن حجر اس حدیث کو ابن دقیق العید نے قوی کہا ہے)

عَنْ عَمرو بن شُعَیب عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ امْرَأَۃً اَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ وَمَعَہَا اِبْنَتُہٗ لَہَا وَفِیْ یَدِ ابْنَتِہَا مُسْکَتَانِ غَلِیْظَتَانِ مِنْ ذَہَبٍ فَقَالَ لَہَا أَتُعْطِیْنَ زَکوٰۃَ ہٰذَا قَالَتْ لاَ قَالَ اَیَسُرُّکِ اَنْ یُسَوِّرَکِ اللّٰہُ بِہِمَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ سِوَارَیْنِ مِنْ نَارٍ فَالْقَتْہُمَا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَقَالَتْ ہُمَا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ (ابو داؤد)

ترجمہ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی جس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی اس کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے کنگن تھے آپ ﷺ نے دریافت کیا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہے ؟ اس نے نفی میں جواب دیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے کہ اس کے بدلے میں اللہ اسے قیامت کے دن آگ کے دو کنگن پہنائے اس عورت نے وہ دونوں کنگن اتار دیئے اور کہا یہ دونوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے لئے ہیں۔ (وہ جو چاہیں خرچ کریں)

(ابو داؤد کے شارح المنذری نے کہا کہ اس حدیث کی سند پر کوئی اعتراض نہیں ابن قطان نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

اس مضمون کی احادیث بہ کثرت کتب حدیث میں موجود ہیں بلوغ المرام کی شرح "مسك الختام" ترمذی کی شرح "تحفۃ الاحوذی" اور "نیل الاوطار" میں تفصیل موجود ہے۔

راجح قول

یہ ہے کہ وہ زیورات جو عورتیں پہنتی ہیں ان میں زکوٰۃ ہے جس کا ادا کرنا واجب ہے محقق شارح مولانا عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری رحمہ اللہ نے اس مسئلہ پر طرفین کے دلائل ذکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے بعد اسی قول کو راجح قرار دیا ہے، فرماتے ہیں :

قُلْتُ الْقَوْلُ بِوُجُوْبِ الزَّکٰوۃِ فِی حَلْیِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ ھُوَ الظَّاھِرُ الرَّاجِحُ عِنْدِیْ یَدُلُّ عَلَیْہِ اَحَادِیْثُ (تحفۃ الاحوذی ۲/ ۱۱)

ترجمہ میں کہتا ہوں کہ سونے اور چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ واجب ہونے کا قول میرے نزدیک ظاہر اور راجح ہے کیونکہ اس پر بہت سی احادیث دلالت کرتی ہیں۔

3 کرنسی نوٹوں اور چیکوں وغیرہ کی زکوٰۃ

اس کا حکم اس کی اصلی جنس کا ہے سونے یا چاندی میں سے کسی نصاب کو پہنچ جائے تو اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ (فقہ السنہ ۱/ ۳۴۰)

نوٹوں، چیکوں، بانڈز اور اس قسم کے دیگر تمام کاغذات پر زکوٰۃ ہے اور ان کا حکم اصل رقم کا ہے، جس کی مالیت کے لئے یہ سندات جاری کی گئی ہیں چنانچہ علامہ السید السابق مصری لکھتے ہیں :

" بینکوں کے کاغذات اور سندات ان کی قیمتوں کے لئے قرضوں کے اقسام ہیں ان میں زکوٰۃ واجب ہے اور جب ۲۷ مصری ریال کو پہنچ جائیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے کیوں کہ ان کاغذات کو جب بینکوں کو دیا جائے تو ان کی قیمت کی رقم دینا ان کے لئے واجب ہے۔" (فقہ السنہ ۱/ ۳۴۰)

4 اونٹوں کی زکوٰۃ

(الف) ایک اونٹ سے چار اونٹوں تک زکوٰۃ نہیں (ب) ۵ سے ۹ اونٹوں تک ایک بکری (ج) ۱۰ سے ۱۴، اونٹوں تک ۲ بکریاں (د) ۱۵ سے ۱۹ اونٹوں تک ۳ بکریاں (ر) ۲۰ سے ۲۴ اونٹوں تک ۴ بکریاں (س) ۲۵ سے ۳۵ اونٹوں تک ایک سالہ اونٹنی (ص) ۳۶ سے ۴۵ اونٹوں تک دو سالہ اونٹنی (ط) ۴۶ سے ۶۰ اونٹوں تک تین سالہ اونٹنی (ف) ۶۱ سے ۶۵ اونٹوں تک چار سالہ اونٹنی (ق) ۷۶ سے ۹۰ تک دو سالہ دو اونٹنیاں (ل) اس سے زائد پر مذکورہ جزء "ط" اور "ف" کے حساب سے جوڑے بنائیں گے۔

5 بکریوں کی زکوٰۃ

(الف) ایک سے ۳۹ بکریوں تک کوئی زکوٰۃ نہیں (ب) ۴۰ سے ۱۲۰ بکریوں تک ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکری (ج)۱۲۱ سے ۲۰۰ بکریوں تک ۲ بکریاں (د)۲۰۱ سے ۳۰۰ بکریوں تک تین بکریاں (ر)اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری کا اضافہ ہوگا۔

6 اجناس : کھجور، انگور (منقہ) گندم، جو، مکئی، جوار، گڑ، شکر، چینی اور تمام خشک اجناس کا حساب درج ذیل ہے :

بارانی : (ا) بارانی زمین سے حاصل ہونے والی جنس پر ایک سے ۹ من تک کوئی زکوٰۃ (عشر) نہیں۔

(ب) ۱۰ من یا اس سے زائد جنس پر دسواں حصہ وصول کیا جاتا ہے۔

نہری : بیس من سے زائد جنس پر بیسواں حصہ عشر ہوتا ہے۔

نوٹ نمبر ۱ : یاد رہے کہ نہری فصل کی تیاری کے لئے کھاد پانی اور دیگر اخراجات از قسم لوہارا، ترکھانہ وغیرہ خارج نہیں کئے جائیں گے کیونکہ اس کی وجہ سے ہی اس کا نصاب بیسواں حصہ کی بجائے دسواں حصہ ادا کیا جاتا ہے۔

نوٹ نمبر ۲ : فصل نہری ہو یا بارانی اس کی کٹائی ، گہائی ، تھریشر ، تولائی اور دن کے دیگر تمام اخراجات پہلے وضع کر کے پھر اس سے عشر کا حساب لگایا جائے گا۔

7 میوہ جات اور چارہ

تمام سبزیات ، محفوظ نہ رہنے والے میوہ جات ، چارہ ، گھاس وغیرہ پر عشر نہیں ۔ مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

اجناس عشر : قَالَ مَالِك وَالْحُبُوْبُ الَّتِيْ فِيْهَا الزَّ كوٰةُ الْحِنْطَةُ وَالشَّعِيْرُ وَالسُّلْتُ وَالذُّرَةُ وَالدُّخْنُ وَالاَرُزُّ وَالْعَدَسُ وَالْجُلُبَّانُ وَاللُّوبِيَا وَالْجُلْجُلاَنُ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ مِنَ الْحُبُوْبِ الَّتِيْ تَصِيْرُ طُعَامًا فَالزَّ كوٰةُ تُؤخَذُ مِنْهَا بَعْدَ اَنْ تُحْصَرَ وَتَصِيْرَ حَبًّا (موطا امام مالک)

ترجمہ امام مالک نے کہا ہے کہ جن غلوں سے زکوٰۃ (عشر) واجب ہے وہ یہ ہیں : گندم، جو بے پوست، جوار، چنا، چاول، مسور، ماش، لوبیا، تل اور جو اس کہ مشابہ ہوں ان غلوں میں سے جو بطور طعام کھائے جاتے ہیں تو ان سب سے زکوٰۃ (عشر) اس وقت وصول کی جائے گی جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کٹ کر تیار ہو جائیں۔

فائدہ : مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اجناس مذکورہ کی کٹائی، گہائی تھریشر وغیرہ اخراجات کو نکالنے کے بعد عشر دیا جائے گا اور جو اجناس خشک حالت میں رکھی جاتی ہیں ان سے ہی عشر دیا جائے گا۔

8 خوردنی اجناس اور پھلوں میں عشر

حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ

اَلزَّکٰوۃُ تَجِبُ فِیْمَا یُوْسَقُ وَیُکَالُ مِنَ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ دُوْنَ مَا لاَ یُکَالُ مِنَ الْفَوَاکِهِ الْخُضَرِ وَنَحْوِهِمَا وَعَلَیْهِ عَامَّةُ اَهْلِ الْعِلْمِ اِلاَّ اَنَّ اَبَا حَنِیْفَةَ رَاَی الصَّدَقَةَ فِیْهَا وَفِی کُلِّ مَا اَخْرَجَتْهُ الاَرْضُ اِلاَّ اَنَّهُ اسْتَثْنَاهُ الطَّرْفَاءَ وَالْقَصِیْبَ الْفَارَسِیَّ وَالْحَشِیْشَ وَمَا فِی مَعْنَاهُ

ترجمہ زکوۃ (عشر) ان اجناس خوردنی اور پھلوں میں واجب ہے جو تولی اور ماپی جاتی ہیں اور جو پھل اور سبزیاں تولے اور ماپے نہیں جاتے ان میں عشر نہیں ہے مگر امام ابو حنیفہ نے پھلوں سبزیوں اور ان تمام اشیاء پر عشر واجب کہا ہے جو زمین میں سے اگتے ہیں لیکن انہوں نے (امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے) ان سب سے اور سرکنڈا اور گھاس اور جو اس کے مفہوم میں آتی ہیں ان کو عشر سے مستثنٰی قرار دیا ہے۔ (فتح الباری ۲/ ۲۵۲)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ

کُلَّ مَا یُکَالُ وَیُوْزَنُ وَیُدَّخَرُ یَحْصُلَ فِیْهِ الْغِنَاءُ فَیَجِبُ فِیْهِ الزَّکٰوۃُ (تفسیر مظہری ا/ ۳۸۲)

ترجمہ زمین سے پیدا ہونے والی تمام وہ اشیاء جو تولی اور ماپی جاتی ہیں اور ان کو ذخیرہ بنا کر رکھا جاتا ہے اور وہ نصاب زکوۃ تک پہنچ جاتی ہیں ان میں زکوۃ (عشر) واجب ہے۔

فائدہ : مذکورہ بحث سے معلوم ہوا کہ زمین سے پیدا ہونے والی جو اجناس کسی صورت میں دانے تیار ہو کر ترازو یا ٹوپے کے ذریعہ تولے جا سکتے ہیں اور کسی صورت میں ذخیرہ بنا کر رکھے جا سکتے ہیں اور وہ اجناس خوراک بنتی ہیں، خواہ انسان کی مستقل خوراک بنتی ہیں جیسے گندم، جو، تل، چاول، جوار، باجرہ، مکئی اور کھجوریں وغیرہ ہیں سب پر عشر واجب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

9 کپاس پر عشر

عَنْ سَعِيْدٍ يَعْنِي ابْنِ اَبْيَضَ عَنْ جَدِّهِ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّهُ كَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي الصَّدَقَةِ اَیْ فِی الزَّکٰوۃِ الْعُشْرِ فَقَالَ اِنَّمَا زَرَعْنَا الْقُطْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ تَبَدَّدَتِ السَّبَاءُ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَیْ مِنْ اَهْلِ سَبَاءَ اِلاَّ قَلِيْلٌ بِمَا رب فَصَالَحَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى سَبْعِيْنَ حُلَّةً بِزمنٍ اَوْ قِيْمَةٌ وَفَاءَ بَزِّ الْمَعَافِرِ كُلَّ سَنَةٍ عُمَّنْ بَقِيَ مِنْ سَبَاءَ بِمَآ رب فَلَمْ يَزَالُوْا يُؤَدُّوْنَهَا حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا صَالَحَ اَبْيَضُ بْنُ حَمَّالٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحُلَلِ السَّبْعِيْنَ فَرَدَّ ذٰلِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ اَنَّ اَبْيَضَ بْنَ حَمَّالٍ وَفَدَ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ حِيْنَ انْتَقَضَ عُمَّالُ الْيَمَنِ فَاَقَرَّهُ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى مَا صَالَحَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى مَاتَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْبَكْرٍ انْتَقَضَ ذٰلِكَ وَ صَارَتْ عَلَى الصَّدَقَةِ اَیْ عَلَى الْعُشْرِ وَالنِّصْفِ الْعُشْرِ كَمَا لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي اَرَاضِيْهِمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَالْحَدِيْثُ سَكَتَ عَنْهُ الْمُنْذِرِيُّ (ابوداؤد مع عون المعبود ج ۲ ۱۲۸)

ترجمہ حضرت ابو سعید یعنی ابیض کا پوتا اپنے دادا ابیض بن حمال سے روایت کرتا ہے کہ اس نے جناب رسالت مآب ﷺ سے صدقے یعنی زکوۃ عشر کے بارے میں گفتگو کی کہ ان سے زکوٰۃ نہ لی جائے اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس گیا تھا تو آپ نے یعنی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے قوم سبا کے بھائی (ایک فرد) یہ عشر کا صدقہ لازم ہے پھر اس (ابیض بن حمال) نے عرض کی ہم نے صرف کپاس کاشت کی ہے اور سب قوم وہاں سے جاکر منتشر ہو چکی ہے اور ان میں تھوڑے افراد مارب (شہر) میں رہائش پذیر ہیں پھر آنحضرت ﷺ نے اس پر صلح کرلی کہ وہ ستر سوٹ کپڑے کی قیمت یا اس قیمت کے برابر معافری کپڑے ہر سال سبا قوم کے مارب والے باقی ماندہ لوگوں کی طرف سے دے دیا کریں پس وہ لوگ برابر آنحضرت ﷺ کی وفات تک ابیض بن حمال اور رسول اللہ ﷺ کی صلح کے مطابق ستر سوٹ سالانہ ادا کرتے رہے طبرانی نے روایت کیا ہے کہ یمن کے حکام نے جب یہ صلح توڑ دی تو ابیض بن حمال پھر نمائندہ بن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت ابوبکر نے اس صلح کو برقرار رکھا جو ابیض بن حمال نے رسول اللہ ﷺ سے کی تھی پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو پھر یہ صلح ٹوٹ گئی اور عشر اور نصف عشر (بیسواں حصہ) کا طریقہ رائج ہو گیا جو عام مسلمانوں کے لئے ان زمینوں میں ہوتا ہے اللہ بہتر جانتا ہے، اس حدیث پر امام منذری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(شارح ابو داؤد) خاموش رہے ہیں۔ (اور ان کا قاعدہ یہ ہے کہ جس حدیث پر خاموش رہیں وہ حدیث ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہے)

10 گنے وغیرہ کا عشر

گنا اور اجناس جو عرب میں نہیں ہوتی تھیں اور بر صغیر اور دیگر ممالک میں کاشت کی جاتی تھیں ان کے عشر کی تحقیق پر بر صغیر کے جلیل القدر علماء سے استفادہ کرنا بہتر ہے چنانچہ ہندوستان کے بہت بڑے محدث **مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح** کے مؤلف مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ کا ایک فتویٰ ہم فتاوی ثنائیہ سے نقل کرتے ہیں :

"زمین کی وہ پیداوار جو انسان کے کھانے کے کام میں اور ذخیرہ کے طور پر رکھی جا سکے اس میں زکوٰۃ فرض ہے ، گنے سے راب، گڑ، شکر تیار کرتے ہیں جو برسوں ذخیرہ کے طور پر رکھے جاتے ہیں اس لئے اس میں زکوٰۃ فرض ہے اور جو دیگر غلہ جات، گیہوں، جو، دھان، مٹر، چنے وغیرہ کا نصاب ہے وہی گنے کا بھی ہے ، خضروات سے مراد وہ سبزیاں اور ترکاریاں ہیں جو جلد خراب ہو جاتی ہیں اور ذخیرہ نہیں کی جاتیں، جیسے آلو، بینگن، شلغم، مولی چقندر اور دیگر ساگ پات اور ظاہر ہے کہ راب، گڑ ، شکر ان سبزیوں کی طرح نہیں ہیں چونکہ آلو خضروات میں داخل ہے اس لئے اس میں اور اس جیسی ترکاریوں میں مثل ککڑی، خربوزہ، تربوز وغیرہ میں زکوٰۃ فرض قرار دینا حدیث مذکور فی السوال کی صریح مخالف ہے۔ واللہ اعلم بالصواب"

کتبہ عبید الرحمٰن مبارکپوری

(بحوالہ فتاویٰ ثنائیہ ج ا ص ۴۸۰، ۴۸۲ طبع قدیم)

11 پکی ہوئی فصل کا عشر

قَالَ مَالِكٌ وَمَنْ بَاعَ زَرْعَهُ وَقَدْ صَلُحَ وَيَبِسَ فِي اَكْمَامِهِ فَعَلَيْهِ زَكٰوةٌ وَلَيْسَ عَلَى الَّذِي اشْتَرَاهُ زَكٰوةٌ وَلاَ يَصْلُحُ بَيْعُ الزَّرْعِ حَتّٰى يَيْبَسَ فِي اَكْمَامِهِ وَيُسْتَغْنِيَ عَنِ الْمَاءِ

(موطا امام مالك باب الزكوة الحبوب والزيتون)

ترجمہ امام مالک نے کہا کہ جب کھیت پک کر تیار ہو گیا اور اپنے خوشوں میں ہے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت مالک نے بیچ دیا تو مالک پر عشر ہے اور خریدار پر نہیں ہے۔اور خرید نے والے پر عشر نہیں ہے اور کھیتی کو اس وقت تک بیچنا جائز نہیں جب تک وہ (پک کر) اپنے خوشوں میں خشک نہ ہو اور پانی سے بے نیاز نہ ہو جائے۔

اخراجات اور عشر

زمین کی فصل کاشت کرنے تک مختلف قسم کے اخراجات کئے جاتے ہیں ان میں بعض کو عشر دینے سے پہلے وضع کیا جائے گا اور بعض کو پہلے وضع اور الگ نہیں کیا جائے گا بلکہ عشر ادا کرنے کے بعد کاشت کار خود ادا کرے گا، امام شوکانی نے اس کی تفصیل اس طرح بیان کی ہے :

اَقُوْلُ الْمَالِكُ اِنَّمَا يُزَكِّي مَادَخَلَ فِيْ مِلْكِهِ بَعْدَ حِصَادِهِ وَدِيَاسَتِهِ فَلاَ يَجِبُ عَلَيْهِ زَكوٰةُ مَاخَرَجَ فِي الْمُوْنِ الَّتِيْ لاَ يَتِمُّ الْحِصَادُ وَالاِ يَاسُ اِلاَّ بِهَا وَلَيْسَ لَهُ اَنْ يُخْرِجَ مُؤنَ الْحَرْثِ وَالسَّقِيْ وَالْبَذْرِ وَنَحْوِهَا فَاِنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ فِيْ ذٰلِكَ لاَ فِي اَيَّامِ النُّبُوَّةِ وَلاَ فِيْمَا بَعْدَهَا

ترجمہ میں کہتا ہوں کہ مالک صرف اسی (پیداوار زمین) سے عشر ادا کرے گا جو اسکی فصل کی کٹائی اور گہائی کے بعد حاصل ہوئی ہے۔ پس اس (مالک) پر ان اخراجات پر عشر نکالنا واجب نہیں جن کے بعد کٹائی اور گہائی مکمل نہیں ہو سکتی اور اس (مالک) کیلئے جائز نہیں کہ کھیتی کاشت کرنے، پانی سیراب کرنے، بیج ڈالنے اور اس قسم کے دیگر اخراجات کو پہلے نکالے کیونکہ نہ یہ زمانہ نبوی میں اور نہ اسکے بعد ثابت ہے۔ (السيل الجرار المتدفق على حدائق الازهار ٢ / ٤٣)

آبیانہ اور معاملہ وغیرہ کا حکم

قرآن مجید کی آیت وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ اور حدیث فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ جو پہلے گزر چکی ہے کے مطابق عشر ادا کرنا بہت ضروری ہے خواہ بارانی و نہری ہو یا چاہی۔

فتاویٰ علمائے اہل حدیث ۷ / ۱۶۰ پر ایک بحث کے بعد خلاصہ اس طرح مرقوم ہے :

"الغرض زمین کا خراج، لگان، معاملہ، محصول، آبیانہ ادا کرنا پڑتا ہو ہر حالت میں زکوٰۃ (عشر) واجب ہے فرق صرف اتنا ہے کہ جس زمین پر آبیانہ وغیرہ کا خرچ کافی پڑتا ہو (یعنی وہ زمین چاہی یا نہری ہو) اس پر نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے اور جو لوگ زمین کے لگان، خراج وغیرہ کی وجہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجوب زکوٰۃ کے قائل نہیں ان کا قول غلط اور باطل ہے :

لِاَنَّهُ قَدْ صَحَّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدُالْعَزِيْزِ اَنَّهُ قَالَ لِمَنْ قَالَ اِنَّمَا عَلَيَّ الْخَرَاجُ وَالْخَرَاجُ عَلَى الاَرْضِ وَالْعُشْرِ عَلَى الْحَبِّ اَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ طَرِيْقَ يَحْيٰى بْنِ آدَمَ فِي الْخَرَاجِ لَهُ وَفِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَمْ يَزَلِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبَعْدَهُ يُعَامِلُوْنَ عَلَى الاَرْضِ وَيَسْتَكْرُ وْنَهَا وَيُوَدُّوْنَ الزَّكوٰةَ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا وَفِي الْبَابِ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ عُشْرٌ (متفق عليه) وَيَسْتَدَلُّ لِعُمُوْمِهِ

ترجمہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم چونکہ زمین کا خراج اور لگان وغیرہ ادا کرتے ہیں لہٰذا ہم پر زکوٰۃ واجب نہیں ان کا قول درست نہیں کیونکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے صحیح روایت کے ساتھ ثابت ہے کہ انہوں نے ایسے شخص کے لئے کہا تھا جو کہتا ہے کہ مجھ پر خراج ہے کہ خراج زمین پر ہے اور عشر دانوں پر ہے جو زمین کی پیداوار ہے اس روایت کو امام بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے نیز امام بیہقی کی کتاب الخراج میں امام زہری سے مروی ہے کہ عہد نبوی سے برابر یہ دستور چلا آرہا ہے کہ مسلمان زمین کی کاشت کرتے، زمین بٹائی پر دیتے لیتے تھے، اور اس کی کل پیداوار کی زکوٰۃ ادا کرتے تھے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی یہی امر مستفاد ہوتا ہے کہ جس زمین کو آسمان پانی پلائے اس میں دسواں حصہ ہے (بخاری و مسلم) اس کے عموم سے یہی مسئلہ ثابت ہوتا ہے۔

12 مال تجارت اور سامان تجارت کی زکوٰۃ

تاجر کے سر پر تاج ہے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابتدائی عمل بھی تجارت ہی تھا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ التَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الاَمِيْنُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "سچ بولنے والا امانت دار تاجر قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوگا۔

اسلام نے معاشی معاملات کی جس طرح سرپرستی کی ہے اسی طرح اس سے زکوٰۃ ادا کرنے پر اس میں برکت کا اعلان بھی کیا ہے اور عوامل و حوامل کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

تفسیر المنار میں مذکور ہے کہ امت محمدیہ کے جمہور علماء نے سامان تجارت پر زکوٰۃ واجب ہونے کا اتفاق کیا ہے اس سلسلے میں قرآن وحدیث قول موجود نہیں تاہم متعدد روایات ہیں جو سب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مل کر قوت حاصل کر لیتی ہیں نیز دیگر اموال تجارت کے اصول و قواعد سے بھی اس مسئلہ کی تائید ہوتی ہے سامان تجارت اور درہم و دینار میں کوئی فرق نہیں اگر سامان تجارت سے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے تو ہو سکتا ہے کہ تمام اغنیاء یا اکثر مال دار لوگ زکوٰۃ سے بچنے کے لئے درہم و دینار کے ساتھ تجارت کے بعد اسے سامان تجارت کی صورت میں رکھ لیں۔ (فقه السنه ۱/ ۳۴۵)

اس پر سب آئمہ اور محدثین کا اتفاق ہے کہ اگر یہ رقم نصاب تک پہنچ جائے تو اس پر بھی زکوٰۃ بلکہ درمیان سال جو رقم اس میں شامل ہو جائے (مال مستفاد) اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔

لیکن راقم الحروف کہتا ہے کہ محدثین نے سامان تجارت پر زکوٰۃ کے لئے ابواب مقرر کئے ہیں چنانچہ ابو داؤد میں ہے :

بَابُ الْعُرُوْضِ اِذَا كَانَتْ لِلتِّجَارَةِ هَلْ فِيْهَا زَكوٰةٌ

اور پھر اس باب کے تحت امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے درج ذیل حدیث ذکر کی ہے :

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا اَنْ تُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِىْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ

اس حدیث پر ابو داؤد اور المنذری خاموش رہے ہیں اور ابن عبد البر نے اس حدیث کی سند کو حسن کہا ہے۔ (عون المعبود ۲ / ۳)

صاحب عون المعبود فرماتے ہیں :

وَالْحَدِيْث دَلِيْل عَلٰى وُجُوب الزَّكوٰةِ فِى مَالِ التِّجَارَة وَاسْتَدَلّ لِلْوُجُوْب اَيْضًا بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَات مَاكَسَبْتُمْ اَلآية قَالَ مُجَاهِد نَزَلَتْ فِى التِّجَارَة قَالَ ابن الْمَنْذَر الاِجْمَاعُ قَائِمٌ عَلٰى وُجُوْبِ الزَّكوٰةِ فِىْ مَالِ التِّجَارَةِ (عون المعبود ۲ / ٤)

ترجمہ یہ حدیث مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہونے پر دلیل ہے اور اس کے وجوب پر قرآن مجید کی اس آیت سے بھی استدلال کیا جاتا ہے ﴿اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَات مَاكَسَبْتُمْ﴾ مجاہد کہتے ہیں کہ یہ آیت مال تجارت پر زکوٰۃ کے لئے نازل ہوئی ہے، ابن المنذر نے کہا ہے کہ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہونے پر اجماع قائم ہو چکا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑬ شہد

شہد میں بھی زکوٰۃ ہے البتہ اس کا نصاب دس مشکیزے ہو جائیں تو ایک مشکیزہ ہے اور ایک مشکیزہ ایک من کا ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی الْعَسْلِ فِی کُلِّ عَشْرَۃَ اَزْقَاقٍ مِنَ الْعَسْلِ زِقٌّ (رواہ الترمذی)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شہد کے دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزہ زکوٰۃ (عشر) ہے۔

مال غنیمت اور مال فئی

مال غنیمت جو مال جنگ کے بعد مجاہدین کے بعد مجاہدین کو کفار سے ملا ہے اس کو مال غنیمت کہتے ہیں اور جو مال جنگ کے بغیر مجاہدین کو کفار سے حاصل ہو اس کو **مال فئی** کہتے ہیں یہ دونوں قسم کے اموال نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں اہل بیت النبی ﷺ اور یتامی، مساکین اور سفر خرچ نہ ہونے والے مسافروں کو دینے کے بعد بیت المال میں رکھا جاتا تھا۔

اور اب یہ مصرف نہ ہونے کے باعث کل مال بیت المال کا ہوگا جس سے حق داروں کے لئے خرچ کیا جائے گا۔ (مزید تفصیل بیت المال کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں)

⑭ دیگر محاصل زکوٰۃ، صنعت و حرفت

یہ بہت معزز پیشہ ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کو بہترین مال کہا ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا اَکَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِنْ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَاْکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ (صحیح بخاری)

ترجمہ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی کھانا نہیں اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔

کمال کفش دوزی علم افلاطوں سے بہتر ہے
یہ وہ نکتہ ہے جسے نہ سمجھے مشائی و اشراقی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15 کارخانوں اور فیکٹریوں پر زکوٰۃ

کارخانوں، فیکٹریوں اور قیمتی مشینوں پر زکوٰۃ نہیں اور اسی طرح ٹریکٹر ٹرالی اور زرعی آلات پر زکوٰۃ نہیں کیونکہ حدیث ہے :

لَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ وَالْحَوَامِلِ صَدَقَةٌ

"کام کرنے اور بوجھ اٹھانے والوں پر زکوٰۃ نہیں۔"

مصارف زکوٰۃ

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف (جہاں زکوٰۃ خرچ کی جائے) ہیں جنہیں قرآن مجید نے یوں بیان کیا ہے :

﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ (سورۃ التوبۃ : ٦٠)

اس آیت میں آٹھ مقامات ذکر کئے ہیں جہاں زکوٰۃ خرچ کی جاتی ہے تفصیل درج ذیل ہے :

1 **فقیر** : وہ شخص جس کے پاس اپنے اور اپنے اہل و عیال کے نان و نفقہ کے لئے کوئی شے نہ ہو۔

2 **مسکین** : وہ شخص جس کی آمدنی سے نان و نفقہ ضروریہ کا خرچہ زیادہ ہو۔

3 **العاملین** : وہ لوگ جو زکوٰۃ سے متعلقہ امور کا انتظام کرنے والے ہوں۔

4 **المؤلفة القلوب** : وہ شخص جو مسلمان ہے لیکن غربت کی وجہ سے اس کے پھر جانے کا خطرہ ہو اور زکوٰۃ کے باعث پختہ ایمان والا ہو جائے یا وہ کافر جو اسلام کی طرف رغبت رکھتا اور زکوٰۃ کے باعث مسلمان ہو جاتا ہے۔

5 **الرقاب** : وہ مسلمان جو غلام ہو اس کو زکوٰۃ سے خرید کر آزاد کرایا جا سکتا ہے۔

6 **الغارم** : وہ مسلمان جس پر کوئی ایسا تاوان واقع ہو گیا ہو جس کا ادا کرنا اس کے لئے محال ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

7 **فی سبیل اللہ**: اس سے مراد مجاہدین ہیں ان کا اسلحہ، خوراک، ادویات اور تربیت پر خرچ کیا جائے۔

خواہ وہ جہاد بالسیف ہو یا جہاد باللسان (مبلغین و دعاۃ یا جہاد بالقلم (تصنیف و تالیف اسلام)

8 **ابن السبیل**: اس سے مراد مسافر ہے خواہ وہ غنی ہو تب بھی بوقت ضرورت زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

نوٹ کسی شخص کا کاروبار نہ ہو اور کام کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے بھی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

عَنْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ عَدِىِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ رَجُلَانِ اَنَّهُمَا اَتَيَا النَّبِىَّ ﷺ فِىْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَاَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا الْبَصَرَ وَخَفَّضَهُ فَرَاٰنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَتَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِىٍّ وَلَا لِقَوِىٍّ مُكْتَسِبٍ

ترجمہ حضرت عبید اللہ بن عدی الخیار سے روایت ہے کہ مجھے ان دو آدمیوں نے خبر دی ہے جو نبی اکرم ﷺ کے پاس حجۃ الوداع کے موقعہ پر تشریف لائے جبکہ آپ ﷺ زکوٰۃ تقسیم فرما رہے تھے ان دونوں نے بھی زکوٰۃ سے کچھ رقم مانگی تو آپ ﷺ نے اپنی آنکھ اٹھا کر ان کو نیچے سے اوپر تک دیکھا اور فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم کو زکوٰۃ دے دوں لیکن اس میں غنی اور کمانے والے کے لئے کوئی حصہ نہیں ہے۔

فائدہ: امام خطابی اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جو صحت مند ہے لیکن کسی وجہ سے کام کرنے کے قابل نہیں اسکو بھی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔(فقه السنه ۱/ ۳۸۵)

یتامیٰ و مساکین: یتامیٰ، مساکین اور سفر خرچ ختم ہونے والے مسافروں کے لئے خرچ کیا جا سکتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے۔

﴿وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ فَاِنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ﴾ (الانفال: ۴۱)

ترجمہ اور جان لیں کہ تم جو مال غنیمت حاصل کرتے ہو پس اس کا پانچواں حصہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ، رسول اکرم، اہل بیت النبی ﷺ، یتامی، مساکین اور مسافروں (جن کا سفر خرچ ختم ہو گیا ہو) کے لئے ہے۔

شادی کرانا

بیت المال سے نادار اور جوان مسلمانوں کی شادی بھی کرائی جاسکتی ہے جس طرح بخاری، مسلم کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس فضل بن عباس اور عبد المطلب بن ربیعہ آئے اور شادی کی درخواست کی جن کو ان کے والدین نے حضور ﷺ کے پاس بھیجا تھا تو آپ ﷺ نے فضل بن عباس کی شادی محمیہ بن جزء کی بیٹی کے ساتھ اور عبد المطلب کی شادی نوفل بن حارث کی بیٹی سے کرانے کا حکم دیا اور محمیہ کو جو بیت المال کا خازن تھا حکم دیا کہ بیت المال سے ان کی شادیوں کا حق مہر مال خمس سے ادا کیا جائے۔

صدقۃ الفطر

نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں صدقۃ الفطر بھی مشترکہ طور پر جمع کر کے مساکین پر تقسیم کیا جاتا تھا جس طرح بخاری و مسلم میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے چور پکڑنے والی حدیث ہے۔

اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ مسجد میں فطرانہ جمع کیا تھا، جس کی حفاظت کے لئے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ پہرہ دیتے تھے اور تین روز تک چور (شیطان) پکڑا گیا۔

صدقۃ الفطر کا حکم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكوٰةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمَرٍ اَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى (بخاری ،ابواب صدقة الفطر ،باب فرض صدقة الفطر)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے مسلمان آزاد اور غلام، مرد وزن پر اور بچے و بوڑھے سب پر فرض کیا اور یہ بھی حکم دیا کہ عید گاہ کی طرف (نماز عید پڑھنے کے لئے) جانے سے پہلے (حق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داروں) تک پہنچادیا جائے۔

ابوداؤد اور نسائی میں گندم اور طعام کے الفاظ بھی ہیں۔

صاع کا وزن

صاع ایک پیمانہ ہے جس سے اجناس کو ماپا جاتا تھا اور صاع حجازی کا وزن اڑھائی کلو اور صاع عراقی کا وزن ۸ رطل (ساڑھے تین کلو) تھا۔

امام ابو حنیفہ کے شاگرد رشید امام ابو یوسف نے امام مالک کی شاگردی کے وقت صاع کے وزن کی تحقیق چاہی تو امام مالک رحمہ اللہ نے اپنے مقتدیوں سے عہد نبوی ﷺ کے صاع منگوائے اور انہیں ماپا گیا تو ہر صاع اڑھائی کلو نکلا۔ (بیہقی)

اس پر امام ابو یوسف نے یہی وزن پسند کیا اور اس کے بعد ایک کتاب لکھی جس کا نام "کتاب الخراج" ہے جو آجکل چھپ چکی ہے اسی وزن کو اس کتاب میں درج کیا ہے۔

دیت دینا

اگر کوئی شخص قتل ہو جائے اور اس کے قاتل کا پتہ نہ چلے تو اس کا خون رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ بیت المال سے اس کی دیت دی جائے گی۔

عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ زَعَمَ اَنَّ رَجُلاً مِنَ الاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ وَدَاهُ مِائَةَ اِبِلِ الصَّدَقَةِ يَعْنِىْ دِيَةَ الاَنْصَارِىِّ الَّذِىْ قُتِلَ بِخَيْبَرَ (ابوداؤد)

ترجمہ حضرت بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ میرا خیال ہے کہ انصار کا آدمی جس کو سہل بن حثمہ کے نام سے پکارا جاتا تھا اس نے خبر دی کہ اسے رسول اللہ ﷺ نے ایک سو اونٹ صدقہ کے مال سے اس انصاری کی دیت دی جو خیبر میں قتل کیا گیا تھا۔

ایک جگہ کی زکوٰۃ دوسری جگہ بھیجنا

صحیح بخاری میں ہے :

بَابُ اَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الاَغْنِيَاءِ وَتُرَدُّ فِى الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوْا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس باب میں امام بخاری نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ والی حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ بھی ہیں: فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤخَذُ مِنْ اَغْنِيَاءِ هِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَاءِ هِمْ

ترجمہ پس ان کو خبر دیجئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کی جائے اور ان کے ناداروں پر تقسیم کی جائے۔

اختلاف ائمہ: اس حدیث میں ضمیر "هم" کے مصداق پر اختلاف ہونے کے سبب آئمہ کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ زکوٰۃ جہاں کے مالداروں سے وصول کی جائے وہیں کے غرباء و مساکین پر تقسیم کی جائے جن آئمہ نے "هم" (ان لوگوں) سے اس **بستی** اور شہر کے علاقہ کے لوگ مراد لئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ زکوٰۃ بھی اسی **بستی** یا شہر یا علاقہ کے ناداروں پر تقسیم کی جائے۔ اور جن آئمہ نے "هم" سے تمام مسلمین و مومنین مراد لئے ہیں ان کے نزدیک زکوٰۃ کسی دوسری **بستی**، شہر یا علاقہ میں بھیجی جاسکتی ہیں جہاں کے مسلمانوں کو ضرورت ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت فتح الباری میں لکھتے ہیں:

اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فَاَجَازَ النَّقْلَ اللَّيْثُ وَاَبُو حَنِيْفَةُ وَاَصْحَابُهُمَا وَنَقَلَهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَاخْتَارَهُ وَالاَصَحُّ عِنْدَ الشَّافِعِيَةِ وَالْمَالِكِيَّةِ وَالْجَمْهُوْرِ تَرْكُ النَّقْلِ فَلَوْ خَالَفَ وَنَقَلَ اَجْزَاءُ عِنْدَ الْمَالِكِيَّةِ عَلَى الاَصَحِّ وَلَمْ يُجْزِءْ عِنْدَ الشَّافِعِيَةِ عَلَى الاَصَحِّ اِذَا فُقِدَ الْمُسْتَحِقُّوْنَ لَهَا (فتح الباری)

ترجمہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے امام لیث اور امام ابو حنیفہ اور ان کے تلامذہ نے زکوٰۃ کو دوسری جگہ بھیجنے کو جائز کہا ہے، ابن المنذر نے امام شافعی سے یہی قول نقل کیا ہے اور اس کو ان کا مختار قول کہا ہے اور شافعیوں اور مالکیوں کے نزدیک زکوٰۃ دوسری جگہ منتقل کرنا جائز نہیں اور جمہور علماء کا مسلک بھی یہی ہے لیکن اگر کوئی شخص اس مسلک کی مخالفت کرتے ہوئے زکوٰۃ دوسری جگہ بھیج دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی مالکیوں کا زیادہ صحیح قول یہی ہے لیکن اکثر کا زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ اگر اصل جگہ پر مستحقین زکوٰۃ نہ ہوں تو پھر زکوٰۃ دوسری جگہ بھیجنا صحیح ہے۔

امام بخاری کا مسلک

امام بخاری کے نزدیک ایک جگہ کی زکوٰۃ دوسری جگہ منتقل کرنا جائز ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وَقَالَ ابْنُ الْمُنِيْرِ فِيْهِ اِخْتِيَارُ جَوَازِ نَقْلِ الزَّكٰوةِ مِنْ بَلَدِ الْمَالِ لِعَمُوْمِ قَوْلِهٖ" فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَاءِ هِمْ لاَنَّ الضَّمِيْرَ يَعُوْدُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَاَىُّ فَقِيْرٍ مِنْهُمْ اَدَّتْ فِيْهِ الصَّدَقَةُ فِي اَىِّ جِهَةٍ كَانَ فَقَدْ وَافَقَ عُمُومَ الْحَدِيْثِ اِنْتَهٰى وَالَّذِى يُتَبَادَرُ اِلَى الذِّهْنِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَدَمُ النَّقْلِ وَاِنَّ الضَّمِيْرَ لَيَعُوْدُ عَلَى الْمُخَاطَبِيْنَ فَيَخْتَصُّ بِذَالِكَ فُقَرَاءُ هُمْ رُجِّحَ لٰكِنَّ ابْنَ دَقِيْقِ الْعِيْدِ رَجَّحَ الأَوَّلَ (بخاری)

ترجمہ شیخ ابن المنیر نے کہا ہے کہ حدیث کے الفاظ **فترد علی فقراء هم** (ان کے فقیروں پر لوٹائی جائے) سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کو مال والے شہر سے دوسرے شہر میں بھیجنے کا جواز زیادہ مختار راجح قول ہے۔ کیونکہ "**ھم**" کی ضمیر مسلمانوں کی طرف لوٹتی ہے جو فقیر جس جگہ بھی ہو اس کو زکوٰۃ دی جائے وہ حدیث کے عموم کے لحاظ سے عین موافق ادا ہوگی اس حدیث کے ظاہری الفاظ سے اگرچہ ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ دوسری جگہ زکوٰۃ نہ بھیجی جائے۔

کیونکہ "ھم" ضمیر مخاطبین کی طرف لوٹتی ہے اس لحاظ سے انہی مالدار لوگوں کے فقراء خاص ہوں گے لیکن ابن دقیق العید نے پہلے معنی کو ترجیح دی ہے۔

امام بخاری نے باب میں "**حَيْثُ كَانُوا**" (جہاں فقراء ہوں) کی قید بڑھا کر راجح مسئلہ کی طرف وضاحت کر دی ہے کہ اگر مستحقین زکوٰۃ دوسری جگہ بھی ہوں تو ان کو بھی زکوٰۃ بھیجی جا سکتی ہے۔

بیت المال

نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں جو اموال زکوٰۃ، صدقۃ الفطر، عشر، **فئی** مال غنیمت آتے آپ ﷺ اس کو ضرورت کے مطابق مستحقین میں فوراً تقسیم کر دیتے، اس لئے اس دور میں بیت المال کے لئے کوئی مستقل مکان اور محافظ کی ضرورت نہ تھی جس طرح بخاری، مسلم میں صدقۃ الفطر کو مسجد نبوی میں جمع کر کے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کا محافظ بنانا اور شیطان کا چوری کرنا اور آیت الکرسی کا وظیفہ بتانے کا بیان ہے۔ محمیہ بن جزء کی حفاظت میں اموال غنیمت کا رکھنا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھی اسی طرح گزرا حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے باقاعدگی سے بیت المال کو قائم کیا تمام اقسام کے اموال کو جمع کر کے باقاعدہ ان کی مدات کو الگ الگ درج کر کے محاسب کو چیکنگ کے لئے مقرر کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت المال کی شرعی حیثیت

اس سلسلہ میں ہم بر صغیر پاک وہند کی نہایت ممتاز شخصیت مولانا عبید اللہ مبارکپوری رحمانی کا فتویٰ درج کرنے پر اکتفا کرتے ہیں جو اخبار "اہل حدیث" دہلی ج ۵ شمارہ ۱۰ میں شائع ہوا ہے۔

"بیت المال کی اہمیت اور افادیت ایسی واضح اور کھلی ہے کہ اس پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں بیت المال کے قیام کے لئے حکومت وامارت کا ہونا شرط نہیں، جہاں اسلامی حکومت نہ ہو وہاں بھی بیت المال قائم ہو سکتا ہے اس لئے صرف جماعتی نظم کا ہونا ضروری ہے اور ظاہر جماعتی نظم کا وجود بغیر سردار یا صدر یا امیر یا سربراہ اور اس کی سمع واطاعت کے نہیں ہو سکتا اور اسلام غیر منظم زندگی کا متحمل نہیں پس جس مقام کے مسلمان اس قسم کا نظم قائم کر کے ایک نظام میں مربوط ہو جائیں خواہ اس نظام کو انجمن یا جمعیت کہیں یا کچھ اور، یا کوئی نام نہ رکھیں، بہر حال وہ اپنے یہاں بیت المال قائم کر سکتے ہیں بلکہ ان کے لئے بیت المال کے بغیر چارہ نہیں، موجودہ وقت میں یہاں بیت المال میں مویشیوں کی زکوٰۃ، زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ یعنی عشر نقد سونے اور چاندی کی زکوٰۃ، مال تجارت کی زکوٰۃ، فطرانہ، چرم ہائے قربانی، نفلی صدقات، لقطے اور لاوارث لوگوں کے ترکے جمع ہو سکتے ہیں یہ ضروری نہیں کہ بیت المال کے لئے کوئی خاص عمارت اور مکان متعین ہو۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اس کے لئے کوئی مکان نہیں تھا کیونکہ زکوٰۃ، عشر اور خراج کی جو رقم آتی تھی وہ فوراً تقسیم کر دی جاتی تھی، جمع اور محفوظ رکھنے کی نوبت نہیں آتی تھی۔

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی خلافت میں کوئی بیت المال نہیں بنوایا بلکہ جو کچھ آیا اسی وقت لوگوں میں بانٹ دیا، ہاں ابن سعد کی بعض روایات سے اتنا ثابت ہے کہ انہوں نے بیت المال کیلئے ایک مکان خاص کر لیا تھا لیکن وہ ہمیشہ بند پڑا رہتا تھا۔

سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیت المال کی بنیاد ڈالی اور دار الخلافہ (مدینہ منورہ) میں اسلامی خزانہ قائم کیا اور اس کے لئے باقاعدہ افسر اور دوسرا عملہ مقرر کیا۔ مدینہ منورہ کے علاوہ تمام صوبوں اور اہم مقامات میں بھی بیت المال قائم کئے۔ معلوم ہوا کہ مرکز کے علاوہ دوسرے تمام مقامات مثلاً صوبوں اور ضلعوں میں بیت المال قائم کئے جا سکتے ہیں۔ ان مقامی و ضلعی بیت المالوں کی رقوم کو ان کے مقامی لوگوں میں صرف کرنے کے بعد جو کچھ بچے وہ مرکز میں منتقل کیا جا سکتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں یہی دستور تھا۔

رائج الوقت اسلامی انجمنیں اور جمعیتیں بلاشبہ اپنے خزانوں کا نام بیت المال رکھ سکتی ہیں یہ نام اسلامی حکومت کے خزانے کے لئے نصاً مخصوص نہیں ہیں اور نہ ہی اس پر کوئی دلیل اور سند موجود ہے۔ پس مسلمان ایک نظم کے تحت جہاں کہیں ہوں رقوم مذکورہ بالا جمع کر کے اس کا نام بیت المال رکھ سکتے ہیں۔ صدقات وخیرات کی رقم فقراء ومساکین ودیگر مصارف کا حق ہے۔ انجمن یا جمعیت وصول کر کے وکالۃً ان اموال کو ان کے مصارف منصوصہ میں صرف کرنے کی ذمہ دار ہے۔ اس رقم میں ایسی تجارت جس میں اصل کام کے اندر نقصان یا خسارہ کا ذرہ برابر بھی اندیشہ ہو قطعاً درست نہیں خاص صدقات کی رقم سے تجارت کرنے کے بارے میں خلافت راشدہ کے زمانہ کا کوئی واقعہ نظر سے نہیں گزرا ہاں ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ امیر بصرہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادوں عبید اللہ و عبد اللہ کو بطور قرض کے بیت المال کی کچھ رقم جو غالباً جزیہ یا خمس غنائم کی تھی دی تھی کہ اس سے تجارت کا مال خرید کر مدینہ لے جائیں اور فروخت کر کے اصل رقم امیر المؤمنین کے حوالہ کر دیں اور نفع خود رکھ لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو پسند نہیں کیا پھر مصاحبین کے مشورہ سے اس کو مضاربت قرار دے کر اصل رقم اور آدھا نفع بیت المال میں داخل کر دیا اور آدھا نفع دونوں لڑکوں کو مضارب ہونے کی حیثیت سے دے دیا۔

بیت المال کی جمع رقوم اور آمد وخرچ کا باقاعدہ حساب وکتاب رکھنا ضروری ہے اس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں "عاملین" میں ساعی، جامع، محافظ، سائق، راعی، حامل، حاسب، کاتب، کیال، وزان، عداد اور دوسرے اعوان کو داخل سمجھا ہے۔" (فتاویٰ علمائے حدیث ۷/ ۳۰۷،۳۰۹)

سود کی حرمت

سود کے حرام ہونے پر پوری امت مسلمہ متفق ہے کیونکہ قرآن وحدیث میں اس کی حرمت کا تذکرہ واشگاف الفاظ میں متعدد مقامات پر ہے اور کسی ضرورت اور مجبوری کی صورت میں بھی اس کی رخصت نہیں دی گئی ہے۔ درج ذیل مقامات ملاحظہ فرمائیں:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَوا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! دوگنا، چوگنا سود مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیابی حاصل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرسکو۔(آل عمران : ۱۳۰)

یہ آیت مبارکہ غزوۂ احد کے ضمن میں مذکور ہے جس وقت مسلمان قوم شدید جانی اور مالی نقصان سے دوچار تھی، قومی معیشت کو بحال کرنے، اسلحہ ودیگر سامان جہاد خریدنے کے لئے مسلمانوں کے پاس کوئی قومی خزانہ اور ذاتی سرمایہ نہ تھا، صرف یہودیوں کی سودی منڈیاں اور خزانے نظر آرہے تھے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے سود کی قطعی حرمت کا اعلان کردیا تاکہ کوئی اسلامی حکومت یا ادارہ اور فرد انتہائی مجبوری کی صورت میں بھی سود پر قرض نہ لے۔

﴿يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ، فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُ وْسُ اَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ،وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾(البقرۃ: ۲۷۸ تا ۲۸۰)

ترجمہ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور باقی ماندہ سود (وصول کرنا) چھوڑ دو بشرطیکہ تم ایمان دار ہو اور اگر ایسا نہ کرو گے تو پھر اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کرلو تو (صرف) اپنی اصلی رقمیں لے سکتے ہو، نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اور اگر (مقروض) تنگ دست ہو تو اس کو خوشحالی کے وقت تک (قرض ادا کرنے کی) مہلت دے دو، اور تمہارا اس کو قرض دینا (یا) صدقہ کردینا (معاف کردینا) زیادہ بہتر ہے بشرطیکہ تم (قرض معاف کرنے کی فضیلت) جانتے ہو۔

سود کے بیان میں نازل ہونے والی آیات میں سے یہ آخری آیت ہے جو فتح مکہ کے بعد حجۃ الوداع سے ذرا پہلے نازل ہوئی اس آیت مبارکہ میں تمام سابقہ سودی دعاوی اور واجب الاداء رقموں کو کالعدم قرار دیا گیا ہے اور پھر آنحضرت ﷺ نے اپنے حجۃ الوداع کے تاریخ ساز خطبہ میں اس کو نافذ العمل کیا اور سب سے پہلے اپنے خاندان کا سود معاف کیا۔

وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ قَدَمِيَّ وَاَوَّلُ رِبًّا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ(صحیح مسلم، حدیث جابر)

ترجمہ اور زمانہ جاہلیت کا سود سب چھوڑ دیا گیا ہے (یعنی کوئی شخص اس وقت کا چڑھا ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سود نہ لے)اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سود جو عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے چھوڑتا ہوں، پس وہ تمام کا تمام سود ہماری طرف سے چھوڑ دیا گیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ (صحیح مسلم)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود کی کتابت کرنے والے اور سود پر گواہ بننے والوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا کہ یہ سب لوگ گناہ میں برابر ہیں۔

سود کی حرمت قومی

پاکستان اسلام کی خاطر حاصل کیا گیا اس میں غیر اسلامی قوانین کو اسلام کے موافق ڈھالنے کی تدریجی کوششیں ہوتی رہی ہیں جو سفارشات علماء و فضلاء، ججز، وکلاء، اہل علم، دانشوروں اور ارباب حل وعقد کے اتفاق سے منظور کی گئیں ان میں چند ایک پیش نظر ہیں:

پاکستان کی تاریخ میں پہلا باقاعدہ دستوری مسودہ پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے مرتب کر کے ۱۹۵۳ء میں خواجہ ناظم الدین کی وزارت عظمیٰ کے زمانہ میں پیش کیا اس کی شق نمبر ۲ (۲سی) میں سود جلد از جلد ملک سے ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

۱۹۵۶ء میں ملک کا پہلا دستور نافذ ہوا اس کی شق نمبر ۲۹ پیراگراف الف میں سود کو جلدی ختم کرنے کا اعلان کیا گیا۔

فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے دستور کی دفعہ نمبر ۱۹ میں یہی بات دہرائی۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دیئے گئے عارضی دستور بابت ۱۹۷۲ء کی دفعہ نمبر ۴۶ میں سود کو ختم کرنے پر اتفاق کیا گیا اور یہ دستور جب ۱۹۷۳ء میں نافذ ہوا تو اس کی دفعہ نمبر ۳۸ پیراگراف الف، میں سود کے خاتمہ کا اعلان کیا گیا اسلامی مشاورتی کونسل نے ۲۳ دسمبر ۱۹۶۹ء میں اندرون ملک اور بیرون ملک کے ۱۲۳ نامور علماء اور دانشوروں کو سود کے مسئلہ پر جو سوالنامہ جاری کیا سب نے سود کی تمام صورتوں کی حرمت پر اتفاق کیا اس کی شقیں درج ذیل ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ل) موجودہ بینکاری نظام کے تحت افراد، اداروں اور حکومتوں کے درمیان کاروباری لین دین اور قرضہ جات میں اصل رقم پر جو بڑھوتری لی یا دی جاتی ہے وہ داخل ربا ہے۔

(ب) خزانہ کی طرف سے تھوڑی مدت کے قرضہ پر جو چھوٹ دی جاتی ہے وہ بھی داخل ربا ہے۔

(ج) سیونگ سرٹیفکیٹ پر جو سود دیا جاتا ہے وہ داخل ربا ہے۔

(د) انعامی بانڈز پر جو انعام دیا جاتا ہے وہ ربا میں شامل ہے۔

(ر) پراویڈنٹ فنڈ اور پوسٹل بیمہ زندگی وغیرہ میں جو سود دیا جاتا ہے وہ بھی ربا میں شامل ہے۔

(س) صوبوں، مقامی اداروں اور سرکاری ملازمین کو دیئے گئے قرضوں پر بڑھوتری ربا میں شامل ہے۔(اسلامی مشاورتی کونسل سفارشات، طبع اسلام آباد ۱۹۸۳ء ا)

رپورٹ اسلامی مشاورتی کونسل

ملکی اور غیر ملکی ماہرین اقتصادیات اور ماہرین فقہ اسلامی کی رپورٹوں کے بعد اسلامی مشاورتی کونسل نے خود بھی ایک رپورٹ مرتب کی جو ۱۱۳ صفحات اور پانچ ابواب پر مشتمل ہے اور یہ دستاویز ۲۸ جنوری ۱۹۸۰ء کو حکومت کو ارسال کی گئی اور سفارش کی گئی کہ سود کی تمام شقوں کو ملک کے تمام بینکوں اور اداروں میں سے ختم کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی اسلامی مشاورتی کونسل پاکستان نے حکومت کو متبادل بینکاری نظام بھی مرتب کر کے پیش کیا۔

بالآخر ۲۰ جون ۱۹۸۴ء کو "اسٹیٹ بنک آف پاکستان" نے اپنا مشہور سرکلر نمبر ۱۳ جاری کیا جس میں ملک کے تمام بینکوں سے کہا گیا کہ وہ یکم جولائی ۱۹۸۵ء سے مکمل طور پر بلا سودی نظام اپنا لیں بلکہ وفاقی شرعی عدالت نے بھی ربا کے حرام ہونے کا فیصلہ دے کر اسے ختم کرنے کی کوشش کی جس کو اس وقت کے وزیر اعظم نواز شریف نے ایک اپیل کے ذریعے ملتوی کرایا ہے۔

بلاسود اسلامی بینکاری

اسلام بینکاری کے خلاف نہیں بلکہ بینک کاری کی ان شقوں کے خلاف ہے جو خلاف اسلام ہیں اور جو شقیں سود یا دیگر خلافِ اسلام امور اس میں داخل نہیں ان کی بینکاری جائز ہے جن میں چند ایک درج ذیل ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سروسز چارجز یا حق الخدمت

ایک جگہ سے دوسری جگہ رقم ارسال کرنے میں مدد کرنا، مختلف ہنڈیاں جاری کرنا (بشرطیکہ اس میں سود نہ ہو) غیر ملکی زر مبادلہ کی فراہمی، تجارتی انڈر رائٹنگ اور اس کی دیگر صورتوں میں بینک مناسب حق الخدمت لے سکتا ہے لیکن بینکوں کی طرف سے جو رقوم قرض دی جاتی ہیں ان پر سروس چارجز یا حق الخدمت جائز نہیں۔

اجارہ

اجارہ جسے اردو میں پٹہ داری اور انگریزی میں لیزنگ (Leasing) کہتے ہیں شریعت کے مطابق ہے اور شریعت نے اجارہ کی مدت، تاریخ آغاز و انتہاء کا تعین ہو، اجارہ پر دی جانے والی چیز دینے والے کی ملکیت ہو اور دھوکہ دہی نہ ہو، کو جائز رکھا ہے لیزنگ کی دو بڑی قسمیں ہیں:

(۱) فنانس لیز (کامل ادائیگی کا اجارہ)

(۲) آپریٹنگ لیز (استعمالی اجارہ)

ان دونوں قسموں کو اسلامی مشاورتی کونسل نے اسلامی شرطوں کے ساتھ جائز رکھا ہے۔

مشارکت

مختلف افراد یا اداروں کی رقوم کے تناسب سے شریک ہونا اور اسی طرح شرکاء کا کام میں شریک ہونا شریعت میں جائز ہے البتہ اضافی کام کرنے والے کو اضافی حصہ دیا جائے، متعدد احادیث سے اس کا جواز ثابت ہے اسی طرح بینک بھی اس قسم کی نجکاری کر سکتا ہے بشرطیکہ نفع و نقصان میں اسی تناسب سے شریک ہو۔

مضاربت

بعض افراد یا اداروں کی رقوم بعض کی خدمت اور نفع و نقصان میں بھی شراکت ہو تو شریعت نے اس کو برکت والی بیع کہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرابحہ

ہمارے ہاں جس کو مارک اپ کہا جاتا ہے وہ بیع مرابحہ اور بیع سلم کا مجموعہ ہے جس کو سرکاری دستاویزات میں بیع موجل کا نام دیا جاتا ہے اس کو شریعت کے قیود اور شرائط کے ساتھ اسلامی بینکاری میں شامل کیا جاسکتا ہے۔(اگر صرف نفع میں شراکت ہو تو ناجائز اور نفع و نقصان دونوں میں شرکت ہو تو جائز ہے اور آجکل تحفظ رأس المال کے نام سے جو مرابحہ کہلاتا ہے جس میں صرف نفع میں استفادہ ہوتا ہے وہ سود کی ایک شکل ہونے کے باعث ناجائز ہے)

اسلامی نظریاتی کونسل اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے مندرجہ بالا شقوں کے علاوہ درج ذیل شکلوں کو بھی اسلامی بینکاری میں اسلامی شرائط کے ساتھ قابل عمل قرار دیا ہے۔

❶ قرض حسنہ

❷ خریداری حصص

❸ عقد استصناع

❹ مساقاۃ

❺ مزارعت وغیرہ شقوں کو اسلامی بینکاری کے لئے جائز کہا ہے۔

❸ امر بالمعروف

المعروف: عرف سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، پہچانی ہوئی شئے، اس سے مراد وہ امور ہیں جن کا اچھا ہونا سب میں معروف اور مشہور ہو اور عرف عام بھی اسی طرح ہے، معرفہ کے لفظ کا اشتقاق بھی اسی سے ہے۔ دینی اور شرعی حیثیت کی بجائے انسان ہونے کے لحاظ سے جو افعال واعمال مفید ہونے میں عوام الناس میں واضح طور پر جانے پہچانے ہوں ان کو معروف کہتے ہیں ان میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت نے جن کا تذکرہ کیا ہے ان کو المعروف کہتے ہیں مثلاً صدق، عدل، عفاف، وفاداری وغیرہ

المنکر: وہ کام جس کی نیکی سے انکار کیا جاتا ہو اس کو منکر کہا جاتا ہے۔ انکر سے (باب افعال) اسم مفعول کا صیغہ ہے اس طرح جو امور انسان کی ذات کے لحاظ سے برے اور نقصان دہ ہیں ان کو منکرات کہا جاتا ہے۔ مثلاً جھوٹ، دھوکہ، فریب، زنا، لواطت، عہد شکنی، ظلم اور بے انصافی وغیرہ

اسلامی حکمران کے فرائض میں ہے کہ اچھے کاموں کو حکماً جاری کرے اور برے کاموں سے حکماً ممانعت کرے۔

امر اور دعوت میں فرق

امر میں حاکمانہ انداز خطاب اور دعوت میں واعظانہ پیرایہ بیان ہوتا ہے۔ امر صرف صاحب امر کی طرف سے ہوتا ہے، خواہ بادشاہِ وقت، قاضی، حاکم علاقہ، حاکم قبیلہ یا سرپرست اہل و عیال ہو لیکن دعوت ہر مدبر، واعظ، بزرگ، مصلح اور بہی خواہ کی طرف سے ہو سکتی ہے ابتدائی دور میں دعوت اور آخری دور میں امر ہوتا ہے اسی وجہ سے قرآن مجید میں دعوت اور امر بالمعروف کو الگ الگ امور قرار دیا گیا ہے۔

﴿وَلْتَكُنْ مِنكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُونَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (آل عمران: ۱۰۴)

ترجمہ: اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو بھلائی کے کاموں کا حکم کرتی ہو اور برے کاموں سے ممانعت کرتی ہو اور اللہ پر ایمان رکھتی ہو یہی لوگ کامیاب ہوں گے۔

فائدہ: اس مقام پر دعوت الی اللہ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے مقدم کیا اور آل عمران: ۱۱۰ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ایمان باللہ کو مؤخر ذکر کیا ہے تاکہ تین امور کو ایمان باللہ کی بنیاد اور سیڑھی مقرر کیا جائے یا ان امور کو ایمان باللہ کے لئے شرط یا جزء قرار دیا جائے۔

قرآن پاک کی مکی سورتوں میں دعوت کا بیان اور مدنی سورتوں میں امر و نہی کا تذکرہ ہے اور مکی دور میں افراد کے عقائد و نظریات کی پختگی کے لئے دعوت اور مدنی زمانہ میں اوامر و نواہی کے ذریعہ نفاذ شریعت کی تکمیل کی گئی ہے۔ سادہ سا خاکہ ملاحظہ فرمائیں جو ایک مکی سورت میں پیش کیا گیا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مکی سورتیں

﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ، اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ﴾

ترجمہ اپنے رب کے راستہ کی طرف دانائی اور اچھی وعظ کے ساتھ دعوت دے اور (جھگڑے کی نوبت آجائے) تو اچھے انداز سے تکرار کر، بے شک تیرا رب اپنے راستہ سے گمراہ ہونے والوں کو بھی خوب جانتا ہے اور ہدایت حاصل کرنے والوں سے بھی خوب واقف ہے۔ (سورۃ النحل : ۱۲۵)

﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ﴾ (القصص ۸۷، مکی نمبر ۴۹)

ترجمہ اور اپنے رب کے راستہ کی طرف دعوت دے اور مشرکین سے نہ ہو جا۔

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ﴾ (یوسف : ۱۰۸، مکی)

ترجمہ کہہ دیجئے کہ یہ میرا راستہ ہے (جس کیلئے) میں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں میں اور میری پیروی کرنے والے مکمل بصیرت کے ساتھ (دعوت دیتے ہیں) اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں سے نہیں ہوں۔

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ (حم السجدہ : ۳۳ مکی)

ترجمہ کلام میں اس شخص سے اچھا کون ہو سکتا ہے جس نے اللہ کی طرف دعوت دی اور کہا کہ میں تو اس (اللہ) کے فرمانبرداروں سے ہوں۔

﴿اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ، وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا یُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ﴾ (حم السجدہ : ۳۴، ۳۵ مکی)

ترجمہ اپنی بات کا اچھے طریقے سے دفاع کر، پھر تمہارا سخت دشمن بھی گہرا دوست بن جائے گا یہ خوبی صرف ان لوگوں کو دی جاتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور یہ چیز صرف ان لوگوں کو دی جاتی ہے جو بڑے نصیب والے ہوتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے مقابلہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا تذکرہ مدنی سورتوں میں بھی آتا ہے۔

مدنی سورتیں

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَامُرُوْنَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ﴾ (آل عمران: ۱۱۰ مدنی)

ترجمہ تم سب (امتوں سے) بہتر امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالی گئی ہے (کیونکہ) تم نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

فائدہ: امت محمدیہ کے بہترین امت ہونے کی تین علامتیں بتائیں گئی ہیں نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا اور اللہ پر ایمان رکھنا، اور ان میں سے ایمان کو مؤخر اس لئے کیا کہ اول الذکر دونوں علامات کو ایمان کی بنیاد اور اصل شمار کیا گیا ہے، بنیاد نہ ہو تو عمارت نہیں ہے۔

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُونَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (آل عمران: ۱۰۴)

ترجمہ تم میں سے ایک ایسی جماعت (ہمیشہ) ہونی چاہیے جو نیکی کی دعوت (اور اچھے) کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے اور اللہ پر ایمان لائے۔

﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بعضهُمْ اَوْلِيَاء بعض يَامُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (التوبہ: ۷۱)

ترجمہ مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں جو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾ (الاعراف: ۱۹۹)

ترجمہ معافی کو (لازم) پکڑ اور نیکی کا حکم کر اور جاہلوں سے روگردانی کر۔

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ ذَالِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهُوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوْهُ﴾ (المائدہ: ۷۸)

ترجمہ حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبان سے ان لوگوں پر لعنت کی گئی ہے جو نافرمان ہوئے اور جو زیادتی کرتے تھے (کہ) برائی سے روکتے نہیں تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ : مندرجہ بالا آیات سے نتیجہ یہ نکلا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے پہلے (نیک کاموں کے کرنے اور برے کاموں سے بچنے کی) دعوت چاہنے اور نیکی کی دعوت اور حکم دینے والے کامیاب و کامران ہوتے ہیں اور نیکی کی دعوت نہ دینے والے اور نیک کاموں کا حکم اور برے کاموں سے بچنے کی ممانعت نہ کرنے والے لعنت اور عذاب الٰہی کے مستحق، دنیا اور آخرت میں ناکام ہوتے ہیں۔

احادیث

عَنْ حذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَأمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهَ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَ فَلاَ يُسْتَجَابَ لَكُمْ (ترمذی)

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم ضرور نیکی کا حکم دو اور برائی سے ضرور روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے تم پر عذاب نازل کردے، پھر دعائیں کرو گے اور تمہاری دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ واللّٰهِ لَتَأمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاخُذُنَّ عَلٰی يَدَ الظَّالِمِ وَلَتَاطِرُانہ عَلَی الْحَقِّ اطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّہ عَلَی الْحَقِّ قَصْرًا اَوْ يَضْرِبَ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِكُمْ عَلٰی بَعْضٍ ثُمَّ لِيَلْعَنَكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ (ابو داؤد باب الامر والنہی، ترمذی)

ترجمہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم تم ضرور نیکی کا حکم کرو اور ضرور برائی سے رکاوٹ کرو اور ظالم کا ہاتھ پکڑو (ظلم سے روکو) اور اسے حق پر پکڑ کر لاؤ اور صرف حق پر ہی اسے بند رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں سے بعض کے دلوں کو بعض کے خلاف کردے گا اور پھر تم پر اسی طرح لعنت کرے گا جس طرح اس نے ان (پہلی قوموں) پر لعنت کی ہے۔

اس مضمون کی احادیث کتب احادیث میں کثیر تعداد میں ہیں، اور قرآن مجید میں متعدد آیات ہے۔

ہفتہ کے دن شکار سے نہ رکنے والوں کا واقعہ (الاعراف : ۱۶۳،۱۶۶)

﴿اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾ (الاعراف : ۱۶۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو برائی سے روکتے تھے اور ہم نے ان لوگوں کو سخت عذاب کے ساتھ پکڑا جو ظالم تھے اس وجہ سے کہ وہ کبیرہ گناہ کرتے تھے۔

دعوت سے ابتداء

پہلے نیکی کی دعوت دی جائے اور اگر دعوت موثر نہ ہو تو فوج کشی سے گریز نہ کیا جائے۔ تمام حکام انبیاء اور اسلامی خلفاء کا یہی طرز عمل ہے اس لئے ہم سب پہلے دعوت اور اس کا طریق نبوی اور بعد میں اوامر و نواہی کا اسلامی طریقہ بیان کریں گے۔

قرآن مجید میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعہ سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

عہد سلیمانی کی ایک حکمران عورت کو پہلے خط لکھا گیا اس نے وفد کے ذریعہ مال و منال کا لالچ پیش کیا تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فوج بھیجنے کی دھمکی دے دی۔

﴿اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ، قَالَتْ يٰاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ، اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ﴾ (النمل ۲۸، ۳۱)

ترجمہ میرا یہ خط لے جا اور ان کے پاس گرا دے، پھر تو ان سے علیحدہ ہو کر بیٹھ جا اور دیکھ وہ اس کا کیا حساب دیتے ہیں۔ وہ حکمران عورت کہنے لگی کہ اے میرے معززین کی جماعت میرے پاس ایک عزت والا خط بھیجا گیا ہے وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور اللہ کے نام سے شروع ہے جو نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے (اس کا پیغام یہ ہے) کہ میری سرکشی مت کرو (بلکہ) فرمانبردار ہو کر فوراً میرے پاس آ جاؤ۔

حکمران عورت کے سیم وزر اور جواہرات کے تحائف کو رد کرتے ہوئے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: ﴿اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ﴾ (النمل: ۳۷)

ترجمہ (اے ہدہد پرندے) واپس جا کر انہیں کہہ دے کہ ہم ان کے پاس ایسا لشکر لے کر آ رہے ہیں جس کا وہ مقابلہ نہیں کر سکتے اور ہم انہیں ذلیل و خوار کر کے ان کے علاقہ سے نکال باہر کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی دعوت اور اس کا طریق نبوی ﷺ

ہر کام میں اتباع سنت کی جو خیر و برکت اور رشد و ہدایت ہے، وہ کسی دوسرے طرز عمل اور طریق کار میں نہیں، اس لئے ہم پہلے آغاز عہد نبوت کے طریق کار پر نظر ڈالتے ہیں تاکہ ہمارے لئے وہ اسوۂ حسنہ ثابت ہو کہ جس طریق دعوت نے کفر و شرک اور توہم پرستی کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں وہ شمع ہدایت روشن کی جس سے آناً فاناً ہر سو نور ایمانی کی کرنیں پھوٹ نکلیں اور سارا جہان جگمگا اٹھا اور یہ سب کچھ حبیب کبریا حضرت محمد ﷺ کی قیادت و سیادت کے سبب ہوا۔

وہ شمع اجالا کیا جس نے چالیس برس تک غاروں میں
اک روز چمکنے والی تھی کل دنیا کے درباروں میں
جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ وروں سے کھل نہ سکا
وہ راز بتا دیا کملی والے نے چند اشاروں میں

اس سلسلہ میں قرآن مجید کی ابتدائی نازل ہونے والی سورتوں پر نظر دوڑائیں تو صفات داعی اور طریق کار کھل کر سامنے آئے گا۔ لہذا دعوت نبوی کو قرآن اور سیرت کے آئینہ میں ملاحظہ فرمائیں جن کو ہم "مکی سورتیں اور اعداد رجال" کے عنوان کے تحت صفحہ ۳۲ پر بیان کر چکے ہیں۔

ان آیات کے ذریعہ سب سے پہلا جو کام کیا گیا ہے وہ "اعداد رجال" ہے، خالق کائنات نے تربیت کاملہ اس انداز سے کی کہ ادھر صفات داعی کو بیان فرمایا اور ادھر اسوۂ حسنہ ﷺ کا آئینہ صفاد کھا کر امت محمدیہ سے ایسے موتی چنے جو نبوت کی ضیاء پوشیوں سے ایسے لولو آبدار بن گئے جن کی چمک دمک سے مہ و ماہ کو خیرہ کر رہی تھی اور ظلمت کدۂ شرک و کفر کو کاشانہ نور ہدایت میں تبدیل کر رہی تھی۔

جو خود نہ تھے راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
یہ کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

تبدیلی کیسے؟

ہمیں بنظر غائر دیکھنا ہے کہ وہ کون سا نصاب تعلیم اور کونسا اسلوب و طرز تدریس ہے کہ جس نے ہادی برحق ﷺ کی گردن زدنی کے ارادہ سے چلنے والے عمر رضی اللہ عنہ کو پھریرا اسلام سربلند

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے پر مجبور کر دیا۔

معرکہ بدر واحد میں کفار کی قیادت کرنے والے خالد رضی اللہ عنہ کو سیف اللہ کا لقب دیا اور اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے والے ابو الطفیل عامر دوسی کو ایسا مبلغ اسلام بنایا جو گھر گھر جا کر سب کے کانوں میں اعلان توحید و سنت کر رہا ہے وہ صرف رب العالمین کی نظر کرم اور رحمت للعالمین کی قائدانہ صلاحیت تھی جسے اللہ تعالیٰ نے خود وضاحت سے بیان کیا ہے۔

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ (آل عمران: ۱۵۹)

ترجمہ: پس صرف اللہ کی رحمت کے باعث آپ (محمد ﷺ) ان کے لئے نرم دل ہو گئے ہیں اور اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو سب لوگ آپ کے پاس سے دور بھاگ جاتے، پس آپ ان کی غلطیاں معاف کیا کریں اور ان کے لئے (اللہ سے) معافی طلب کرتے رہیں اور خصوصی کام میں ان سے مشورہ کر لیا کریں اور پھر جب آپ کسی پختہ کام کا فیصلہ کر لیں تو پھر اللہ پر بھروسہ کریں بلاشبہ اللہ تعالیٰ بھروسہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں داعی توحید کی مزید مندرجہ ذیل صفات بیان کی گئی ہیں۔

۱: قوم کے لئے میلان قلب، نرم خو اور نرم دل ہونا، قوم کی لغزشوں کو معاف کرنا اور اللہ سے بھی معافی کی درخواست کرنا، مشورہ اہل علم، عزم راسخ، توکل علی اللہ سے سرشار ہونا۔

یقین محکم ، عمل پیہم ، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں کام آتی ہیں مردوں کی یہ شمشیریں

اور یہ صفات عالیہ ہیں جو اعلان نبوت سے پہلے آپ ﷺ میں بدرجہ اتم موجود تھیں بلکہ صادق وامین کے القاب سے بھی آپ ﷺ قبل از نبوت مشہور و معروف تھے۔

غار حرا میں جبرئیل امین سے پہلی ملاقات میں آپ ﷺ کو جو پریشانی ہوئی ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا جن الفاظ سے آپ کی ڈھارس بندھاتی ہیں وہ دراصل ان پندرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سالہ قبل از نبوت کی رفاقت کے مشاہدات کی عکاسی تھی جسے صحیح بخاری میں اس طرح ذکر کیا گیا ہے: كَلاَّ وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتُقْرِى الضَّيْفَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ (صحیح بخاری باب کیف بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ)

ترجمہ اے میرے آقا! آپ کو اللہ تعالیٰ ہرگز ذلیل نہیں کرے گا کیونکہ قرابت والوں سے صلہ رحمی کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں اور بے روزگار کو کما کر دیتے ہیں اور حق کا ساتھ دینے والوں کی بھرپور امداد کرتے ہیں۔

تبلیغ کا آغاز گھر سے

تبلیغ کا اصل حق یہ ہے کہ اس کی ابتداء اپنے گھر سے کی جائے پھر خاندان سے پھر دوستوں سے اس کے بعد علاقہ سے پھر پوری دنیا کو حکم دیا جائے جس طرح نبی اکرم ﷺ نے کیا چنانچہ آپ کی تبلیغ کے پہلے دن ہی گھر کے افراد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا (بیوی) زید بن حارث رضی اللہ عنہ (غلام) حضرت علی رضی اللہ عنہ (چچازاد بھائی جو آپ ﷺ کے گھر میں پرورش پا رہے تھے) ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (قریبی دوست) مسلمان ہو گئے۔

خاندان میں تبلیغ

قرآن مجید کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو اپنے خاندان اور قبیلہ سے ہی انذار (ڈرانے) کی ابتداء کرنے کا حکم دیا گیا:

﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ، وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

ترجمہ اے پیارے پیغمبر ﷺ (سب سے پہلے) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں اور اپنی تابعداری کرنے والے مومنون کے لئے اپنا نرمی کا پہلو جھکا کر رکھیں۔ (سورۃ الشعراء: ۲۱۴، ۲۱۵)

چنانچہ آپ ﷺ نے گھر گھر جا کر تبلیغ شروع کر دی۔

آپ ﷺ نے اپنے خاندان بنو ہاشم کا کھانا پکایا (ضیافت کی) کھانے سے فارغ ہونے پر تبلیغ کی، قاضی محمد سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"بنو ہاشم کو جمع کیا ان کی تعداد چالیس تھی یا ایک کم زیادہ تھی۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دن بنو لہب کی بکواس کی وجہ سے آپ ﷺ کو کچھ کہنے کا موقعہ ہی نہ ملا اس لئے دوسرے دن پھر ان سب کی دعوت کی گئی جب سب کھانا کھا کر اور دودھ پی کر فارغ ہو گئے تو تب نبی ﷺ نے وعظ کیا۔ (رحمۃ للعالمین ۲ ۵۸)

صفا کا وعظ

جناب رسالت مآب ﷺ نے کوہ صفا پر چڑھ کر مکہ معظّمہ کے سب قبائل کو ہنگامی دعوت دی دور جاہلیت میں یہ وہ اعلان ہوتا تھا جس میں کوئی شخص کسی بلند جگہ پر کھڑا ہو کر کپڑا ہلا کر سب کو بلاتا اس بلاوے پر دوست ودشمن سب بلا امتیاز حاضر ہو جاتے آپ ﷺ نے ایک ایک قبیلہ کو بلایا جب سب اکٹھے ہو گئے تو پوچھا کہ کیا آج تک میں نے کبھی کذب بیانی کی ہو کبھی دھوکہ دہی کا ارتکاب کیا ہو سب نے بیک زبان ہو کر نفی میں جواب دیا پھر آپ ﷺ نے ایک مثال دی کہ اگر میں کہہ دوں کہ اس پہاڑ کی دوسری جانب ایک لشکر جرار تم پر حملہ آور ہونے کے لئے مسلح کھڑا ہے کیا میری اس بات کو تسلیم کر لو گے سب نے پھر اکٹھے ہو کر جواب دیا کہ اگرچہ ہماری کسی قبیلے سے دشمنی ہے اور نہ ہی کسی کو ہم پر حملہ کرنے کی ہمت ہے لیکن ہم اپنے قیاس واجتہاد کو پس پشت ڈالتے ہوئے آپ کی بات کو حرف آخر سمجھتے ہوئے قبول کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دعوت توحید پیش کی تو ابو لہب نے اپنی بد باطنی کا اظہار اس طرح کیا کہ

تبالك الهذا جمعتنا "کیا تم نے ہمیں صرف اس کام کے لئے جمع کیا؟"

جناب رسول اکرم ﷺ خاموش رہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب قرآن بنا کر نازل کر دیا جو قیامت تک بے مبدل اور قائم رہنے والا ہے جو سورۂ "تبت" کے نام سے معروف ہے۔

سالانہ منڈیوں میں تبلیغ

مکہ معظّمہ کے علاوہ عرب کی سر زمین میں تین قابل ذکر منڈیاں تھیں جو سالانہ طور پر اس طرح منعقد کی جاتیں کہ ہر تین ماہ بعد دوسری منڈی کے انعقاد کا وقت آجاتا جو "عکاظ"، "مجنہ" اور "ذوالمجاز" مقامات پر لگائی جاتیں۔ جہاں خرید و فروخت کے علاوہ ادبی مجلسیں بھی ہوتیں جہاں ہر قبیلے کا شاعر اور خطیب اپنے اپنے قبیلے کے مناقب و محاسن بیان کرتا اور داد تحسین وصول کرتا، آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ﷺ عکاظ میں گئے اور تبلیغ کی۔

علاقہ میں تبلیغ

اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ میں دعوت و تبلیغ عام ہونے کے بعد حکم دیا لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا (الانعام: ۹۲) مکہ اور اس کے گردونواح میں تبلیغ کریں۔

طائف میں تبلیغ

چنانچہ آپ ﷺ مکہ مکرمہ سے مشرق کی جانب ۳۶ میل کے فاصلہ پر طائف کے خوشحال اور سرسبز و شاداب علاقہ میں بغرض تبلیغ گئے کیونکہ یہ لوگ بھی قریش مکہ کے ساتھ خاندانی روابط میں مربوط تھے وہاں کے سرداروں عبدالود، عبدیالیل کو دعوت توحید دی لیکن وہ لوگ اس قدر کفر و شرک کے تعصب میں گرفتار تھے کہ انہوں نے اس ناصحانہ کلام پر غور کرنا تو کجا آپ ﷺ کے وجود کو برداشت نہ کیا۔ غنڈے پیچھے لگادیئے جنھوں نے سنگ باری سے آپ ﷺ کا نچلا حصہ خون آلود کردیا لیکن اس مبلغ سراپا رحمت و شفقت پر قربان جائیں آپ نے دعاؤں کے پھول برسائے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت نصیب فرما نہیں مقام نبوت کا علم ہی نہیں۔

بیعت عقبہ اولیٰ

آپ ﷺ وعظ و تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے بلکہ ان مواقع کی تاک میں لگے رہتے تھے۔ حج پر آنے والے قافلوں کے خیموں میں جاتے اور خدا کا پیغام سناتے اسی اثناء میں دامن کوہ میں مدینہ منورہ سے آئے ہوئے بارہ افراد پر مشتمل قافلہ آپ ﷺ کی وعظ سے حلقہ بگوش اسلام ہوگیا۔ یہ واقعہ ہجرت سے دو سال پہلے کا ہے آپ ﷺ نے اپنے ایک مبلغ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ مدینہ بھیج دیا۔

بیعت عقبہ ثانیہ

اگلے سال یعنی ہجرت سے ایک سال قبل تہتر (۷۳) مرد اور دو (۲) عورتوں پر مشتمل مدینہ کا قافلہ حج کے لئے آیا جو حضرت مصعب بن عمیر کے ایمان افروز مواعظ حسنہ اور اعلیٰ کردار کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سبب اسلام کے قریب ہو چکا تھا یہ سب حضرات بھی اس گھاٹی میں مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

نقباء کا تقرر

تبلیغ کو موثر اور فعال بنانے کے لئے آپ ﷺ نے ان آنے والے حجاج کرام کے قبائل سے بارہ افراد کو "نقیب" (نگران) مقرر فرمایا۔

ان میں سے نو کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا جن کے اسماء یہ ہیں :

(۱) اسعد بن زراہ (۲) رافع بن مالک (۳) عبادۃ بن ثابت

(۴) سعد بن ربیع (۵) عبداللہ بن رواحہ (۶) براءبن معرور

(۷) عبداللہ بن عمرو بن حزام (۸) سعد بن عبادہ (۹) منذر بن عمرو

اوس قبیلہ سے تعلق رکھنے والے خوش نصیب یہ تین حضرات تھے :

(۱) اسید بن حضیر (۲) سعد بن خیثمہ (۳) ابو الہیثم بن تیہان

بیعت کی شرائط

نبی اکرم ﷺ نے بیعت عقبہ اولیٰ اور بیعت عقبہ ثانیہ میں درج ذیل باتوں پر بیعت لی :

1۔ ہم خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں بنائیں گے۔

2۔ ہم چوری اور زنا نہیں کریں گے۔

3۔ ہم اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے۔

4۔ ہم کسی پر جھوٹی تہمت نہیں لگائیں گے اور نہ کسی کی چغلی کھائیں گے۔

5۔ ہم نبی اکرم ﷺ کی اطاعت ہر اچھی بات میں کیا کریں گے۔

نوٹ : مذکورہ مبلغین باصفا کی والہانہ عقیدت اور مخلصانہ مساعی اور ان تھک عمل اور خلوص وایثار کے سبب پورا مدینہ تین ماہ کے قلیل عرصہ میں اسلام کے نور سے منور ہو چکا تھا کہ بانی اسلام اور پیغمبر رحمت ﷺ کے انتظار میں نظروں کو فرش راہ بنایا ہوا تھا جو شجر اسلام کی آبیاری کے لئے نہایت موزوں سرزمین میں تبدیل ہو چکا تھا چنانچہ ہجرت کے فوراً بعد مدینہ منورہ کو آپ ﷺ نے دارالتبلیغ و التدریس بنایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۴ النہی عن المنکر

نفاذ شریعت کا چوتھا رکن برائی سے روکنا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اسلامی حکمران کے فرائض میں سے آخر میں ذکر کیا ہے۔ یہ ایسا فریضہ ہے جس کے بغیر ایمان واسلام دعوت و تبلیغ اور عبادات و معاملات کو بے کار اور لغو قرار دیا ہے اور فریضہ مہمہ کے بغیر دین کو رہبانیت قرار فرمایا لَا رَهْبَانِيَةَ فِي الْإِسْلَامِ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔

قرآن مجید میں ہے :

﴿وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلاَّ ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ (الحدید : ۲۷)

ترجمہ اور رہبانیت کو انہوں نے خود اپنی طرف سے شروع کیا ہے ہم نے تو صرف ان پر اللہ کی رضامندی فرض کی تھی پس انہوں نے اس کی کوئی پاسداری نہ کی جس طرح انہیں کرنی چاہئے تھی۔

ایمان اور امر بالمعروف والنہی عن المنکر

رہبانیت کے برعکس اسلام نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو جزو ایمان قرار دیا ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيْ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ (صحیح مسلم)

ترجمہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اس کو حکم ہے کہ ہاتھ سے روکے، اور اس کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اور جو اس کی طاقت نہیں رکھتا وہ دل سے برا سمجھے (اور اس سے کنارہ کش ہو جائے) یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَوَّلَ مَادَخَلَ النَّقْصُ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اِنْ كَانَ الرَّجُلُ يُلْقٰى فَيَقُوْلُ اَيْ هٰذَا اِتَّقِ اللّٰهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ فَاِنَّهٗ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَايَحِلُّ لَكَ ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ وَهُوَ عَلٰى حَالِهٖ فَلَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَقَعِيْدَهٗ فَلَمَّا فَعَلُوْا ذَالِكَ ضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اِلَى الْفَاسِقُوْنَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰى يَدِ الظَّالِمِ وَلَتَاطُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا اَوْلَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضٍ ثُمَّ لَيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لُعِنُوْا (ابو داؤد، ترمذی)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ بنی اسرائیل میں نقص کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ جب ان کا ایک شخص دوسرے کو ملتا تو کہتا کہ اے آدمی! اللہ سے ڈر اور جو گناہ کا کام کر رہا ہے اس کو چھوڑ دے کیونکہ یہ کام تیرے لئے جائز نہیں پھر دوسرے دن اس کی ملاقات جب اس شخص سے ہوتی اور وہ شخص اپنی حالت پر ہوتا پھر اسے نہ روکتا بلکہ اس کے کھانے پینے میں اس کے ساتھ شریک ہوتا اور اس کی مجلس میں بیٹھتا جب انہوں نے یہ کام کیا تو اللہ نے انہیں ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ سے فَاسِقُوْنَ تک

ترجمہ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی کے ذریعہ بنی اسرائیل کے کفار کو لعنتی کہا گیا یہ اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ زیادتی کرتے تھے اور وہ برے کاموں سے رکتے نہ تھے اور ان کا یہ طرز عمل نہایت برا تھا اے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) تم ان میں سے اکثر کو دیکھتے ہو کہ وہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں اور ان کے نفسوں نے جو برے اعمال آگے (قیامت کے دن کو) بھیجے ہیں وہ نہایت برے ہیں جس کے باعث اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو گیا ہے اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور اگر وہ اللہ پر، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس کی طرف اتاری ہوئی شریعت پر ایمان لے آتے تو ان کفار کو دوست نہ پکڑتے لیکن ان میں سے اکثر کبائر کا ارتکاب کرنے والے ہیں۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمیں مخاطب ہو کر) فرمایا اللہ کی قسم! تم ضرور نیکی کا حکم دینا اور تم ضرور برائی سے روکنا اور تم ظالم کا ہاتھ پکڑ کر (اس کو ظلم سے روکنا) اور اس کو حق پر محصور کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں بھی ایک دوسرے کے خلاف دشمنی پیدا کر دے گا اور تم بھی لعنتی ہو جاؤ گے جس طرح وہ ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا قبول نہ ہونا

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَان رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَامُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ لَتَدْعُوْنَهُ فَلاَ يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ (ترمذی، ابو داؤد)

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم ضرور نیکی کا حکم دیتے رہنا اور برائی سے روکتے رہنا ورنہ قریب ہے کہ اللہ تم پر تمہارے اس جرم کی پاداش میں عذاب بھیجے پھر تم دعائیں بھی کرو گے اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں اس مضمون کی احادیث کثیر ہیں۔ (ابن کثیر ا ، ۳۶۸)

۵ قضاء

قضاء کا لغوی معنی : پورا کرنا خواہ کلام سے ہو یا فعل سے ہو۔

قضاء کا شرعی معنی : لوگوں کے جھگڑوں میں شرعی احکام کے مطابق ایسا فیصلہ کرنا جس سے وہ اختلاف ختم ہو جائے۔ (فقه السنه ۳ ، ۳۹۰)

قضاء کا حکم : تمام انبیاء کو لوگوں کے درمیان شرعی فیصلے کر کے عدل و انصاف قائم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے جس طرح قرآن مجید میں ہے :

﴿لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾ (الحدید : ۲۴)

ترجمہ ہم نے تمام رسولوں کو واضح دلائل دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میزان (انصاف کا ترازو) نازل کیا تاکہ لوگ انصاف کو قائم کریں۔

قضاء کا مقام

قضاء فرض کفایہ کا درجہ رکھتا ہے جس طرح علماء نے لکھا ہے :

وَالْقَضَاءُ فَرْضٌ كِفَايَةٍ لِدَفْعِ الْمَظَالِمِ وَفَصْلِ التَّخَاصُمِ وَيَجِبُ عَلَى الْحَاكِمِ اَنْ يَنْصِبَ لِلنَّاسِ قَاضِيًا وَمَنْ اَبَى اَجْبَرَهُ (فقه السنه ۱/۳۹۱)

ترجمہ: قضاء فرض کفایہ ہے تاکہ مظالم کو روکا جائے اور جھگڑوں کا فیصلہ کیا جائے اور احکام امت کے لئے واجب ہے کہ قاضی مقرر کرے اور جو شخص انکار کرے اس کو مجبور کرے۔

جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم

﴿اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا﴾ (النساء : ۱۰۵)

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی تاکہ آپ لوگوں کے درمیان اس طرح فیصلہ کریں جس طرح اللہ نے دکھایا ہے اور خیانت کرنے والوں کے حق میں جھگڑا کرنے والے نہ بن جانا۔

اہل ایمان کو حکم

﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ﴾ (النساء : ۵۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! امانتوں کو ان کے حق داروں تک پہنچاؤ اور تم جب فیصلہ کرو تو عدل انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

فیصلہ کی بنیاد

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿(النساء: ۵۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ کی فرمانبرداری کرو اور جناب رسالت مآب ﷺ کی تابعداری کرو اور حکم والوں کی بھی، اور اگر کسی مسئلہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ (قرآن) اور رسول اللہ ﷺ (حدیث) کی طرف لوٹاؤ بشرطیکہ تم اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہ انجام کے لحاظ سے بہتر اور اچھا ہے۔

پہلا معاہدہ قضاء

ہجرت کے بعد مدینہ میں آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں، یہودیوں اور دیگر لوگوں کے درمیان قضاء کا پہلا معاہدہ ان الفاظ کے ساتھ تحریر کروایا۔

اِنَّهٗ مَا کَانَ بَیْنَ اَهْلِ هٰذِهِ الصَّحِیْفَةِ مِنْ حَدَثٍ اَوْ شَجَرٍ یُخَافُ فَسَادُهٗ فَاِنَّ مَرَدَّهٗ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِلٰی مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (فقه السنه ۳/ ۳۹۰)

ترجمہ: اس تحریر لکھوانے والوں کے درمیان جو نیا مسئلہ یا جھگڑا ہو جائے جس سے فساد کا خطرہ ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی طرف لوٹایا جائے گا۔

آنحضرت ﷺ کے قاضی

جناب رسالت مآب ﷺ نے اپنے زمانہ مبارکہ میں حضرت عتاب بن اسید کو مکہ کا قاضی مقرر کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا قاضی مقرر فرمایا۔

قضاء کا طریقہ

نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو قضاء کا یہ طریقہ بتایا:

یَا عَلِیُّ اِذَا جَلَسَ اِلَیْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ بَیْنَهُمَا حَتّٰی تَسْمَعَ مِنَ الْاٰخِرِ کَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْاَوَّلِ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذَالِكَ تَبَیَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ (ابوداؤد، ترمذی، مسند احمد)

ترجمہ: اے علی رضی اللہ عنہ جب تیرے سامنے جھگڑے والے دو شخص آئیں تو ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان اس تک وقت تک فیصلہ نہ کرو جب تک کہ تو دوسرے سے اسی طرح بیان نہ سنے جس طرح پہلے سے بیان سنے ہیں پس تیرے اس طرح کرنے سے تیرے لئے حق واضح ہو جائے گا۔

قاضی کو نصرت الٰہی

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِیْ مَالَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلَّی اللّٰهُ عَنْهُ وَ لَزِمَهُ الشَّیْطَانُ (ابوداؤد)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قاضی جب انصاف کا فیصلہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا مددگار ہوتا ہے اور جب بے انصافی کرتا ہے تو اللہ کی مدد نہیں ہوتی اور شیطان اس کے ساتھ معاون بن جاتا ہے۔

قاضی کی اہلیت

قاضی وہ بن سکتا ہے جو قرآن وحدیث کا عالم ہو، حق وباطل کے درمیان فرق کر سکتا ہو اور اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرتا ہو اور لوگوں کے بھکانے سے حق کو نہ چھوڑتا ہو۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت داؤد علیہ السلام کو فرمایا ہے:

﴿یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ﴾ (سورۂ ص: ۲۶)

ترجمہ اے داؤد علیہ السلام بے شک ہم نے تجھے زمین پر خلیفہ بنایا ہے پس تو لوگوں کے درمیاب حق وانصاف کے ساتھ فیصلے کرنا، اور خواہشات کی پیروی نہ کرنا تاکہ تم اللہ کے راستہ سے گمراہ نہ ہو جاؤ، بے شک وہ لوگ جو اللہ کے راستے سے گمراہ ہو جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے اس لئے کہ وہ حساب والے دن کو بھول گئے ہیں۔

جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا تو ان سے دریافت فرمایا:

بِمَ تَقْضِیْ یَا مُعَاذُ قَالَ بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ قَالَ فَسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ قَالَ فَبِرَاْیِیْ (مشکوٰۃ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ اے معاذ! تو کس طرح فیصلہ کرے گا؟" اس نے کہا کہ "اللہ کی کتاب کے ساتھ" آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اگر (وہ مسئلہ) اللہ کی کتاب میں نہ پائے؟ تو (پھر کیا کرے گا)" اس نے عرض کیا کہ "میں اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کے مطابق فیصلہ کروں گا" آپ ﷺ نے فرمایا کہ "میری سنت میں بھی نہ پائے تو؟" تو اس نے عرض کیا کہ "میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔"

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے رسول ﷺ کے قاصد کی صحیح طریقے سے راہنمائی کی ہے۔"

قاضیوں کے نام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا خط

یہ خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری) کے نام لکھا۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

ترجمہ اما بعد! بلا شبہ قضاء ایک محکم فریضہ اور واجب الاتباع سنت ہے، اچھی طرح سمجھ لیں کہ جب قضا تجھے سونپ دی جائے تو ایسی بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں جس کو نافذ نہ کیا جائے لوگوں کو اپنے سامنے بٹھانے، انصاف کرنے اور مجلس میں بلانے میں مساوات سے کام لو، یہاں تک کہ کوئی شریف تیرے میلان کے سبب طمع نہ کرنے لگے اور نہ کوئی کمزور تیرے انصاف سے ناامید ہو جائے۔ مدعی کے ذمہ گواہ پیش کرنا ہے اور مدعی علیہ کے ذمہ قسم ہے دو مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے لیکن وہ صلح جائز نہیں جو حلال کو حرام کر دے یا حرام کو حلال بنادے تو جو فیصلہ کرے پھر عقل کے ساتھ سوچ بچار اور بھلائی کی راہنمائی کو حق کی طرف رجوع کرنے سے نہ روک دے، حق مقدم ہے اور حق کی طرف رجوع کرنا باطل کام میں سرکش ہو جانے سے بہتر ہے جو مسئلہ قرآن وحدیث میں تجھے نہ ملے اور تیرے دل میں بار بار آئے اس کو بار بار سوچ بچار کر، پھر قرآن وحدیث سے اس کے مشابہ امور پر غور کر اور اس کی مثالوں کی جانچ پڑتال کر اس کے بعد اجتہاد کر کے وہ فیصلہ کر جو اللہ کے حکم اور انصاف کے زیادہ قریب ہو، جو شخص ایسے حق کا دعویٰ کرتا ہے جو غائب ہے یا ایسی گواہی کا دعویٰ کرتا ہے جس تک پہنچنا دور کی بات ہے اگر وہ مدعی ایسی گواہی پیش کر دے تو اس کو حق لے کر دے، کیوں کہ یہ طریقہ شک کی نفی کرنے والا ہے اور پوشیدہ چیز کو ظاہر کرنے والا ہے، تمام مسلمان عادل ہیں سوائے اس شخص کے جس کو کسی حد میں کوڑے مارے گئے ہوں یا تجربہ نے اس کی گواہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی ثابت ہو چکی ہو یا کسی مال یا نسب نامہ میں اس کو متہم قرار دیا گیا ہو بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہی اسرار کو جانتا ہے اور گواہوں اور قسم کے ساتھ ان پوشیدہ امور کو دور کر دیتا ہے۔

جھگڑوں کے وقت بے چینی، بے صبری اور ایذار سانی اور انکار کرنے سے اپنے آپ کو بچا، بے شک حق کے موقع پر حق کا فیصلہ کرنے پر اللہ بڑا اجر دیتا ہے اور آخرت کے لئے بڑا ذخیرہ جمع کرتا ہے جس شخص کی نیت صحیح ہو اور پوری کوشش کرے اللہ تعالیٰ لوگوں میں اس کو کافی ہو جاتا ہے اور جو شخص لوگوں کے پاس ایسی عادت ظاہر کرتا ہے جو حقیقت میں ایسے نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو عیب دار بنا دیتا ہے اس آدمی کے متعلق تیرا کیا گمان ہے جو اللہ کی بجائے لوگوں سے دنیا کا رزق اور اس کی رحمت کے خزانے طلب کرتا ہے۔" والسلام (فقه السنه ۳ / ۴۰۷، ۴۰۹)

مدعی اور مدعی علیہ میں برابری

مدعی اور مدعی علیہ کے درمیان پانچ چیزوں میں قاضی کو مساوات کرنی چاہئے:

1. دونوں کو ایک ساتھ اندر بلائے۔
2. دونوں کو اپنے سامنے بٹھائے۔
3. دونوں کی طرف برابر متوجہ ہو۔
4. دونوں کی بات سنے۔
5. دونوں میں جس کے خلاف گواہی ہو اس کے خلاف فیصلہ کرے۔

قاضی کا فیصلہ حق کو بدل نہیں سکتا

قاضی اگر اپنے علم اور گواہوں کے بیانات کے مطابق ایسا فیصلہ کرے جو اللہ کے نزدیک حق نہیں تو یہ فیصلہ نہ حلال کو حرام بنا سکتا ہے اور نہ حرام کو حلال بنا سکتا ہے۔

جس طرح بخاری، مسلم کی حدیث میں ہے جس کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ یَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیْ بِنَحْوِمَا اَسْمَعُ فَمَنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلاَ يَاخُذْ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

ترجمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس تم اپنے جھگڑے لے کر آتے ہو ، ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی نسبت اپنی دلیل کو زیادہ روانگی سے بیان کرتا ہو اور میں اس کی ظاہر بیانی سن کر اسکے حق میں فیصلہ کر دوں اور اس کے بھائی کا حق اس کو ظاہری بیانات کے مطابق دے دوں۔ پس اس کو حکم ہے کہ وہ شخص یہ مال نہ لے میں اس کے لئے آگ کا ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔

بے انصافی کا فیصلہ قبول نہیں جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ اِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ اِذْنَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِيْنَ ، فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلاًّ آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا﴾(الانبیاء :۷۸)

ترجمہ اور حضرت داؤد علیہ السلام کا واقعہ بیان کرو جب وہ دونوں کھیتی کے جھگڑے کا فیصلہ کرتے تھے ، جس میں قوم کی بکریاں چر گئی تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت حاضر تھے ، پس ہم نے یہ فیصلہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو سمجھایا حالانکہ ہم نے ان کو دونوں (چیزیں) حکمت اور علم دیا تھا۔

واقعہ یہ تھا کہ ایک آدمی کی بکریوں نے دوسرے آدمی کے انگوروں کی تمام بیلیں کھالی تھیں جس کا اتنا نقصان ہو گیا جتنی کل بکریوں کی قیمت تھی ، حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ فیصلہ کیا کہ اس نقصان کے عوض تمام بکریاں باغ والے کو دے دی جائیں لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ فیصلہ صحیح نہیں ، کیونکہ اس کا جرمانہ تو قوم کو ہو گا ، لہٰذا فیصلہ یہ کرنا چاہئے کہ بکریوں والے کو زمین دی جائے ، وہ اس کو ہل چلائے اور موسم آنے پر انگور بوئے ، پھل کھائے لیکن باغ جب اسی حالت میں آئے جس حالت میں بکریاں باغ کو کھا گئی تھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کا نظام خلافت وامارت

نظام حکومت

اسلام نے جس طرز حکومت کو پسند کیا ہے وہ "نظام خلافت وامارت" ہے اور اسے قائم کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے، کیونکہ اسلام کے بہت سے مسائل ایسے ہیں جو "نظام خلافت وامارت" کے مرہون منت ہیں۔ حدود وکفارات ہوں یا حج وجہاد، امام قوم کا ہونا لازم ہے۔

چنانچہ سید اسماعیل شہید "منصب امامت" ص ۹۴ پر لکھتے ہیں:

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ لاَ بُدَّ لَهُمْ مِنْ اِمَامٍ یَقُوْمُ بِتَنْفِیْذِ اَحْكَامِهِمْ وَاِقَامَةِ حُدُوْدِهِمْ وَسَدِّ ثُغُوْرِهِمْ وَتَجْهِیْزِ جُیُوْشِهِمْ وَاَخْذِ صَدَقَاتِهِمْ وَقَهْرِ الْمُتَغَلِّبَةِ وَالْمُتَصَلِّبَةِ وَقُطَّاعِ الطَّرِیْقِ وَاِقَامَةِ الْجُمُعَةِ وَالاَعْیَادِ وَتَزْوِیْجِ الصِّغَارِ وَالَّذِیْنَ لاَ اَوْلِیَاءَ لَهُمْ وَقِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ مِنَ الاُمُوْرِ الَّتِیْ لاَ یَتَوَلّٰهَا آحَادُ الاُمَّةِ

ترجمہ بے شک مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسا امام مقرر کریں جو احکام شریعت نافذ کرے، حدود شریعت جاری کرے، سرحدوں کی حفاظت کرے، اہل اسلام کے لشکر کی تیاری کرے مسلمانوں سے زکوۃ صدقات وصول کرے، باغیوں، چوروں اور راہزنوں کو زیر کرے، جمعہ اور عیدوں کا انتظام کرے، ایسے نادار لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کا بندوبست کرے جن کے رشتہ دار اور سرپرست نہ ہوں، غنیمتوں کو تقسیم کرے اور اس قسم کے دیگر امور کا انتظام کرے جو افراد امت انفرادی طور پر سرانجام نہ دے سکتے ہوں۔

اسی طرح علامہ ابن خلدون "مقدمہ ابن خلدون" ص ۱۵۱ پر رقم طراز ہیں:

وَاِذَا تَقَرَّرَ اَنَّ هٰذَا النَّصَبَ وَاجِبٌ بِالاِجْمَاعِ فَهُوَ مِنْ فُرُوْضِ الْكَفَایَةِ وَارْجِعْ اِلٰی اِخْتِیَارِ اَهْلِ الْعَقْدِ فَیَتَعَیَّنُ عَلَیْهِمْ نَصْبُهٗ وَیَجِبُ عَلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ طَاعَتُهٗ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: ﴿یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (النساء: ۵۹)

ترجمہ جب اجماع امت سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ امام یا امیر المومنین کا مقرر کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب ہے اور وہ فرض کفایہ ہے اس کا تعلق اہل حل وعقد کے ساتھ ہے تو ان کے اہل حل وعقد حضرات پر امام کو مقرر کرنا واجب ہے اور پھر تمام مخلوق پر اس امام کی اطاعت کرنا لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمام اہل ایمان کو مخاطب کر کے فرمایا ہے "اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی اتباع کرو اور اپنے حاکموں کی (پیروی کرو)

امام یا خلیفہ سے کون مراد ہے؟

علامہ ابن خلدون "خلافت وامامت" اور خلیفہ وامام کی وضاحت ان الفاظ میں کرتے ہیں:

وَاِنَّ نِيَابَتَهُ عَنْ صَاحِبِ الشَّرِيْعَةِ فِي حِفْظِ الدِّيْنِ وَسِيَاسَةِ الدُّنْيَا تُسَمّٰى خِلَافَةً وَاِمَامَةً وَالْقَائِمُ بِهٖ خَلِيْفَةٌ وَاِمَامٌ (مقدمہ ابن خلدون: ۱۵۱)

ترجمہ دین کی حفاظت اور دنیا کی سیاست میں نبی کریم ﷺ کی نیابت کے باعث (ایسی حکومت کو) خلافت وامامت کہتے ہیں اور اس کا انتظام کرنے والا شخص خلیفہ یا امام کہلاتا ہے۔

خلیفہ یا امیر المومنین کی ضرورت

امام ابن تیمیہ نے امیر المومنین یا خلیفہ المسلمین کے فرائض بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

وَلِاَنَّ اللّٰهَ اَوْجَبَ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَتِمُّ ذٰلِكَ اِلَّا بِقُوَّةٍ اِمَارَةٍ وَكَذٰلِكَ سَائِرُ مَا اَوْجَبَهُ مِنَ الْجِهَادِ وَالْعَدْلِ وَاِقَامَةِ الْحَجِّ وَالْجُمَعِ وَالْاَعْيَادِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِقَامَةِ الْحُدُوْدِ وَلَاتَتِمُّ اِلَّا بِقُوَّةٍ وَالْاِمَارَةِ (السیاسۃ الشرعیہ ص ۷۷)

ترجمہ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا لازم کیا ہے اور یہ چیز امیر بنائے اور قوت پیدا کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اسی طرح جہاد کرنا، عدل وانصاف قائم کرنا، حج، جمعہ اور عیدوں کا اہتمام کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، شرعی حدود کو نافذ کرنا وغیرہ اور یہ امور سوائے طاقت وامارت کے پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتے۔

حافظ ابن کثیر نے فرائض خلیفہ شمار کرتے ہوئے خلیفہ یا امیر کی ضرورت واہمیت اس طرح بیان کی ہے:

فَيَفْصِلُ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَيَقْطَعُ تَنَازُعَهُمْ وَيَنْصُرَ مَظْلُوْمَهُمْ مِنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظَالِمِهِمْ وَيَتِمُّ الْحُدُوْدُ يَزجرِ عَنْ تَعَاطِي الْفَوَاحِشِ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةَ الَّتِيْ لَاتُمْكِنُ اِقَامَتَهُمْ اِلَّا بِالْحَسَامِ (تفسیر ابن کثیر ۱/۱۲۰)

ترجمہ امیر لوگوں کے اختلافات کا فیصلہ کرتا، ظالم کے مقابلے میں مظلوم کی امداد کرتا، شرعی حدود قائم کرتا، فواحش و منکرات پر (لوگوں کو) ڈانٹ پلاتا اور اس قسم کے دیگر ضروری امور سرانجام دیتا ہے جو کہ سوائے تلوار کے قائم نہیں ہو سکتے۔

امارت و خلافت کے مستحق کے اوصاف درج ذیل ہیں:

1 مسلمان ہو

جس طرح قرآن مجید میں ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء :59)

ترجمہ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب حکم ہوں۔

اولی الامر کے ساتھ مِنکُمْ کی قید سے اسلامی قائد کا مسلمان ہونا شرط معلوم ہوتا ہے۔

2 مرد ہو

جس طرح قرآن مجید میں ارشاد ہے: اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (النساء :34)

ترجمہ مرد عورتوں پر حاکم اور نگران ہیں کیونکہ اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے

ایک حدیث میں عورت کی قیادت کو عدم فلاح کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

قال رسول اللهﷺ من يفلح قوم ولوا امرهم امرأة (بخاری)

ترجمہ جناب رسالت مآبﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پا سکتی جس نے اپنا سربراہ عورت کو بنالیا۔

نیز اسلامی سربراہ ہی نماز باجماعت کی امامت کراتا ہے خطبہ جمعہ و عیدین دیتا ہے اور اس پر سب امت کا اتفاق ہے کہ عورت کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔ جمعہ و عیدین میں خطبہ اور امامت دونوں میں سے کسی امر میں بھی عورت کی امامت و خطابت درست اور صحیح نہیں اگر کوئی اقتدا کرے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکی نماز باطل ہو گی، اسلامی سربراہ ہی امیر حج ہوتا ہے لیکن عورت کی قیادت میں حج باطل ہے جنگ و جہاد، صلح وامن، عہدو پیمان، سفارت و نیابت کے تمام مسائل میں دوسرے ممالک کے ساتھ اسلامی سربراہ ہی قیادت کرتا ہے لیکن عورت ان تمام امور میں غیر محرم افراد سے میل جول کی مجاز نہیں ہے

3 عاقل بالغ ہو

جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے :

﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا﴾(النساء : 5)

ترجمہ اپنے اموال ان بے وقوفوں کو نہ دو جن اموال کا اللہ نے تمہیں محافظ بنایا ہے۔

5،4 صاحب علم دین اور صاحب طاقت جسمانی ہو (بہادر)

جس طرح قرآن مجید میں ہے :

﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ﴾(البقرة : 247)

ترجمہ بے شک اللہ نے اسے (طالوت کو) تم پر (بادشاہی کیلئے) منتخب فرمایا ہے کیونکہ اللہ نے اسے علم بھی زیادہ دیا ہے اور جسمانی طاقت بھی زیادہ عطا فرمائی ہے۔

جہاد کی قیادت، جنگوں میں شرکت اسلامی سربراہ کے فرائض سے ہے اگر وہ بزدل اور کمزور و ناتواں ہو تو اسلامی لشکر میں حوصلہ شکنی ہو گی لہذا بہادر شجاع اور اہل علم و فضل اور طاقتور اور بہادر ہونا ضروری ہے اور فنون سپہ گری کا عالم ہونا ضروری ہے۔

6 نیک پرہیز گار ہو

جس طرح قرآن مجید میں مذکور ہے :اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰكُمْ(الحجرات : 13)

ترجمہ بے شک اللہ کے نزدیک سب سے عزت والا وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار و متقی ہے۔

7 عادل اور منصف مزاج ہو

جس طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْمُقْسِطِيْنَ (المائدۃ: 22)

ترجمہ اگر تو فیصلہ کرنا چاہے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر وبے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

دوسرے مقام پر ہے :يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ(المائدۃ: 95)

ترجمہ اس کا فیصلہ تم (ایمانداروں) سے دو عادل افراد کریں۔

8 قریشی ہونا

جیسے حدیث بخاری میں ہے اَلائِمَةُ مِنْ قُرَيْشٍ

امام نووی اگرچہ اس شرط کو لازم کہتے ہیں لیکن یہ شرط احقیت اورباعث ترجیح ہے تفصیل فتح الباری میں ہے۔

خلیفہ یا امیر کی صفات

قاضی ابو یعلی حنبلی نے اپنی کتاب ''الاحکام السلطانیہ'' میں امیر المومنین یا خلیفۃ المسلمین کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا پایا جانا لازم قرار دیا ہے :

وَاَمَّا اَهْلُ الاِمَامَةِ فَيُعْتَبَرُ فِيْهِمْ اَرْبَعَةُ شُرُوْطٍ اَحَدُهَا اَنْ يَكُوْنَ قُرَشِيًّا مِنَ الصَّمِيْمِ الثَّانِي :اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى صِفَةٍ مَنْ يَّصْلَحُ اَنْ يَكُوْنَ قَاضِيًا مِنَ الْحُرِيَّةِ وَالْبُلُوْغِ وَالْعَقْلِ وَالْعِلْمِ وَالْعَدَالَةِ ،الثالث:اَنْ يَكُوْنَ قَيِّمًا بِاَمْرِ الْحَرْبِ وَالسِّيَاسَةِ وَاِقَامَةِ الْحُدُوْدِ وَلاَ تَلْحَقُهُ رَاْفَةً فِيْ ذَالِكَ وَالذَّبِّ عَنِ الاُمَّةِ ،وَالرَّابِعُ :اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ اَفْضَلِهِمْ فِي الْعِلْمِ وَالدِّيْنِ

ترجمہ امیر المومنین میں چار شرائط کا اعتبار کیا جاتا ہے :

1. خالص قریشی ہو۔
2. اس میں وہ تمام صفات پائی جائیں جو شرعی قاضی میں پائی جانا ضروری ہیں مثلاً آزاد ہونا بالغ ہونا، عاقل ہونا، عالم ہونا اور عادل ہونا۔
3. جہاد، سیاست اور اقامت حدود کی پوری انتظامی صلاحیت رکھتا ہو اور اس سلسلے میں نرمی مانع نہ ہو اور وہ امت کا دفاع کر سکتا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❹ سب لوگوں سے علم اور دین پر عمل کرنے میں افضل ہو۔

امیر یا خلیفہ کے لئے قریباً مذکورہ صفات **"اکلیل الکرامة فی مقاصد الامامة"** (صفحہ ۷۰) پر بھی بیان کی گئی ہیں اور **ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء** مقصد اول شرائط استحقاق خلافت میں نہایت تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔(۱۸ تا ۲۰)

امیر یا خلیفہ کے قریشی ہونے والی صفت کے علاوہ دیگر تمام صفات میں سب اہل علم کا اتفاق ہے۔ قریشی ہونے میں دو گروہ ہیں: امام نوویؒ اور ان کے معاصرین (ہم زمانہ لوگوں) کے نزدیک امام کا قریشی ہونا لازمی ہے اور اس سلسلہ میں وہ تمام احادیث پیش کرتے ہیں جن میں امام کے لئے قریشی ہونے کی صفت کا ذکر ہے۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ اور اکثر متاخرین کے نزدیک قریشی ہونا بہتر ہے لازم نہیں۔ مولانا ابو الکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "مسئلہ خلافت اور جزیرہ نمائے عرب" میں اس پر سیر حاصل بحث کی ہے اور قریشی ہونے کو شرط حقیت (لازمی شرط) کی بجائے شرط احقیت (شرط افضیلت) قرار دیا ہے اور یہی بات زیادہ بہتر معلوم ہوتی ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ کی رائے بھی یہی ہے۔

طرزِ انتخاب

امام یا امیر کی صفات وخصائل سے زیادہ اہم بات امیر کا طریق انتخاب ہے اور اسی پر ہمارے ارباب جمعیت اہل حدیث اور اصحاب دعوت وارشاد کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

اول الذکر فریق کا خیال ہے کہ امت کسی طریقے سے بھی امیر کے انتخاب پر متفق ہو جائے وہ شرعی انتخاب کہلائے گا۔ اس دعویٰ پر وہ خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کے جداگانہ طریق انتخاب سے استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان مذکورہ چار جداگانہ طریق کے علاوہ کوئی پانچواں طریقہ بھی سامنے آجائے جس کے ذریعہ قوم کے اتفاق سے امیر منتخب ہو جائے تو وہ شرعی امیر کہلائے گا خواہ موجود جمہوری طریق ہی کیوں نہ ہو۔

لیکن موخر الذکر احباب کے نزدیک کوئی ایسا طریق ہونا لازمی ہے جس کا قرآن وحدیث میں ذکر ہو یا کم از کم صحابہ سے ثابت ہو۔ تادم تحریر اس نظریہ کے حاملین حضرات کی طرف سے کوئی طریقہ پیش کرنے کی اطلاع راقم الحروف کو نہیں ملی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفاء اربعہ کا طریق انتخاب

ہمارے اکثر اہل علم کا خیال ہے کہ خلفاء اربعہ کا انتخاب کسی ایک طریقے سے نہیں ہوا بلکہ ہر ایک کے انتخاب کے وقت جدا جدا طریق اختیار کیا گیا چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صرف مدینہ منورہ کی ایک جماعت نے منتخب کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا انتخاب نہیں ہوا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذاتی صوابدید سے نامزدگی ہوئی ہے البتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اہل علم واہل تقویٰ عشرہ مبشرہ کے بقید حیات حضرات نے منتخب کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صرف باغیوں نے منتخب کیا۔

اور بعض تاریخی دستاویزات کے سطحی مطالعہ سے یہی بات مترشح ہوتی ہے لیکن اگر گہرا تجسس کیا جائے تو تمام خلفاء کے انتخاب میں ایک چیز متفق اور ہر جگہ کار فرما نظر آتی ہے میں اہل علم پر تنقید نہیں کرتا البتہ اگر انہیں بھی اس سے اتفاق ہو تو اتحاد امت کے لئے ایک ایسا انتخاب امیر اپنایا جاسکتا ہے جو خلفاء اربعہ کے طریق انتخاب سے ہم آہنگ ہے اور اس لئے بھی کہ ہم جس عقیدہ اور جماعت سے تعلق رکھتے ہیں اس کا دعویٰ ہے کہ دین مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس میں قیامت تک آنے والے مسائل کا حل موجود ہے۔

لہٰذا راقم الحروف کی ذاتی رائے ہی نہیں بلکہ تاریخی شواہد سے بھی مستنبط ہے کہ خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کا انتخاب چار جداگانہ طریقوں سے نہیں بلکہ صرف ایک طریقے سے ہوا ہے اور یہ کہ امت کے اہل علم اور اہل تقویٰ نامور شخصیات کے مشورے سے سب کو منتخب کیا گیا جس کے لئے چند دلائل و شواہد ملاحظہ ہوں :

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتخاب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار کے دونوں خاندانوں (اوس و خزرج) کے تمام بڑے بڑے اصحاب جمع ہوئے اور مہاجرین مکہ کی طرف سے حضرت ابوبکر، حضرت عمر فاروق اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم اجمعین شریک ہوئے۔ انتخاب خلیفہ کے لئے انصار کی طرف سے سعد بن عبادہ اور مہاجرین کی طرف سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام پیش ہوئے۔ سب مہاجرین اور انصار نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ بلکہ خود حضرت سعد رضی اللہ عنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بھی ان کی بیعت کر لی اس وقت تمام جلیل القدر صحابہ مدینہ منورہ میں مقیم تھے اس لئے کسی دوسرے علاقے سے نمائندگی کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

چنانچہ "محاضرات تاریخ الامم الاسلامیہ" میں ہے :

وَبِهٰذَا تَمَّتْ بَيْعَةُ أَبِيْ بَكْرٍ لِاَنَّ الْجَمْهُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ بَايَعَهُ وَكَانَ كِبَارُ الصَّحَابَةِ كُلُّهُمْ اِذْ ذَاكَ فِي الْمَدِيْنَةِ (محاضرات تاریخ الامم الاسلامیہ ا/۱۶۹)

ترجمہ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت پایہ تکمیل کو پہنچی کیونکہ جمہور مسلمانوں نے ان کی بیعت کی اور اس وقت تمام بڑے بڑے صحابہ مدینہ میں موجود تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتخاب

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی نیابت کے لئے حضرت عمر فاروق کو اپنی ذاتی رائے کے ساتھ نامزد نہیں کیا بلکہ اپنی بیماری کے دنوں میں تمام بڑے بڑے صحابہ سے مشورہ لینا شروع کر دیا تھا اور جو شخص بھی بیمار پرسی کے لئے آتا اس سے مشورہ کرتے حتیٰ کہ سب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بنانے پر اتفاق کیا اس کے بعد مسجد نبوی میں لوگوں کو جمع کر کے مشورہ طلب کیا، سب کے مشورے کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانشینی کی وصیت لکھوائی۔

(محاضرات تاریخ الامم الاسلامیہ ا/ ۱۹۶، ۱۹۷)

گویا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نامزدگی نہ تھی، بلکہ صحابہ کے مشورے سے انتخاب کا اعلان تھا جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے تحریر کروایا۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا انتخاب

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زخمی ہونے کے بعد صحابہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنا جانشین بنانے کو کہا تو انہوں نے ایسے چھ افراد پر مشتمل ایک سب کمیٹی بنا دی جو عشرہ مبشرہ میں سے بقید حیات تھے کہ صرف انہیں میں سے کسی کو خلیفہ منتخب کیا جائے وہ یہ تھے :

حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد، زبیر بن عوام اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہم (اگرچہ اس وقت حضرت طلحہ مدینہ منورہ میں موجود نہ تھے پھر بھی ان کا نام خلیفہ کی اہلیت والوں میں شامل کر دیا تاہم وہ بعد میں بھی تشریف نہ لا سکے) اور طریق کار بھی طے کر دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تین دن کے اندر خلیفہ کا انتخاب کیا جائے۔

اس عرصہ میں امامت نماز کے فرائض حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو سونپ دیئے گئے اور حضرت مقداد کو کہا کہ جس وقت مجھے دفن کر کے فارغ ہو جاؤ اس وقت کمیٹی کے افراد کو ایک مکان میں جمع کرنا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اجلاس میں شامل کر لینا لیکن خلیفہ نہ بنانا۔

چنانچہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے گھر اس کمیٹی کے پانچوں افراد کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر کو جمع کیا۔ ابو طلحہ کو دربان کھڑا کیا، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی رائے کے مطابق چھ کی بجائے انتخاب امیر کا کام تین افراد کے سپرد کیا گیا جن میں حضرت علی، حضرت عثمان اور خود حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم شامل تھے اور عبدالرحمٰن بن عوف نے ہی رائے دی کہ جو شخص خلافت سے دستبردار ہوگا وہ خلیفہ کے انتخاب کیلئے رائے طلب کرے۔ حضرت عثمان اور علی رضی اللہ عنہما دونوں خاموش رہے اور خود حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے دستبرداری کا اظہار کیا اور رائے عامہ معلوم کرنے والے (الیکشن کمشنر) مقرر ہوئے۔ چنانچہ تین دن اور تین راتوں تک آراء طلب کرتے رہے اور صحابہ کی اکثریت کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو، طبری ۳ / ۲۹۲ ابن الاثیر ۳ / ۳۴، ۳۵ محاضرات ۱ / ۲۲، ۲۴ الامامۃ و السیاسۃ لابن قتیبہ ۱ / ۲۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا انتخاب

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے انتخاب کو باغیوں کا انتخاب نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ بھی اہل علم و تقویٰ صحابہ و تابعین کا انتخاب تھا اگرچہ باغیوں نے اس کا اعلان کیا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ جمہور صحابہ و تابعین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کو قبول نہیں کریں گے نیز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتخاب کے وقت شوریٰ کے انتخاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ دوسرے نمبر پر تھے اس لحاظ سے بھی اسے قوم کا انتخاب ہی کہا جا سکتا ہے۔

اور معتبر تواریخ سے پتہ چلتا ہے کہ جب باغیوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں ایسا کرنے کا اختیار نہیں یہ تو اہل شوریٰ اور اہل بدر کے کرنے کا کام ہے۔ جسے اہل شوریٰ اور اہل بدر خلیفہ بنانا چاہیں گے وہ خلیفہ ہوگا۔ لہٰذا ہم جمع ہوں گے اور غور کریں گے۔ (الامامۃ والسیاسۃ لابن قتیبۃ ۲ / ۴۱، طبری ۳ / ۴۵۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ پہلے یا مجلس شوریٰ؟

آج کل یہ موضوع بھی زیر بحث ہے کہ مجلس شوریٰ کو پہلے عوام منتخب کریں پھر وہ منتخب شوریٰ خلیفہ کا انتخاب کرے؟ یا خلیفہ منتخب ہو کر مجلس شوریٰ کو نامزد کرے؟

اہل علم پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ خلفاء اربعہ مجلس شوریٰ کو نامزد کرتے رہے ہیں مگر آج کے جدید دور میں عوام کی طرف سے مجلس شوریٰ کا انتخاب ہوتا ہے اور وہ شوریٰ خلیفہ یا صدر منتخب کرتی ہے، یہ طریقہ انتخاب خالص جمہوریت کی پیداوار ہے۔ اسلامی حکومت میں خلیفہ ہی مجلس شوریٰ، مجلس عاملہ اور کابینہ کا تقرر کرتا ہے۔ مورخ بلاذری نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دو مجالس شوریٰ کا ذکر کیا ہے۔ ایک صرف مہاجرین اور دوسری مہاجرین اور انصار دونوں پر مشتمل تھی جس کی تشبیہ ہم قومی اسمبلی اور سینٹ سے دے سکتے ہیں۔ تاہم وہ دونوں عوام کی منتخب نہ تھیں بلکہ خلیفہ کی نامزد تھیں۔ چنانچہ موصوف لکھتے ہیں:

كَانَ لِلْمُهَاجِرِيْنَ مَجلِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ عُمَر رضی اللہ عنہ يَجلِسُ مَعَهُمْ وَيُحَدِّثُهُم مِمَّا يَنْتَهِيْ اِلَيْهِ مِنَ الآفَاقِ وَقَالَ يَوْمًا مَا اَدْرِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ لِلْمَجُوْسِ

ترجمہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی) ایک مجلس (شوریٰ) صرف مہاجرین پر مشتمل تھی جس کا اجلاس مسجد نبوی میں ہوتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس مجلس میں خود شریک ہوتے اسلامی قلمرو کے دور دراز سے آنے والے مسائل پر غور کرتے۔ چنانچہ ایک دن فرمانے لگے کہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آتی کہ مجوسیوں کے ساتھ کیا سلوک کروں؟

دوسری مجلس کے اراکین میں سے درج ذیل مہاجرین کے اسماء گرامی تھے:

حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اور انصار میں درج ذیل حضرات تھے: حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اجمعین

صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ "باب وامرھم شوری بینھم"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس شوریٰ کی وضاحت اس طرح مذکور ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَكَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَشُوْرَةِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ كُهُوْلاً كَانُوْا وَشُبَّانًا وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس شوریٰ کے اراکین قراء حضرات تھے خواہ بوڑھے ہوں یا جوان اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن پاک کے حکم کے مطابق فوراً رک جانے والے تھے۔

اسی باب کے تحت صحیح بخاری میں ہے:

كَانَتِ الائِمَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَشِيْرُوْنَ الأُمَنَاءَ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فِي اُمُوْرِ الْمُبَاحَةِ لِيَاْخُذُوْا بِاَسْهَلِهَا فَاِذَا وَضَعَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ يَتَعَدُّوْهُ اِلَى غَيْرِهِ اِقْتِدَاءِ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری)

ترجمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آنے والے امیر المومنین (اپنے اپنے زمانہ میں) قابل اعتماد اہل علم سے مباح امور میں مشورہ کیا کرتے تھے، تاکہ آسان کام کو اختیار کر سکیں اور جب قرآن و حدیث سے کوئی مسئلہ واضح ہو جاتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی دوسرے شخص کی بات کی طرف رجوع نہ کرتے۔

مذکورہ جملہ کے تحت حافظ ابن حجر نے حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بہت سے امور میں مشاورت کا تذکرہ کیا ہے اور انکے طریق کار کا ذکر بھی کیا ہے:

كَانَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ اِذَا وَرَدَ عَلَيْهِ اَمْرٌ نَظَرَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدَ فِيْهِ مَايَقْضِىْ بِهِ بَيْنَهُمْ قَضَى بِهِ وَاِنْ عَلِمَهُ مِنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَضَى بِهِ وَاِنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَخَرَجَ فَيَسْاَلُ الْمُسْلِمِيْنَ عَنِ السُّنَّةِ فَاِنْ اَعْيَاءُ ذٰلِكَ دَعَا رُؤْسَ الْمُسْلِمِيْنَ وَعُلَمَاءُ هُمْ وَاسْتَشَارَهُمْ وَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ (فتح الباری)

ترجمہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب کوئی معاملہ پیش آتا تو کتاب اللہ سے اس کا حل تلاش کرتے اور اگر اس کا حل سنت سے ملتا تو اس کے مطابق فیصلہ کرتے اور اہل علم سے سنت کے متعلق پوچھتے پھر کبار علماء کو بلا کر مشورہ کرتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی طریقہ تھا۔

کیا امیر شوریٰ کی رائے کا پابند ہے؟

جس مسئلہ میں قرآن و حدیث کی نص موجود ہے اس میں مجلس شوریٰ کی رائے طلب کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری نہیں اور جس مسئلہ میں کوئی واضح دلیل موجود نہ ہو اس میں امیر المومنین کے لئے ضروری ہے کہ مجلس شوریٰ سے رائے اور دلیل طلب کرے، لیکن امیر ان کے ہر فیصلے کی تابعداری کرنے کا پابند نہیں بلکہ قرآن وحدیث کا پابند ہے۔ چنانچہ امام شافعی کا قول ہے :

اِنَّمَا یُؤمَرُ الْحَاکِمُ بِالْمَشْوَرَۃِ لِکَوْنِ الْمُشِیْرُ یُنَبِّھُہُ عَلَی مَا یَفْعَلُ عَنْہُ وَیَدُلُّہُ عَلَی مَالاَ یَسْتَحْضِرُ مِنَ الدَّلِیْلِ لاَ لِیُقَلِّدَ الْمُشِیْرُ فِیْمَا یَقُوْلُہُ فَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ ھٰذَا لاَحِدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (فتح الباری ۳ / ۹۳۳۸)

ترجمہ: حاکم وقت کے لئے ضروری ہے کہ وہ (اہل علم سے)مشورہ کرے تاکہ مشورے والا شخص اسے ایسی بات سے آگاہ کرے جس سے وہ غافل تھا اور ایسی دلیل بتائے جو اس کے ذہن میں حاضر نہ تھی، مشورہ دینے والے کی بے دلیل بات ماننا اس کے لئے ضروری نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ مقام رسول اکرم ﷺ کے سوا کسی کو نہیں دیا۔

اس مقام پر حافظ ابن حجر نے خلفاء اربعہ کے بہت سے امور میں مشاورت کا تذکرہ کیا ہے جن میں انہوں نے مشورہ دینے والوں کی رائے کو قبول نہیں کیا اسی طرح ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جیش اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روانگی کو روکنے والوں کا مشورہ نہیں مانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طاعون عمواس کے موقع پر سالار لشکر حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کی رائے کے مشورہ کو تسلیم نہیں کیا اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ امیر المومنین جیسے بلند منصب پر اس شخصیت کو فائز کیا جاتا ہے جس کا علم و فضل رائے اور اجتہاد سب اہل علم و فضل پر فائق ہوتا ہے۔ اس لئے اسکی تحقیقی رائے حتیٰ کہ اہل مشاورت کے برعکس بھی اسکی رائے کو قبول کرنے میں کسی کو تامل نہیں ہوتا اور وہ امیر المومنین بھی صرف اسی صورت میں اپنی رائے کو ارباب مشورہ کی رائے پر ترجیح دیتا ہے جب وہ اپنی رائے کو اقرب الی الصواب سمجھتا ہو اور ایسے شخص کو فیضان الٰہی کی تائید کے باعث بھی ترجیح ہوتی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور جمہوریت

جمہوریت کے خدوخال

آج کل پاکستان کی طرح بہت سے اسلامی ممالک میں بھی جمہوریت کو نظام مملکت کی بنیاد بنایا جارہا ہے اور اس کے ساتھ اسلامی کا لفظ لگا کر اسلامی جمہوریت کو اسلامی نظام ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی جارہی ہے اس لئے ضروری ہے کہ جمہوریت کے خدوخال اور احوال و آمال سے پردہ اٹھایا جائے تاکہ دینی ذہن رکھنے والے حضرات کو اس کی شرعی حیثیت واضح ہو سکے۔

جمہوریت کی تاریخ

جمہوریت کی ابتداء 4 اگست 1879ء کو فرانس سے ہوئی جنہوں نے جمعیت وطنیت فرانس کے نام سے ایک تنظیم قائم کی اور اس کا ایک منشور مرتب کیا جس کا نام منشور انقلاب رکھا گیا۔ اور جسے منشور آزادیٔ فرانس کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

جمہوریت کے بانی

اس جمعیت کے بانی وہ لوگ تھے جو ایک طرف تو کلیسا کے بے حساب مظالم اور ہوش ربا ٹیکسوں سے تنگ آچکے تھے۔ اور دوسری طرف بادشاہ کے ظلم واستبداد اور ناروا ٹیکسوں سے چور ہو چکے تھے، اس طرح وہ مذہب سے متنفر اور بادشاہت سے بیزار ہو چکے تھے۔

جمہوریت کا خلاصہ

انہوں نے اس منشور کی بنیاد انہی دو امور پر رکھی اور مساوات کے نام سے جو منشور ترتیب دیا اس کا خلاصہ درج ذیل ہے جس کو مشہور فرانسیسی مورخ **سی ایچ سیسگنوبس** (Ch. Seignobos) نے اپنی مشہور کتاب "تاریخ انقلاب" میں ذکر کیا ہے۔ خلاصہ درج ذیل ہے:

1 استیصال حکم ذاتی

یعنی حکم کا حق شخص واحد کی بجائے افراد کے ہاتھ میں جائے اور کسی شخص کی ذات اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان کو حکم میں کوئی دخل نہ ہو اور قوم ہی ملک کے پریذیڈنٹ کا انتخاب کرے اور وہی اس کے عزل ونصب کا اختیار رکھتی ہو۔

2۔ مساوات عامہ

اس مساوات کی بہت سی اقسام وانواع ہیں :

(ا) مساوات جنسی (ب) مساوات خاندانی (ج) مساوات مالی (د) مساوات قانونی

(ر) مساوات ملکی وشہری وغیرہ

ان تمام امور میں بادشاہ یا اہل کلیسا کو کسی قسم کی ترجیح نہیں ہے

3۔ خزانہ ملکی

ملک کی تمام آمدن ملک کی ملکیت ہو اس میں بادشاہ یا کلیسا کا کوئی تسلط یا ترجیح نہ ہو۔

4۔ حکومت

ملک پر حاکمیت عوام کی ہو اور اقتدار اعلیٰ عوام کے پاس ہو اکثریت سے جس کو چاہیں مسند حکومت پر بٹھائیں اور جس سے چاہیں چھین لیں۔ شاہی خاندان یا ارباب کلیسا کو کسی قسم کی ترجیح نہ ہو۔

5۔ حریت رائے

عوام الناس، اخبارات، پریس اور مطبوعات پر ہر قسم کی پابندی نہ ہو وہ جو چاہیں اظہار رائے کریں اس سلسلہ میں بادشاہت اور کلیسا کی طرف سے کسی قسم کی پابندی عائد نہ کی جائے۔

ارکان جمہوریت

مذکورہ بالا خلاصہ سے ارباب جمہوریت نے درج ذیل ارکان خمسہ مستنبط کئے ہیں جنہیں جمہوریت کی روح قرار دیا جاتا ہے۔ اور جن میں سے کوئی ایک رکن بھی ختم یا حذف کر دیا جائے تو اہل جمہوریت کے نزدیک جمہوریت کی گاڑی پٹڑی سے اتر جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اس پورے نظام جمہوریت کو ان کے الفاظ میں اس طرح بیان کیا جاتا ہے :

Goverment of people by the people for the people.

(Ibrahim Linkon)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ لوگوں پر لوگوں کی ایسی حکومت جسکے تمام قوانین لوگوں کے وضع کردہ ہوں۔

اس اصول کے تحت ارکان خمسہ درج ذیل تجویز کئے گئے ہیں :

1. حق بالغ رائے دہی بشمول خواتین (سیاسی و جنسی مساوات)
2. ہر ووٹ کی یکساں قیمت
3. درخواست برائے نمائندگی اوراس کے جملہ لوازمات
4. سیاسی پارٹیوں کا وجود
5. کثرت رائے سے فیصلہ

جمہوریت کے مؤیدین

جمہوریت کی ابتداء فرانس کے یہودیوں نے شہنشاہیت اور کلیسا سے بغاوت کے طور پر کی پھراس کی تائید میں وہ تمام لوگ سرگرم عمل ہو گئے جو تمام ادیان سے برگشتہ تھے اور بادشاہوں کے ناروا سلوک سے تنگ آ کر انتقامی کاروائی کرنا چاہتے تھے اسی طرح وہ لوگ جو معاشی مشکلات سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتے تھے اس تحریک میں شریک ہو کر دوسروں کی املاک پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھتے تھے۔ اوراس کے پیچھے دراصل وہ سرمایہ دار یہودی تنظیمیں تھیں جو مال ودولت کے ذریعہ غرباء کو اپنا تختہ مشق ہمیشہ کیلئے بنانا چاہتے تھے اور اس طرح وہ کہنہ مشق سیاست دان بھی اس جمہوریت کے مویدین میں نظر آنے لگے۔ جو اپنی شاطرانہ چالوں سے عوام الناس کو اپنے دام تزویر میں پھانسے رکھنا چاہتے ہیں جو عوام کو اقتدار اعلیٰ کا جھانسہ دے کر ان پر اپنا تسلط قائم رکھنا چاہتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمہوریت کی وضاحت

مناسب یہ معلوم ہوتا ہے جمہوریت کے ارکان خمسہ کی تشریح خود ارباب جمہوریت کی زبانی معلوم کی جائے ملاحظہ فرمائیں:

1 حق بالغ رائے دہی بشمول خواتین

یہ اصول دراصل استیصال حکم ذاتی کا ہی دوسرا نام ہے جس میں کلیسا یا بادشاہ سے اختیار چھین کر عوام کے سپرد کیئے گئے ہیں چنانچہ مشہور فرانسیسی مفکر بودن (Bodin) اس کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

اقتدار اعلیٰ شہریوں اور رعایا پر ریاست کا وہ برتر اختیار ہے جو کسی قانون کا پابند نہیں ہوتا۔

امریکی مصنف برجس (Burgess) اس کی یوں تعریف کناں ہے:

اقتدار اعلیٰ ہر فرد پر اور افراد کے تمام اداروں پر اصلی حاوی، مطلق اور غیر محدود اختیار کا نام ہے

فرانسیسی مفکر روسو (Roasseau) کی تعریف درج ذیل ہے:

اقتدار اعلیٰ مطلق، قطعی، نا قابل تقسیم اور نا قابل انتقال اختیار کو کہتے ہیں:

مذکورہ تعریفات سے مقتدر اعلیٰ کے درج ذیل اوصاف نظر آتے ہیں:

(ا) مطلق العنان ہو (ب) مستقل بالذات ہو (ج) جامع ہو (د) منفرد حیثیت کا مالک ہو (ر) نا قابل زوال ہو (س) نا قابل تقسیم ہو (ص) نا قابل انتقال ہو۔

2 مساوات عامہ

اس کی مختلف اقسام ہیں: ہر ایک کی وضاحت پیش خدمت ہے۔

مساوات جنسی: اس سے مقصود یہ ہے کہ مرد اور عورت کے اختیارات مساوی ہوں۔ حقوق اور مراعات بھی ایک جیسی ہوں۔ ووٹ سے چل کر صدر مملکت تک تمام معاملات میں مرد اور عورت کا یکساں درجہ ہے۔ حتیٰ کہ گھریلو اور نجی امور میں بھی عورت کو مرد سے کم نمائندگی نہیں ہے۔

مساوات خاندانی

اس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی خاندان کو دوسرے خاندان پر کسی قسم کی برتری حاصل نہیں اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نتیجہ میں ان کے نزدیک سربراہ مملکت کسی مخصوص خاندان میں سے نہیں ہو سکتا بلکہ ہر خاندان سے بادشاہ بنایا جا سکتا ہے۔

مساوات معاشرتی

اس مساوات سے اربابِ جمہوریت نے معاشرہ کے ہر فرد کو برابر کا شریک ثابت کرنے کی کوشش کی ہے حتی کہ امیر و غریب، کالے گورے، چھوٹے بڑے، مرد وزن اور عالم و جاہل کو ایک پلیٹ فارم پر کھڑا کرنے کی سعی کی ہے بلکہ حاکم و محکوم اور آقا و غلام میں مساوات کرنے کا دعویٰ کیا ہے

مساوات مالی

اس شق سے وہ سرمایہ دار اور غریب کا درجہ یکساں کرنا چاہتے تھے اور امیر و غریب میں سے ہر ایک کو ملک و ملت میں برابر نمائندگی کا حق دینا چاہتے تھے۔

مساوات قانونی

بادشاہت میں عوام کے لئے جو قانون ہوتا ہے خود بادشاہ اور اس کا خاندان اس سے مستثنیٰ ہوا کرتا ہے۔ اس شق کے لحاظ سے اہل جمہوریت نے بادشاہت کیلئے یہ مراعات ختم کر دی ہیں اور سب کیلئے یکساں قانون وضع کرنے کو کہا ہے۔

مساوات ملکی و شہری

یہ شق بھی گذشتہ شقوں کی وضاحت ہی ہے کہ ملک اور شہر کے ہر فرد کو شاہی خاندان کے سے حقوق حاصل ہیں اور ہر شہری سربراہ مملکت بن سکتا ہے۔

3 خزانہ ملکی

ملک کا خزانہ تمام ملک و قوم کی ملکیت ہے اس شق کے لحاظ سے بادشاہ یا شاہی خاندان کے تصرف اور عوام کے اخراجات میں کوئی فرق نہ ہو جبکہ شہنشاہیت میں ملکی خزانہ صرف بادشاہ کی ملکیت ہوا کرتا ہے۔

4 حکومت

اس شق سے اہل جمہوریت یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ملک میں اقتدار اعلیٰ صرف عوام کا ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو قانون چاہیں وضع کریں اور جس طرز کی حکومت کو تشکیل دینا چاہیں انہیں اسکا ملکی اختیار حاصل ہے

5 حریت رائے

شاہی حکومتوں میں رعایا میں سے کسی شخص کو آزادی کی رائے کا اختیار نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اپنے ضمیر کی آواز کا اظہار کرنے کے مجاز ہوتے ہیں۔ اس شق کے لحاظ سے اہل جمہوریت ہر قسم کی رائے کی آزادی کا اختیار عوام کو دیتے ہیں۔ خواہ وہ کلیسا اور مذہب کے خلاف کچھ کہیں یا بادشاہ اور شاہی خاندان کے خلاف کچھ بیان کریں۔ بلکہ اس شق کے ذریعہ ہر شخص کو ہر شخص کی پگڑی اچھالنے، تردید کرنے اور حق وصواب کی بھی تردید کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔

ارکان جمہوریت کا شرعی جائزہ

جمہوریت کے ارکان خمسہ کو اسلام کی اور عقل سلیم کی نظر سے دیکھا جائے تو اس کا چہرہ نہایت قبیح، خدوخال حد درجہ بدشکل اور اس کے قواعد انتہائی مضحکہ خیز بلکہ خلاف عقل و نقل نظر آتے ہیں کہ اگر کوئی شخص انصاف کے ترازو میں انہیں تولے تو ان کا کوئی وزن معلوم نہیں ہوتا اور جو لوگ ان ارکان خمسہ کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے ہیں ان کی عقل و دانش پر ہنسی آتی ہے کہ جن قواعد و قوانین کو انہوں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے ترتیب دیا ہے اس میں اس قدر خامیاں اور کوتاہیاں موجود ہیں کہ ادنی تامل کرنے والا انسان انگشت بدنداں رہ جاتا ہے بلکہ یہ قوانین انسانیت کے چہرہ پر بدنما دھبہ ہیں جو دھویا بھی نہیں جاسکتا۔

اس کے مقابلہ میں اسلام کے اصول و قواعد اور دساتیر و قوانین اس قدر جامع، مانع اور سائنٹیفک ہیں کہ انسانیت کی کامیابی و کامرانی، فلاح و بہبود اور خوشحالی کی اعلیٰ ضمانت فراہم کرتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ ارباب جمہوریت نے قوانین اسلام سے خوشہ چینی کی ہے لیکن اسلام دشمنی کے پیش نظر ان قواعد کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے حتیٰ کہ عقل دشمنی کی حدیں بھی پھلانگ گئے ہیں اور جہالت وضلالت کی پرپیچ اور اتھاہ وادیوں میں جا گرے ہیں وہ گم گشتہ منزل کے بھٹکے ہوئے راہی نظر آتے ہیں۔

درج ذیل سطور میں ہم فہم و فراست کے دریچوں سے جھانک کر ارباب سیاست کی بھول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلیوں اور ٹامک ٹویوں کا نظارہ کرینگے اور قرآن وحدیث کے سنہری پختہ اور آزمودہ قواعد و ضوابط کی روشنی میں جمہوریت پرست حضرات کے وضع کردہ ارکان خمسہ کا جائزہ پیش کریں گے۔ اور اسکے ساتھ ہی نظریہ پاکستان کے خالق مفکر ملت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کے کلام اور بانی پاکستان جناب محمد علی جناح کے فرمودات سے ارباب جمہوریت کی یاوہ گوئی پر مہر تصدیق ثبت کرینگے۔ اور یہ بھی بتائیں گے کہ جمہوری ممالک میں قوم وملک کے خزانہ کو بے دریغ خرچ کر کے عوام کے ساتھ کس قدر انسانیت سوز سلوک کیا جاتا ہے۔ اور حزبِ اقتدار اور حزبِ اختلاف کی ایک دوسرے کے خلاف کس طرح کی ہاتھاپائی اور کشتی ہوا کرتی ہے۔ اور اکھاڑ پچھاڑ، طمع ولالچ اور رشوت وسفارش بلکہ دھونس دھاندلی کا بازار کس قدر گرم رہتا ہے اور کس قدر پارٹی بازی، کنبہ پروری اور اقرباء نوازی کی سیاست کی جاتی ہے۔

علامہ اقبال ؒ نے خوب کہا ہے ؎

دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب
تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری
ہے وہی ساز کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردے میں نہیں غیر از نوائے قیصری

حق بالغ رائے دہی بشمول خواتین کا جائزہ

یہ وہ اصول ہے جو جمہوریت کی اساس اولین کہلاتا ہے اور اس کا دوسرا نام "کثرت رائے معیار حق" بھی رکھا جاتا ہے کہ حق وباطل کا معیار صرف افراد قوم کی کثرت وقلت ہے۔

اسلام کی نگاہ میں یہ عین جہالت کا پلندہ اور ضلالت کا کرشمہ ہے قرآن وحدیث میں کثرت کی علامت کو جہالت وضلالت قرار دیا گیا ہے چنانچہ قرآن مجید نے مختلف مقامات پر اکثریت کو بے علم بے ایمان، بے عقل، فاسق، کافر، مشرک، شکر نہ کرنے والے اور حق بات سے کراہت محسوس کرنے والے کہا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اکثریت بے علم ہے

قرآن مجید میں اکثریت کو پچیس مقامات پر بے علم کہا گیا ہے جن میں سے بارہ مقامات پر ولکن اکثر النَّاس لاَ یَعلَمُونَ کہا ہے جو درج ذیل ہے: الاعراف: 187، یوسف: 21، 40، 68

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النحل :38،الروم :3،6،سبا :28،36،غافر :57،الجاثیہ :26،الانعام :34

اور مندرجہ ذیل تیرہ مقامات پر اَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْلَمُوْنَ فرمایا ہے :الانعام :37،یونس :55

النحل :75،101،الانبیاء :24،النمل :61،القصص :13،57،لقمان :25الزمر :29، 49

الدخان :39،الطّور :47

اکثریت بے ایمان ہے

تیرہ مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اکثریت کو بے ایمان کہا ہے جن میں سے تین مقامات پر اکثر الناس لا یومنون کہا ہے۔وہ مقامات درج ذیل ہیں :ہود :17،الرعد :1،غافر :59

اور مندرجہ ذیل دوجگہ پر اَكْثَرُهُمْ لاَ يُوْمِنُوْنَ کے الفاظ سے ذکر کیا ہے :البقرۃ :100،یٰسٓ :7

اور آٹھ جگہ پر وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُوْمِنِيْنَ کہا ہے :الشعراء :121، 139،159، 174،190

اکثریت بے عقل ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے تین درج ذیل جگہوں پر اکثریت کو بے عقل کے الفاظ سے بیان کیا ہے :المائدہ :103،العنکبوت :63،الحجرات :4

اکثریت شکر نہ کرنے والے ہیں

قرآن نے چھ مقامات پر اکثریت کو بے قدرے اور ناشکرے قرار دیا ہے چنانچہ ان میں سے تین جگہ پر وَلٰكِنَّ اَكْثَرُ النَّاسِ لاَيَشْكُرُوْنَ کہا ہے۔البقرۃ :243،یوسف :38،غافر :61اور درج ذیل تین مقامات پر اَكْثَرُهُمْ لاَ يَشْكُرُوْنَ کہا ہے یونس :60،النحل :73،الاعراف :17

اکثریت فاسق ہے

قرآن مجید میں تین مقامات پر اکثریت کو فاسق کہا ہے اور انہیں اَكْثَرُكُمْ فَاسِقُوْنَ کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔المائدہ :59،التوبۃ :8

اور ایک جگہ اَكْثَرُهُمْ فَاسِقُوْنَ کہا ہے۔آل عمران :110

اکثریت کافر ہے

ایک جگہ اکثریت کو کافر کہا ہے اور اَكْثَرُهُمْ الْكَافِرُوْنَ کے نام سے بیان کیا ہے النمل :83

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثریت مشرک ہے

ایک جگہ قرآن مجید میں اکثریت کو مشرک کہا گیا ہے سورۃ یوسف :106

اکثریت جاہل ہے

سورت الانعام میں اللہ تعالیٰ نے اکثریت کو جاہل کے لقب سے یاد کیا ہے اور اَکْثَرُھُمْ یَجْھَلُوْنَ کہا ہے۔الانعام :111

اکثریت حق کو ناپسند کرنے والی ہے

اللہ تعالیٰ نے دو مقامات پر اکثریت کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ حق کو ناپسند کرتے ہیں۔ چنانچہ درج ذیل مقام پر اَکْثَرُھُمْ لِلْحَقِّ کَارِھُوْنَ کہا ہے۔الزخرف :28اور ایک جگہ پر اَکْثَرُھُمْ لِلْحَقِّ کَارِھُوْنَ کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔وہ جگہ سورۃ المومنون 7 ہے۔

مذکورہ بالا مقامات کے علاوہ قریبا بیس20 جگہیں ایسی ہیں جہاں اکثریت کو گمراہ کرنے والے ،نہ سننے والے ،وعدہ نہ پورا کرنے والے اور دیگر مکروہ اور برے القاب سے مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثریت سے حق کی دلیل پکڑنا درست نہیں اس کے مقابلہ میں مختلف مقامات پر اچھے لوگوں کو قلیل افراد سے شمار کیا ہے۔

شکر گذار کم ہیں (قَلِیْلٌ مِنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ)

اور اسی طرح ہر دور میں اہل ایمان ،اہل اسلام اور اہل اصلاح تھوڑی تعداد میں ہوا کرتے ہیں جس کی شہادت قرآن وحدیث اور تجربہ سے ثابت ہے۔

اکثریت معیار حق نہیں

بعض کوتاہ علم کہتے ہیں کہ محدثین نے اکثریت کو وجہ ترجیح قرار دیا ہے اور جمہور کے قول کو راجح تصور سمجھا ہے حتیٰ کہ امام ترمذی کے حوالہ سے اکثریت سے وجہ ترجیح کو اخذ کیا ہے ہم امام ترمذی کا ایک قول درج کرتے ہیں چنانچہ تحریر فرماتے ہیں۔

وَقَدِ اخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی عِدَّۃِ الْمُخْتَلِعَۃِ فَقَالَ اَ کْثَرُ اَھْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِی ﷺ وَغَیْرِھِمْ اَنَّ عِدَّۃَ الْمُخْتَلِعَۃِ عِدَّۃُ الْمُطَلَّقَۃِ وَھُوَ قَوْلُ الثَّوْرِی وَاَھْلِ الْکُوْفَۃِ وَبِہٖ یَقُوْلُ اَحْمَدَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاِسْحَاقُ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِی ﷺ وَغَیْرِهِمْ عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ حَیْضَةٌ قَالَ اِسْحَاقُ وَاِنْ ذَهَبَ ذَاهِبٌ اِلٰی هٰذَا فَهُوَ مَذْهَبٌ قَوِیٌّ (جامع ترمذی باب ماجاء فی الخلع 1/ 225)

ترجمہ: خلع طلب کرنے والی عورت کی عدت میں اہل علم کا اختلاف ہے صحابہ اور دیگر اہل علم سے زیادہ نے کہا ہے کہ خلع لینے والی عورت کی عدت وہی ہے جو مطلقہ کی عدت ہے۔ یعنی (تین حیض) حضرت سفیان ثوری اور اہل کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا قول بھی یہی ہے لیکن صحابہ اور دیگر اہل علم سے بعض کے نزدیک خلع والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔ اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ اگر صرف ایک شخص بھی اس قول کی طرف جائے پھر بھی یہی قول قوی ہے۔

اس جگہ امام ترمذی نے اکثر اہل علم کے قول کو مرجوح اور بعض اہل علم کے مسلک کو راجح قرار دیا ہے بلکہ کہا ہے کہ اگر دلیل والے مسلک پر صرف ایک شخص کا قول ہو پھر بھی وہی قوی ہے۔

ابن حزم اور جمہوریت

امام ابن حزمؒ نے قرآن وحدیث کے کثیر دلائل ذکر کر کے ثابت کیا ہے کہ جمہوریت اور اکثریت کو معیار حق نہیں کہا جاسکتا بلکہ دلائل وبراہن کی تائید سے ہی حق ثابت ہوا کرتا ہے چنانچہ آخر میں لکھتے ہیں:

وَهٰذِهِ النُّصُوصُ الَّتِیْ اَوْرَدْنَاهُ هِیَ قُرْآنٌ مُنَزَّلٌ اَوْ اَثَرٌ فِیْ غَایَةِ الصِّحَةَ مَنْقُولٌ نَقْلَ التَّوَاتُرِ وَ كِلَاهُمَا غَایَةَ الْبَیَان فَالاَقَلُّ فِی الدِّیْنِ هُمْ اَهْلُ الْحَقِّ وَاِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ عَلٰی ضَلَالٍ وَعَلٰی جَهْلٍ وَاِنَّ الْوَاحِدُ قَدْ یَكُوْنُ هُوَ الْمُصِیْبُ وَجَمِیْعُ النَّاسِ عَلٰی بَاطِلٍ

(الاحکام فی اصول الاحکام 4/ 195)

ترجمہ: ہم نے واضح دلائل ذکر کئے ہیں وہ یا تو اللہ کا نازل کردہ قرآن ہے اور یا انتہائی درجہ کی صحیح احادیث ہیں جو متواتر (اس قدر کثیر اور صحیح احادیث ہوں کہ ان میں جھوٹ یا شک کا احتمال بھی نہ ہو) طور پر ثابت ہیں۔ اور یہ دونوں قسم کے دلائل اس بات پر نہایت واضح ہیں کہ دین میں تھوڑے لوگ ہی حق والے ہوتے ہیں اور اکثر لوگ گمراہی اور جہالت کی ترجمانی کیا کرتے ہیں اور بعض اوقات ایک شخص ہی حق پر ہوتا ہے اور باقی تمام لوگ باطل کی تائید کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل معیار

ہر مسئلہ میں حق وباطل پر کھنے کا معیار قلت و کثرت نہیں ہوتا بلکہ قرآن وحدیث ہی اصل معیار ہوتا ہے۔

وَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ والرسول اِنْ کُنْتُمْ تُؤمِنُوْنَ بِاللّٰہِ والیوم الاخر

ترجمہ اگر کسی مسئلہ میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ بشر طیکہ تم اللہ اور آخرت پر یقین اور ایمان رکھتے ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بہت واضح ہے :

اِنَّ الْحَقَّ لاَ تُصرَّفُ بِالرِّجَال اِعْرِفِ الْحَقَّ تَعْرِفَ اَھْلَہٗ (الاحکام 4/ 192)

ترجمہ حق بات کو افراد سے نہیں پہنچانا جاتا بلکہ حق سے افراد کو پہچانا جاتا ہے۔

جمہوریت کے دلائل کی حقیقت

ارباب جمہوریت نے قرآن وحدیث کے بہت سے دلائل سے استدلال کیا ہے جو حقیقت میں دلائل نہیں بلکہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہیں۔ ذیل میں ان کے چند اہم دلائل کی نقاب کشائی کی جاتی ہے :

سوادِ اعظم

جمہوریت نواز حضرات نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے جس میں سواد اعظم کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے اس حدیث کے الفاظ مع سند ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

حَدَّثَنَا الْعَبَاسُ بْنِ عُثْمَانَ الدِّمِشْقِی ثَنَا الْوَلِیْد بْنِ مُسْلِم ثَنَا مَعَان بْن رَفَاعَة السَّلَامِیْ حَدَّثَنِیْ اَبُو خلف الاَعْمیٰ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنِ مَالِكَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِیْ لاَ تَجتَمِعُ عَلٰی ضَلاَلَۃٍ فَاِذَا رَاَیْتُم اِخْتِلاَفًا فَعَلَیْکُم بِالسَّوَادِ الاَعْظَمِ

(ابن ماجه ص291،292باب السواد الاعظم ،مشکوٰۃ 1باب الاعتصام بالکتاب والسنة)

ترجمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہو گی جب تم اختلاف دیکھو تو سواد اعظم کی پیروی کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج : صاحب مشکوٰۃ المصابیح نے اس حدیث کا حوالہ درج نہیں کیا تھا بلکہ اس جگہ بیاض چھوڑی تھی تاکہ بعد میں آنے والا اس کا حوالہ تلاش کر کے درج کر سکے اور مشکوٰۃ کے موجودہ مطبوعہ نسخوں میں اس جگہ "رواہ ابن ماجہ من حدیث انس رضی اللہ عنہ" لکھا ہے

علامہ الشیخ البانی، ملا علی القاری حنفی اور بن بطہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو ابن ماجہ نے نقل کیا ہے البتہ راوی انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دراصل انہوں نے "میرک شاہ" کی تخریج کرتے ہوئے ابن ماجہ کا حوالہ درج کر دیا ہے حالانکہ ابن ماجہ میں ابن عمر کی حدیث نہیں بلکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ اس وجہ سے ان کو انس رضی اللہ عنہ کا حوالہ دینا پڑا ہے اور یہ حدیث اور اس کی سند جدا جدا ہے اور متن کے الفاظ میں بھی فرق ہے اس طرح حکیم ترمذی نے نوادر الاصول ص 128 پر بھی اس حدیث کو ابن عمر سے نقل کیا ہے لیکن مسند ذکر نہیں ہے البتہ امام حاکم نے مستدرک 1 / 115 پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ حدیث روایت کی ہے اس لحاظ سے اس حدیث کی نسبت ابن ماجہ کی بجائے مستدرک حاکم کی طرف کرنی چاہئے اسی وجہ سے صاحب مرعاۃ نے مذکورہ بالا تفصیل کے بعد مذکورہ بالا رائے درج کی ہے۔ (مرعاۃ المفاتیح 1 / 280)

مستدرک حاکم کی حدیث کی فنی حیثیت

یہ حدیث مختلف طرق سے مستدرک حاکم 1 / 115 پر مذکور ہے۔ امام حاکم نے المعتمر بن سلیمان کے تلامذہ سے مختلف سات طرق نقل کر کے کہا ہے کہ خالد بن یزید القرنی ضعیف ہے اور اس کے تمام اسناد جمع ہونے سے بھی صحت کے درجہ تک یہ حدیث نہیں پہنچ سکتی۔ فرماتے ہیں

خالد بن یزید القرنی هذا شیخ قدیم للبغدادیین ولو حفظ هذا الحدیث لحکمناله بالصحة (مستدرک 1 / 115)

ترجمہ یہ خالد بن یزید القرنی بغدادیوں کا قدیم استاد ہے اور اگر وہ حدیث کو حفظ کر لیتا تو ہم بھی اس حدیث کو صحیح کہہ دیتے۔

حالانکہ امام حاکم تصحیح کرنے میں بڑی سہل انگاری سے کام لیا کرتے ہیں محدثین کا مقولہ ہے: **لا تغتر بتصحیح الحاکم ولا بتحسین الترمذی**

ترجمہ امام حاکم کے حدیث کو صحیح کہنے اور امام ترمذی کے حسن کہنے سے دھوکہ نہ کھانا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن مذکورہ سات طرق سے صرف دو میں السواد الا عظم کاذکر ہے اور دونوں کی سند ضعیف ہے۔

ابن ماجہ کی حدیث کی فنی حیثیت

ابن ماجہ کی حدیث جس کو سند اور متن سمیت ہم پیش کر چکے ہیں اس حدیث کی پوری سند متکلم فیہ رواۃ پر مشتمل ہے بلکہ بعض راوی تو کذاب اور منکر الحدیث بھی ہیں۔

چنانچہ شیخ محمد بن عبداللہ العلوی اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں :

فیه الولید بن مسلم الاموی اغرب الاحادیث صحیحة لم یشرك فیها احد وقال ابن مسهر یدلس و کان من ثقات اصحابنا ووثقه العجلی ویعقوب بن ابی شیبة وهو معان بن ابی رفاعة الامشقی وثقه ابن المدینی ودهیم قال ابن عدی عامة مایرویه لایتابع علیه وقال ابن داؤد لیس به باس وقال ابن ابی حاتم شیخ یکتب حدیثه ولا یحتج به وهو عن ابی خلف الاعمیٰ کذبه یحیی بن معین وقال ابو حاتم منکر الحدیث (مفتاح الحاجۃ حاشیہ ابن ماجہ ص 291)

ترجمہ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ولید بن مسلم اموی ہے جو صحیح احادیث کو غریب طریقے سے بیان کرتا ہے جس پر اس کے ساتھ کوئی دوسرا راوی بھی شریک نہیں ہوتا۔ابن مسہر نے اس کو مدلس قرار دیا ہے کہ اپنے استاد کا نام صرف چھپانے کی خاطر چھوڑ کر اس کے استاد کے نام سے روایت کرتا ہے حالانکہ اس سے حدیث نہیں سنی اور وہ ہمارے ثقہ اصحاب سے ہے اس کو عجلی نے ثقہ کہا ہے۔دوسرا یعقوب بن ابی شیبہ ہے جو معان بن ابی رفاعۃ دمشقی کے نام سے مذکور ہے اس کو ابن المدینی اور دھیم نے ثقہ کہا ہے لیکن ابن عدی کا فرمان ہے کہ اس کی اکثر احادیث کی اسناد کی موافقت نہیں کی جاتی۔ابن داؤد نے کہا ہے کہ زیادہ قوی نہیں ہے۔ابن ابی حاتم نے کہا کہ کمزور راوی ہے اس کی احادیث لکھی جاسکتی ہیں لیکن انہیں بطور دلیل نہیں لیا جاسکتا۔ تیسرا راوی ابو خلف اعمیٰ ہے جس کو یحییٰ ابن معین بہت بڑا جھوٹا قرار دیا ہے ابو حاتم نے اسے منکر الحدیث کہا ہے۔نیز اس حدیث میں ”سواد اعظم“ کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔سواد اکثر کا لفظ ذکر نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً اکثریت کی اتباع کا حکم نہیں بلکہ عظمت والی اکثریت کی بات معتبر سمجھی جائے اور عظمت والی اکثریت سے مراد اہل علم ،اہل تحقیق ،اہل ورع و تقویٰ ہیں اور ایسے عظیم الشان حضرات کی تائید کرنے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کا اختلاف نہیں ہے۔

مسند احمد کی روایات سے استدلال

مسند احمد کی دو احادیث کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے جو بالترتیب مسند احمد 4 / 178 ، 373 پر درج ہیں لیکن ان میں سے کوئی حدیث بھی مرفوع نہیں۔ پہلی روایت ابو امامۃ باہلی کا قول اور دوسری ابو اوفی کا اثر ہے اور ان روایات کی اسناد میں بھی متکلم فیہ رواۃ مندرج ہیں۔ جس طرح ابن حزم نے اپنی کتاب الاحکام فی اصول الاحکام 4 / 191 تا 201 پر تفصیل سے بحث کی ہے۔

ابن حزم کی تحقیق

ابن حزم نے حدیث سواد اعظم کی ایک دوسری سند ذکر کی ہے جو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع طور پر مروی ہے لیکن اس حدیث میں المعتمر بن سلیمان کا شاگرد المسیب بن واضح ہے جو نہایت ضعیف اور منکر الحدیث ہے چنانچہ خود ابن حزم اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

قال ابو محمد المسیب بن واضح منکر الحدیث لا یحتج به روی المنکرات (الاحکام 4 / 192)

ترجمہ ابن حزم کہتا ہے کہ مسیّب بن واضح منکر الحدیث ہے اس کی حدیث سے دلیل پکڑنا درست نہیں اور یہ ایسی ضعیف احادیث بیان کرتا ہے جو صحیح احادیث کی مخالف ہوتی ہیں۔

علامہ اقبال اور جمہوریت

آج کل پاکستان میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں علامہ اقبالؒ کو پاکستان کا نظریاتی موجد تسلیم کرتے ہیں اور ان کے اقوال و نظریات کو حجت مانتے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم کے چند افکار ہدیہ ناظرین کئے جائیں جو انہوں نے جمہوریت اور خصوصاً مغربی جمہوریت کے متعلق بیان کئے ہیں تاکہ دلدادگان جمہوریت اس مغربی جمہوریت کا سفید چہرہ اور سیاہ باطن خالق نظریہ پاکستان کی زبانی سن لیں شاید کہ ع اتر جائے تیرے دل میں میری بات

موصوف کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام
چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر
ہے وہی ساز کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردے میں نہیں غیراز نوائے قیصری

مزید لکھتے ہیں:

دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب　　تو سمجھتا ہے کہ آزادی کی ہے نیلم پری

مزید فرماتے ہیں:

اس سراب رنگ وبو کو گلستاں سمجھا ہے تو　　آہ اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو

مزید لکھتے ہیں:

گریزاز طرز جمہوری غلامے پختہ کارے شو　　کہ از مغز دو صد خر فکر انسانے مے آید

مزید لکھتے ہیں:

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں　　بندوں کو گنا کرتے ہیں تو لا نہیں کرتے

مردوزن میں عدم مساوات

جمہوری نظام میں جہاں دیگر بے شمار مسائل میں قرآن وحدیث کی مخالفت کی گئی ہے اور عقل ونقل کو بالائے طاق رکھا گیا ہے۔ صرف اسی حد تک ہی نہیں بلکہ تحقیق وتجربہ کو جھٹلایا گیا ہے اور قوانین فطرت کی مخالفت کی گئی ہے وہاں "مساوات" کا پر فریب نعرہ لگا کر مرد اور عورت کو ان کے پیدائشی حقوق اور انسانی مراعات سے صرف محروم ہی نہیں کیا گیا بلکہ ہر عورت پر غیر فطری بوجھ ڈال دیا گیا ہے اور بے شمار مسائل پیدا کر کے معاشرہ میں طرح طرح کی خرابیوں کی داغ بیل ڈال دی گئی ہے جس پر ہم اختصار سے عقلی اور نقلی طریقے سے سرسری نگاہ ڈالیں گے۔

عورت اور مرد کا دائرہ کار

شریعت نے مرد اور عورت کا دائرہ کار بھی مختلف بنایا ہے اور دائرہ اختیار میں بھی فرق رکھا ہے درج ذیل آیات میں عورت کے دائرہ کار کو بیان کیا گیا ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئاً وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِيْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (الممتحنة :12)

ترجمہ اے نبی اکرم ﷺ جب تیرے پاس ایماندار عورتیں آ کر ان امور پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گی، نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی اپنے آگے اور پیچھے (شرمگاہوں کے معاملات میں) کسی پر بہتان باندھیں گی اور نہ ہی کسی نیکی کے کام میں تیری مخالفت کریں گی پھر ان سے بیعت لے لیجئے اور ان کیلئے اللہ سے بخشش مانگئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نہایت بخشنے والا اور نہایت مہربان ہے۔

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَأَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ إِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا. وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا

(الاحزاب :34،33)

ترجمہ (اے ہمارے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات) تم اپنے گھروں میں مقیم رہو اور جاہلیت اولیٰ کی طرح زیب وزینت کا اظہار نہ کرو اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ صرف یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے پلیدی دور کر دے (اے نبی کی گھر والیو) اور وہ (اللہ) تمہیں مکمل طور پر پاک کرنا چاہتا ہے اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیات اور جو (نبی اکرم ﷺ کی) حکمت والی باتیں پڑھی جاتی ہیں ان کا ذکر کیا کرو۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ نہایت باریک بین اور نہایت خبردار ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرَاتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصّٰئِمِيْنَ وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْراً وَّالذّٰكِرَاتِ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَّأَجْراً عَظِيْمًا (الاحزاب :35)

ترجمہ بے شک اسلام لانے والے مرد اور اسلام لانے والی عورتیں اور ایمان لانے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور (اللہ سے) ڈرنے والے مرد اور (اللہ سے) ڈرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور اللہ کا زیادہ ذکر کرنے والی عورتیں (ان سب کیلئے) اللہ تعالیٰ نے بخشش اور بڑا اجر تیار کیا ہے۔

مذکورہ بالا چار آیات میں سے پہلی آیت میں واضح طور پر عام مسلمان عورتوں کا دائرہ کار متعین کیا گیا ہے۔ دوسری اور تیسری آیت میں ازواج مطہرات کو مخاطب کرتے ہوئے حکم امت کی تمام عورتوں پر عام کیا گیا ہے اور آخری آیت میں مرد وزن کے دائرہ کار والے وہ امور ذکر کئے گئے ہیں جو دونوں میں مشترک ہیں۔

اور یہ تمام امور ذاتی معاملات سے تعلق رکھتے ہیں یا گھریلو زندگی سے متعلق ہیں۔ قیادت و سیادت، سیاست و امامت جنگ جہاد کا ذکر نہیں کیونکہ وہ عورت کے دائرہ کار سے خارج ہے۔

عورت اور مرد کا دائرہ اختیار

مرد وزن کے دائرہ اختیار میں بھی فرق ہے مندرجہ ذیل امور ملاحظہ فرمائیں:

1 خرید و فروخت کی گواہی

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى (البقرة:282)

ترجمہ: اپنے (مسلمان) مردوں میں سے گواہوں کی گواہی طلب کرو اگر دو گواہ میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ان گواہوں میں ہوں جو تمہارے ہاں (امانت و دیانت) کے لحاظ سے پسندیدہ لوگ ہوں کیونکہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اسے یاد کرا دے۔

2 نکاح کی گواہی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ (ترمذی مع تحفۃ الاحوذی 2/177)

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّمَا امْرَاَةٍ نَکَحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّهَا فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُهَا بَاطِلٌ (ترمذی مع تحفۃ الاحوذی 2/177)

ترجمہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو عورت کسی ولی کے بغیر اپنا نکاح خود کرائے اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْبَغَایَا الَّتِیْ یَنْکِحْنَ اَنْفُسَهُنَّ بِغَیْرِ بَیِّنَةٍ (حوالہ مذکورہ)

ترجمہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ وہ عورتیں زانیہ ہیں جو اپنا نکاح خود بغیر گواہ کے کراتی ہیں اکثر ائمہ اور محدثین کے نزدیک نکاح میں عورت کی گواہی قبول نہیں اور بعض کے نزدیک ایک مرد کے ساتھ دو عورتوں کی گواہی قابل قبول ہے۔

عورت کی قیادت

اسلام کے نزدیک عورت کو سیاسی امور سے سبکدوش کیا گیا ہے۔ووٹ بننا، نمائندگی کرنا، امارت وصدارت کرنا اور جنگ وجہاد کی قیادت کرنا جیسے تمام امور میں عورتوں کو شرکت کرنے کی کوئی آیت یا حدیث موجود نہیں کیونکہ یہ امور اس کے دائرہ کار اور دائرہ اختیار سے خارج ہیں۔

اس کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ نے عورت کی قیادت کو فلاح ونجات اور کامیابی و کامرانی کے خلاف قرار دیا ہے۔

عورت اور فلاح

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ امْرَاَةً (بخاری کتاب المغازی)

ترجمہ وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے عورت کو اپنا سربراہ بنا لیا۔

ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں: لَنْ یُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَاَةً (بخاری) .

اس حدیث میں "قوم" اور "اِمْرَءَةً" دونوں الفاظ نکرہ لائے گئے ہیں۔ جو عموم پر دلالت کرتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی ایک ملک وقوم یا ایک خاص واقعہ کے ساتھ مختص نہیں بلکہ ہمیشہ کیلئے عام ہے اس سے ایرانی قوم ہی مخصوص نہیں بلکہ سب اقوام عام ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی یا موت

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اُمَرَاءُ کُمْ خِیَارَکُمْ وَاَغْنِیَاءُ کُمْ سُمَحَاءَ کُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا کَانَ اُمَرَاءُ کُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَاءُ کُمْ بُخَلَاءَ کُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَاءِ کُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ ظَهْرِهَا

(جامع ترمذی ، مشکوٰۃ باب تغیر الناس)

ترجمہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تمہارے حکمران وہ لوگ ہوں جو تم میں سے اچھے ہوں اور تمہارے دولت مند سخی ہوں اور تمہارے معاملات تمہارے باہمی مشورہ سے طے پاتے ہوں اس وقت تمہارے لئے زمین کی پیٹھ زمین کے پیٹ سے بہتر ہے (تمہاری زندگی تمہاری موت سے بہتر ہے) اور جب تمہارے حکمران وہ لوگ ہوں جو تم میں سے شریر ہوں اور تمہارے دولتمند بخیل ہو جائیں اور تمہارے معاملات تمہاری عورتوں کے سپرد ہوں تو تمہارے لئے زمین کا پیٹ زمین کی پیٹھ سے بہتر ہے۔ (تمہارا مر جانا تمہارے زندہ رہنے سے بہتر ہے)

ایک اعتراض کا جواب

اس پر عموماً یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہاں عورت سے مراد سربراہ مملکت نہیں بلکہ گھریلو عورتیں مراد ہیں کیونکہ "نساء" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جو جمع کا صیغہ ہے اور حکمران عورت صرف ایک ہوتی ہے زیادہ نہیں۔

لیکن یہ اعتراض درست نہیں کیونکہ یہ لفظ عام ہے گھر کی چار دیواری میں رہنے والی عورت ہو یا اسمبلی ہاؤس کی قیادت کرنے والی عورت ہو۔

نیز اس حدیث میں "امورکم" میں امور کو جمع کے لفظ سے ذکر کرنا اور مخاطبین کیلئے بھی جمع کا لفظ لانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ امور مملکت مراد ہیں ورنہ واحد کا لفظ ذکر کیا جاتا۔

مزید برآں یہ کہ اس حدیث میں عورت کی سربراہی قبول کرنے پر زمین میں دفن ہونے کو ترجیح دی گئی ہے اس سے بھی سربراہ مملکت بننے والی عورت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اگر صرف گھر کی عورت مقصود ہوتی تو گھر میں رہنے یا شادی نہ کرنے کو اس کے ساتھ ذکر کیا جاتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قیادت

عام طور پر یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جنگ جمل میں اس لشکر کی قیادت کی تھی جس میں بے شمار صحابہ و تابعین موجود تھے اگر عورت کی سربراہی شرعاً ناجائز ہوتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قیادت پسند نہ کرتیں اور تمام صحابہ میں سے کوئی بھی اس قیادت کو قبول نہ کرتا حالانکہ کسی نے بھی ایسا نہیں کیا۔

وضاحت

یہ استدلال لاعلمی قلت مطالعہ اور عدم تحقیق کی بنا پر کیا گیا ہے ورنہ اسی قیادت پر بہت سے جلیل القدر صحابہ نے اعتراض کیا ہے حتی کہ فریق مخالف اور فریق موافق دونوں میں سے بہت سے صحابہ عظام نے اسے ناپسند سمجھا ہے۔ بلکہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جب مسئلہ کی تحقیق ہوئی تو وہ خود جنگ سے دستبردار ہو گئیں اور ہمیشہ کیلئے سیاست اور ہر قسم کی قیادت سے کنارہ کش ہو گئیں جس کی تفصیل ذیل میں پیش خدمت ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی قیادت کو صرف ناپسند ہی نہیں کیا بلکہ انہیں باقاعدہ خط لکھ کر ان پر عورت کا مقام واضح کیا۔

فَاِنَّكَ خَرَجْتِ غَاضِبَةً لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ تَطْلُبِیْنَ اَمْرًا عَلَیْكَ مَرْفُوْعًا مَابَالُ النِّسْوَةِ وَالْحَرْبِ وَاِصْلَاحِ بَیْنَ النَّاسِ (الاماة والسیاسة لابن قتیبة: 70)

ترجمہ آپ اللہ اور رسول ﷺ کی ناراضگی کی خاطر ایک ایسے کام کیلئے نکلی ہیں جس سے آپ سبکدوش کر دی گئی ہیں بھلا عورتوں کو جنگ اور صلح کے مسائل سے کیا تعلق ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جو صرف اس جنگ سے ہی نہیں بلکہ تمام جنگوں اور سیاسی معاملات سے غیر جانب دار رہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس قیادت کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: اِنَّ بَیْتُ عَائِشَةَ خَیْرٌ لَهَا مِنْ هُوْدَجِهَا (الامامة والسیاسة لابن قتیبة :61)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کیلئے ان کا گھر ان کے ہودج سے بہتر ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لشکر کی قیادت کرتے ہوئے جب "حوأب" مقام پر پہنچیں تو انہوں نے واپسی کا عزم کر لیا چنانچہ اس واقعہ کو بیان فرماتی ہیں:

جس طرح مسند احمد بن حنبل میں مذکور ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اَتَتْ عَلَیَّ الْحَوأبُ وَسَمِعْتُ نَبَاحَ الْكِلَابِ فَقَالَتْ مَاأظُنُّنِیْ اِلاَّ رَاجِعَةً اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا اَیَّتُكُنَّ تَنبَحُ عَلَیْهَا كِلَابُ الْحَوأبِ فَقَالَ لَهَا الزُّبَیْرُ تَرْجِعِیْنَ عَسَی اللّٰهُ اَنْ یُصْلِحَ بِكَ بَیْنَ النَّاسِ (مسند احمد 6/97)

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حوأب مقام آیا تو میں نے وہاں کتوں کے بھونکنے کی آواز سنی اور میں نے لوگوں سے کہا کہ میں واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہوں کیونکہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی پر حوأب کے کتے بھونکیں گے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اگر آپ واپس چلی جائیں تو شاید اللہ تعالیٰ تمہارے سبب لوگوں میں صلح کرادے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا افسوس کرنا

اس جنگ کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ساری زندگی اس قیادت اور جنگ میں شرکت کے باعث افسوس کرتی رہیں۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں:

اے کاش میں درخت ہوتی اے کاش میں پتھر ہوتی اے کاش میں روڑا ہوتی اے کاش میں نیست ونابود ہو جاتی اور جنگ میں نہ نکلتی۔ (ملخصاً طبقات ابن سعد جزء نساء: 51)

تاریخ طبری میں بھی ان کا اسی مضمون کا بیان موجود ہے:

صحیح بخاری میں ہے کہ وفات کے وقت انہوں نے وصیت کی کہ مجھے روضہ نبوی میں ہے آپ کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ جنت البقیع میں عام لوگوں کے ساتھ دفن کرنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ماجاء فی قبر النبی ﷺ وابی بکر وعمر)

الفاظ یہ ہیں :عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَوْصَتْ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ لاَ تَدْفِنّی مَعَهُمْ وَادْفِنّی مَعَ صَوَاحِبِی

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ مجھے ان (نبی اکرم ﷺ ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ مجھے میرے ساتھ والیوں (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) کے ساتھ دفن کرنا۔

مستدرک حاکم میں اس وصیت کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کے بعد ایک جرم کیا ہے کہ جنگ کیلئے نکلی (مستدرک حاکم جز عائشہ رضی اللہ عنہا) طبقات ابن سعد میں ہے کہ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ آیت تلاوت فرماتیں اور روپڑتیں :

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ (احزاب 4) "(اے نبی کی بیویو) تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو۔"

حدیث صحیح بخاری اور ناقدین

صاحبِ رسالہ "طلوع اسلام" اور دیگر منکرین حدیث کی عادت یہی ہے کہ وہ احادیث نبویہ میں سے جو ان کی عقل ناقصہ کے خلاف ہو اس کو بلاوجہ ہدف تنقید بناتے ہیں۔ خود تو مطلقاً ذخیرہ حدیث کو قابل اعتبار نہیں سمجھتے لیکن اس کے باوجود اپنی ناپسند حدیث پر جاہلانہ قلم اٹھاتے رہتے ہیں۔

حال ہی میں رسالہ "طلوع اسلام" نے صحیح بخاری کی ایک صحیح مستند اور متفقہ قابل اعتماد حدیث کو اپنے تلبیسانہ قلم سے ضعیف اور ناقابل اعتماد بنانے کی سعی لاحاصل کی ہے جس کی سند کے ثقہ راویوں بلکہ صحابی رسول اللہ ﷺ کو بھی ضعیف اور مجہول ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن   پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ہمارے فاضل دوست، محقق عالم دین شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ صاحب مدنی حفظہ اللہ نے فاضلانہ اور محدثانہ انداز سے ان کی اس جاہلانہ تحقیق کا ابطال کیا ہے جو "ہفت روزہ الاعتصام لاہور" کے 5 جنوری 90ء کے شمارہ میں شائع ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ درج کیا جا رہا ہے۔

حدیث اور اس کی سند اس طرح ہے۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنِ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنَ النَّبِیِّ ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لَنْ يُفْلِحِ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَءَةً

اس حدیث کی سند میں چار راوی ہیں :

❶ عثمان بن الہیثم

❷ عوف

❸ الحسن

❹ ابو بکرۃ

ان چاروں راویوں پر تنقید کی گئی ہے۔

(ا) عثمان بن الہیثم پر اعتراض ہے کہ وہ غلطیاں کرنے والا ہے۔ (ب) عوف قدری اور شیعہ ہے۔ (ج) حسن مجہول ہے (د) ابو بکرۃ کی شہادت نا قابل قبول ہے۔

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ صاحب مدنی حفظہ اللہ نے عمدہ بحث کی ہے حق تو یہ ہے کہ اسے مکمل طور پر درج کیا جائے لیکن تنگی داماں اور قلت مقام کے باعث اختصار کیا جا رہا ہے۔

Ⓐ سند کے پہلے راوی اور امام بخاری کے استاد عثمان بن الہیثم پر یہ اعتراض ہے کہ وہ غلطیاں کرنے والا ہے کہ وہ لَيْسَ بِثَبْتٍ ہے۔ حالانکہ یہ لفظ محدثین کے نزدیک ضعف یا کمزوری کے باعث نہیں بولا جاتا ہے بلکہ ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ لونچے درجے کا ثقہ نہیں بلکہ درمیانے درجے کا ثقہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مندرجہ ذیل جلیل القدر محدثین نے اس راوی سے روایت حاصل کی اور تلمذ بھی اختیار کیا ہے۔ امام نسائی، ابو حاتم رازی، امام ذہلی امام محمد بن ابراہیم البزار، امام ابن خزیمہ، اسماعیل سمویہ، اسید بن عاصم، محمد بن غالب تمتام، یعقوب بن سفیان، ابراہیم بن مرزوق، ابو مسلم الکشی الکریمی اور فضل بن الحباب وغیرہم (بحوالہ تہذیب التہذیب 7/157)

Ⓑ دوسرے راوی عوف پر یہ طعن ہے کہ وہ شیعہ اور قدری ہے۔ حالانکہ کثیر محدثین نے اس کو ثقہ اور قابل اعتماد شمار کیا ہے چنانچہ حافظ ابن حجر نے اسے الصدوق، احمد بن حنبل نے صالح الحدیث، ابو حاتم نے صدوق اور صالح، یحیٰی بن معین اور ابن حبان نے ثقہ شمار کیا ہے بلکہ امام نسائی نے ثِقَةٌ ثَبْتٌ کیا ہے اور ثَبْتٌ کا لفظ محدثین کے نزدیک اعلیٰ درجہ کے ثقہ راویوں پر بولا جاتا ہے اور تشیع یا بدعت وغیرہ اعتراضات محدثین کے نزدیک اس وقت اسباب ضعف راوی سے شمار ہوتے ہیں۔ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ راوی اپنی بدعت کی تائید میں روایت کر رہا ہو اور اس مذکورہ مسئلہ میں تو شیعہ حضرات کے نزدیک موقف حدیث مذکورہ کے موافق نہیں نیز محدثین کے نزدیک بعض اوقات ان لوگوں کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اہل بیت سے زیادہ ہمدردی رکھتے ہوں یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن حجر وغیرہ نے اس راوی کو معتبر کہا ہے۔ تفصیل کیلئے فتح الباری 13 / 147 ملاحظہ فرمائیں۔

ج تیسرے راوی حسن بصری پر مجہول ہونے کا شبہ کیا گیا ہے حالانکہ محدثین کے نزدیک حسن بصری مجہول نہیں بلکہ اس قدر معروف ہیں کہ صرف حسن کہا جائے تو اس سے مراد صرف حسن بصری ہوتے ہیں جبکہ کسی دیگر حسن کیلئے اس کی ولدیت کنیت وغیرہ ذکر کرنا ضروری ہے اور یہ بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ وہ اپنے استاد سے روایت کرتے وقت "عَنْ" کا لفظ ذکر کرتے ہیں۔ جو سماع پر دلالت نہیں کرتا حالانکہ محدثین کے نزدیک یہ اصول اتفاق کا درجہ حاصل کر چکا ہے کہ بخاری مسلم میں جو روایت "عَنْ" (سے) کے الفاظ سے مذکور ہے اس کا سماع ثابت شدہ ہوتا ہے حتی کہ اگر کسی مُدَلِس (جو استاد کا نام عمداً حذف کرتا ہو) کے لئے بھی عَنْ کا لفظ موجود ہے وہ بھی قابل قبول ہے کیونکہ دیگر کتب میں ان کا سماع ثابت ہو چکا ہے اور راوی حسن بصری کا اپنے استاد ابوبکرہ سے تو خود صحیح بخاری کتاب الفتن میں وَلَقَدْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ (میں نے ابوبکرہ سے خود سنا ہے) اس طرح حسن بصری کیلئے جہالت یا عدم سماع کا اعتراض کرنا خود جہالت ہے۔

(تفصیل کیلئے صحیح مسلم کی شرح نووی اور بخاری کی شرح فتح الباری ملاحظہ فرمائیں 5 / 357)

د اس حدیث کی سند کے چوتھے اور آخری راوی ابوبکرہ صحابی رسول اللہ ﷺ کی صحت و ثقاہت پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ انہوں نے جنگ جمل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف یہ حدیث سنائی تھی نیز مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ پر تہمت زنا ثابت نہ کر سکنے کے باعث ابوبکرہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حد حذف لگائی تھی۔

یہ دونوں اعتراضات درست نہیں کیونکہ پہلا اعتراض وضع حدیث کسی صحابی پر نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ کا ارشاد اَلصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدُوْلٌ (تمام صحابی اعلیٰ درجہ کے ثقہ اور عادل ہیں) تمام صحابہ کی بریت بلکہ عدالت پر نص قطعی ہے اور اس پر تمام امت کا اجماع بھی ہے اس سے اعراض کرنا فرمان رسول اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ نیز حد قذف اس بنا پر نہ تھی کہ ان کی شہادت جھوٹی تھی بلکہ واقعہ یہ تھا کہ شہادت دینے والے صرف تین افراد تھے جبکہ چار افراد کی شہادت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زنا کے لئے ضروری ہوا کرتی ہے۔ ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ اس شہادت میں سچے تھے البتہ عدالت میں چار گواہوں کے بغیر مقدمہ زنا دائر کرنا درست نہ تھا اس کے باوجود ابو بکرہ کی روایت قبول کرنے پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ (اعلام الموقعین 1 / 137)

اور لطف کی بات یہ ہے کہ حدیث مذکورہ متعدد اسناد سے ثابت ہے اور اس سند کے ہر راوی کی متابعت اور موافقت مختلف راویوں سے ثابت ہے اور ان میں سے کسی راوی پر کوئی طعن موجود نہیں اس طرح بھی یہ روایت ثقہ ہونے میں بلند درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔

چنانچہ عثمان بن الہیثم کے ساتھ ان کے دیگر ساتھی بھی اس طرح اس حدیث کو بیان کرتے ہیں ان کے استاد عوف اور عوف کے استاد حسن بصری اور ان کے استاد ابو بکرہ تمام کی متابعات مسند احمد 5 / 38، مسند البزار، مجمع الزوائد 5 / 209، سنن نسائی 2 / 301، جامع ترمذی 2 / 61 پر ملاحظہ فرمائیں۔ (بحوالہ ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور شمارہ ۵ جنوری ۱۹۹۰ء)

امیر المومنین مرد ہو یا عورت

مختلف امور میں عورت کی سربراہی جس طرح عدم فلاح اور عدم خیر و برکت کا سبب ہے اس سے زیادہ ملک کی سربراہ کسی عورت کا بننا اسلام کیلئے ناجائز ہے اور اس مسئلہ میں تمام امت کا اجماع اور اتفاق ہے اور اسلام کے تمام فقہی مکاتب فکر نے سربراہ مملکت (امیر المومنین) کیلئے دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ مرد ہونا شرط لزومی قرار دیا ہے ویسے تو جمہوری نظام ہی کافرانہ یہودی نظام ہے تاہم عورت کا سربراہ مملکت ہونا اسلامی تصور کے ہی خلاف ہے خواہ صدر مملکت ہو یا وزیر اعظم یا کسی محکمہ کی سربراہ عورت مقرر ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ اسلام کے نزدیک امامت صلوٰۃ، امامت حج، امامت سفر اور امامت جہاد صرف مرد کے ساتھ ہی خاص ہیں۔ اگر عورت کو سربراہ مملکت بنا دیا جائے تو یہ تمام شرعی مسائل میں تحریف کرنا ہو گی یا اقتدار کرنے والوں کی نماز حج، سفر اور جہاد سب کچھ باطل اور ضائع ہوں گے۔

اسی وجہ سے "امیر المومنین" کا لفظ مذکر تجویز کیا گیا ہے ورنہ "امیرۃ المومنین" کہنا چاہیے تھا یا کوئی ایسا لفظ وضع کرنا چاہیے تھا جو مذکر اور مونث دونوں کیلئے مشترک طور پر استعمال ہوتا ہو۔

یہی وجہ ہے کہ تمام علماء فقہ نے خلیفہ المسلمین یا امیر المومنین کیلئے جتنی شرائط ذکر کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں سب کو مذکر کے الفاظ سے بیان کیا ہے چند ایک بطور امثلہ ملاحظہ فرمائیں :

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کا بیان

اِعْلَمْ اَنَّهٗ يُشْتَرَطُ فِي الْخَلِيْفَةِ اَنْ يَّكُوْنَ عَاقِلاً بَالِغًا حُرًّا ذَكَرًا شُجَاعًا ذَارَاىٍ وَسَمْعٍ وَبَصَرٍ وَنُطْقٍ وَمِمَّنْ سَلَّمَ النَّاسُ شَرَفَهٗ وَشَرْفَ قَوْمِهٖ وَلاَ مُسْتَنْكِفُوْنَ عَنْ طَاعَتِهٖ قَدْ عُرِفَ مِنْهُ اَنَّهٗ يَتْبَعُ الْحَقَّ فِي سِيَاسَةِ الْمَدِيْنَةِ هٰذَا كُلُّهٗ يَدُلُّ عَلَى الْعَقْلِ وَمِنْهَا الاِسْلاَمُ وَالْعِلْمُ وَالْعَدَالَةُ وَمِنْهُ كَوْنُهٗ قَرْشِيًّا وَاَنْ يُّقِيْمَ الْحُدُوْدَ وَيُنَاضِلُ دُوْنَ الْمِلَّةِ وَيُنَفِّذُ الاَحْكَامَ اِلٰى آخِرِهٖ (ماخوذ ازحجة الله وازالة الخفاء)

ترجمہ امیر المومنین یا خلیفۃ المسلمین کیلئے درج ذیل شرائط ہیں کہ وہ عاقل ہو، بالغ ہو آزاد ہو، شجاع ہو، ہوشیار اور سمجھدار ہو، صاحب بصیرت ہو، خطیب ہو، شریف ہو، شریف النسب ہو، (اس کی بری صفاف کے سبب) لوگ اس سے نفرت نہ کرتے ہوں، حق بات کی پیروی کرنے والا ہو، ملکی سیاسیات کا واقف ہو یعنی صاحب عقل ودانش ہو، مسلمان ہو، عالم دین ہو، عادل اور منصف مزاج ہو، قریشی ہو، حدود الٰہی قائم کرنے والا ہو، اسلامی احکام اور شعائر کی خاطر لڑائی کرنے والا ہو، شرعی قوانین کو جاری کرنے والا ہو۔ **وغیرھا**

مختلف مکاتب فکر کے ائمہ اور ان کے معتقدین نے جو شرائط امیر المومنین کیلئے مقرر کی ہیں قریبا ان سب کو شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ایک جگہ جمع کر دیا ہے اس لئے ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں نیز اگر سب کی عبارات کو درج کیا جائے تو حجم بہت بڑھ جانے کا خدشہ ہے لہٰذا اس کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (نیز امیر المومنین کی دیگر شرائط ہمارے دوسرے مقالہ "اسلام کا سیاسی نظام" میں ملاحظہ فرمائیں۔

وجوب تقرر خلیفہ

علامہ ابن خلدون اور بعض دیگر محققین نے نظام خلافت قائم کرنے اور خلیفہ کی اطاعت فرض قرار دینے پر سب امت کا اجماع نقل کیا ہے ملاحظہ ہو :

ابن خلدون کی وضاحت وصراحت

ایک بحث کے بعد لکھتے ہیں : وَاِذَا تَقَرَّرَ اَنَّ هٰذَا النَّصَبَ وَاجِبٌ بِاِجْمَاعٍ فَهُوَ مِنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فُرُوْضِ الْکِفَایَةِ وَرَاجِعٌ اِلٰی اَھْلِ الْعَقْدِ وَالْحَلِّ فَیَتَعَیَّنُ عَلَیْھِمْ نَصْبُہٗ وَیَجِبُ عَلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ طَاعَتُہٗ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی یٰاَ یُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ (مقدمہ ابن خلدون : 151)

ترجمہ جب یہ بات دلائل کے ساتھ ثابت ہو چکی ہے کہ خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے لہٰذا تقرر خلیفہ کا حکم فرض کفایہ ہے اور اس کا تعلق ان لوگوں سے ہے جو عزل و نصب کا اختیار رکھتے ہیں اور پھر خلیفہ کی اطاعت تمام دنیا کے لوگوں پر واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اے ایماندار لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو۔

درخواست برائے نمائندگی اور اس کے لوازمات

جمہوریت کے ارکان خمسہ میں سے اس رکن کا تعلق الیکشن میں کھڑے ہونے والے امیدوار سے ہے اس کے مختلف حصے ہیں :

(ا) عہدہ کی طلب (ب) امیدوار کی اہلیت (ج) طریق انتخاب

ہم ترتیب وار ان پر گفتگو کرتے ہیں :

عہدہ کی طلب

مندرجہ ذیل دلائل سے عہدہ کی طلب منع معلوم ہوتی ہے۔

❶ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّکُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَی الْاِمَارَۃِ وَاَنَّھَا سَتَکُوْنُ نَدَامَۃً وَحَسْرَۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَۃُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَۃُ (سنن نسائی : 2/300)

ترجمہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تم امارت اور خلافت کے عہدہ کی طلب کرو گے اور یہ کام تمہارے لئے قیامت کے دن باعث ندامت و حسرت ہو گا۔ دودھ پلانے والی اچھی ہے اور دودھ چھڑانے والی بری ہے۔

❷ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَسْاَلِ الْاَمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ مَسْئَلَۃٍ وُکِّلْتَ اِلَیْھَا وَاِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْئَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا (سنن نسائی 2/300 مطبوعہ سلفیہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرۃ سے روایت ہے کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امارت کا سوال نہ کر کیونکہ اگر تو یہ عہدہ سوال کے ساتھ دیا جائے گا تو تیری ذات کی طرف اسے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر بغیر سوال کے تجھے یہ عہدہ مل جائے گا تو اللہ کی طرف سے تیری مدد کی جائے گی۔

٣ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ الْقَضَاءَ وُكِّلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ جُبِرَ عَلَيْهِ نَزَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ فَسَدَّدَهٗ (سنن ابن ماجہ 168 مطبوعہ سرگودھا)

ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے عہدہ قضاء مطالبہ کر کے (حاصل کیا) وہ اسی کے سپرد کر دیا جائے گا اور جس کو زبردستی یہ عہدہ دیا جائے اس پر فرشتہ نازل ہوتا ہے اور اس کی کمی پوری کرتا ہے (تعاون کرتا ہے)

مندرجہ ذیل دلائل سے عہدہ کی طلب جائز معلوم ہوتی ہے:

١ حضرت یوسف علیہ السلام کا قول

قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَائِنِ الْاَرْضِ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ (یوسف: 55)

ترجمہ انہوں نے کہا کہ مجھے اس ملک کے خزانوں پر حاکم مقرر کیجئے کیونکہ میں حفاظت کرنے والا اور اس کا علم رکھنے والا ہوں۔

٢ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول

رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ (صٓ: 35)

ترجمہ اے میرے پروردگار مجھے ایسی حکومت عطا کر جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو

تطبیق

منع اور جواز والی آیات واحادیث کے درمیان مختلف علماء نے تطبیق پیش کی ہے۔ شیخ محمد عبداللہ العلوی نے مفتاح الحاجۃ حاشیہ ابن ماجہ پر درج ذیل معنی اور حل ذکر کیا ہے۔

وَمَعْنَى الْحَدِيْثِ اَنَّ مَنْ طَلَبَ الْاِمَارَةَ فَاُعْطِيَهَا تُرِكَتْ اِعَانَتُهٗ عَلَيْهَا مِنْ اَجْلِ حِرْصِهٖ وَيُسْتَفَادُ مِنْ هٰذَا اَنَّ طَلَبَ مَايَتَعَلَّقُ بِالْحُكْمِ مَكْرُوْهٌ فَيَدْخُلُ فِي الْاِمَارَةِ الْقَضَاءُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْحِسْبَةُ وَنَحْوِ ذَالِكَ وَرُبَّمَا كَانَ الطَّالِبُ لِلْاَمَارَةِ مُرِيْداً بِهِ الظُّهُوْرَ عَلَى الاَعْدَاءِ التَّنَكُّلَ بِهِمْ فَيَكُوْنُ فِي تَلَقِّيْهِ مَفْسَدَةٌ عَظِيْمَةٌ قَالَ ابْنُ التِّيْنِ مَحْمُولٌ عَلَى الْغَالِبِ وَاِلاَّ فَقَدْ قَالَ يُوسُف عليه السلام اِجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الاَرْضِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عليه السلام وَهَبْ لِيْ مُلْكًا قُلْتُ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ غَيْرِ الاَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَيْضًا لاَ يُعَارِض الثَّابِتُ فِي شَرْعِنَا مَاكَانَ فِيْ شَرْعِ غَيْرِ نَا اَوْ لَوْ ثُوقِ الاَنْبِيَاءِ بِاَنْفُسِهِمْ بِالْعَصْمَةِ مِنَ الذُّنُوْبِ۔ انتهىٰ

ترجمہ: حدیث کا معنی یہ ہے کہ جو شخص امارت وخلافت کی طلب کرے اور پھر اسے وہ مل جائے اس کیلئے اللہ کی طرف سے امداد چھوڑ دی جاتی ہے اس حدیث سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ جن چیزوں کا تعلق عدالت اور فیصلے سے ہے ان کا طلب کرنا بھی مکروہ ہے اس لحاظ سے اس کراہت میں عہدہ قضاء اور حساب کتاب وغیرہ بھی داخل ہیں اور امارت طلب کرنے والا بسااوقات دشمنوں پر غلبہ چاہتا ہے کبھی سزا دینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس طرح بڑا فساد برپا ہو جاتا ہے۔ ابن التین نے کہا ہے کہ عام حکم یہی ہے (کہ طلب عہدہ منع ہے) لیکن حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بادشاہ سے کہا تھا کہ مجھے زمین کے خزانوں پر حاکم مقرر کردیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے ایسی حکومت دیجئے جو بعد میں کسی کو نصیب نہ ہو۔ میں (ابن التین) کہتا ہوں کہ (اس ممانعت کا تعلق) غیر انبیاء سے ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پہلی شریعتوں میں اجازت تھی اور ہماری شریعت میں ممانعت ہے نیز یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ انبیاء جو معصوم ہوتے ہیں اور انہیں اپنی ذات پر مکمل اعتماد ہوتا ہے (کہ زیادہ نہیں کریں گے) اس لئے ان کیلئے اجازت ہے اور دوسروں کیلئے ممانعت ہے۔ یوسف علیہ السلام نے طلب وزارت نہیں کی بلکہ وزارت کا محکمہ بتایا ہے۔

امیدوار کی اہلیت

موجودہ انتخابات میں امیدوار کی اہلیت کو بھی ملحوظ خاطر نہیں رکھا جاتا حالانکہ اسلام کے نزدیک یہ شرط لازمہ ہے جس کے دلائل درج ذیل ہیں:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا﴾ (النساء: ۵۸)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے حق داروں تک پہنچاؤ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امامت و خلافت ایک مقدس امانت ہے جو صرف مستحق افراد تک پہنچائی جائے تو درست ہے ورنہ غیر مستحق جہاں حق تلفی کا سبب بنتا ہے وہاں امانت ادا کرنے والے غیر مستحق کو امانت دے کر خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں اور ذاتی یا انفرادی امانت میں خیانت صرف ایک فرد سے تعلق رکھتی ہے اور قومی امانت کا تعلق پوری قوم اور ملک سے ہے لہٰذا اس میں خیانت کا مرتکب کئی گنا زیادہ گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

سیاسی جماعتوں کا وجود

جمہوریت کے ارکان میں ایک اہم رکن سیاسی جماعتوں کا وجود بھی ہے۔ جس کو نہایت اہم رکن شمار کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ حزب اقتدار کے مقابلہ میں حزب اختلاف ہو تو کام درست ہوتا ہے اور تنقید کے خوف سے عوامی اور ملکی مسائل صحیح نہج پر جاری رہتے ہیں۔

پھر سیاسی جماعتوں کے وجود کے لئے قرآن و حدیث سے بھی دلیل پکڑی جاتی ہے جو دراصل "ڈوبتے کو تنکے کا سہارا" سے زائد حیثیت نہیں رکھتی یا بقول غالب یہ کہا جاسکتا ہے :

ع دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

اب ذرا ان کے "شرعی استدلال" کو تحقیق کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیر کے دیکھا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

آپ بھی ان کے دلائل کا اپریشن ہوتا دیکھیں تو یہی تاثر لیں گے۔

دلیل نمبر 1

يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا جَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا (الحجرات : 13)

ترجمہ اے لوگو! بلا شبہ ہم نے تمہیں مختلف خاندانوں اور قبیلوں میں تقسیم کیا ہے تاکہ تمہاری پہچان ہو سکے۔

اس آیت سے سیاسی پارٹیوں کے وجود، ان کی رقابت اور محاذ آرائی سے بھلا کیا تعلق یہاں تو صرف ایک دوسرے کے تعارف اور پہچان کو قبائل کی غرض قرار دیا گیا ہے کیونکہ نسل انسانی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فراوانی اور بنی نوع انسان کی کثرت کے وقت ضروری تھا کہ ایک دوسرے سے علیحدگی ہو جائے اور انکی انفرادی حیثیت واضح ہو جائے جبکہ سیاسی جماعتوں میں حزب اقتدار کا بنیادی مقصد سربراہ مملکت کی تائید و حمایت کرنا ہے اور حزب اختلاف کا موقف صرف ان کی تنقیص و تردید ہے۔ خواہ حق صواب پر گامزن ہوں یا کہ ضلالت و جہالت کی وادیوں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہوں حالانکہ ان کے مقاصد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ **چه نسبت خاك را باعالم پاك**

نیز قبائلی تقسیم فطری ہے سیاسی نہیں، اور نہ ہی اس میں سیاسی محاذ آرائی اور کشمکش ضروری ہے بلکہ اسلام نے تو ان میں اس قدر اتحاد و یگانگت کی فضا پیدا کی ہے کہ انہوں نے باہمی مغایرت کو یکسر ختم کر کے مکمل اشتراک و اتفاق کو قائم کیا ہے۔ اور اس قدر شیر و شکر ہو گئے خاندانی عصبیت کا بھی خاتمہ ہو گیا بلکہ رشتوں ناطوں اور باہمی روابط کو نئے سرے سے استوار کیا کہ ایک ہی خاندان کے چشم و چراغ نظر آنے لگے اور اس خاندان کا نام اسلام ہے۔

دلیل نمبر 2

مہاجرین و انصار کا تشخص

اہل جمہوریت نے مدینہ میں رہائش اختیار کرنے والوں اور باہر سے وارد ہونے والوں سے بھی سیاسی جماعتوں کا وجود ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ مقولہ بالکل درست معلوم ہوتا ہے کہ بھوکے سے جب دو اور دو کا مجموعہ پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ چار روٹیاں۔

اسی طرح جمہوریت نواز حضرات کو ہر شئے میں ارکان جمہوریت ہی نظر آتے ہیں۔ حالانکہ مہاجرین و انصار کا وجود نہ کسی سیاسی مسئلہ پر رونما ہوا تھا اور نہ ہی ان دونوں گروہوں نے اپنا کوئی سیاسی یا مذہبی منشور الگ الگ ترتیب دیا تھا بلکہ جن حضرات نے دین اسلام کی خاطر گھر بار چھوڑا اور ہادی اسلام کی معیت اختیار کی وہ مہاجر کہلائے اور جن احباب نے ان کی میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے اور پھر انہیں اپنے مال و متاع اور کاروبار زندگی میں شریک کیا ان کا نام انصار رکھا گیا حتیٰ کہ خود جناب پیغمبر اسلام ﷺ نے ان کے درمیان "مواخات" ڈال کر انہیں ایک ہی مربوط سلسلہ میں منسلک کر دیا کہ ان میں سابقہ غیریت کی پہچان بھی ختم ہو گئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصال نبوی کے بعد استخلاف ابی بکر کے وقت مہاجرین وانصار امارت وخلافت کے قدرے خواہشمند ہوئے لیکن نبوی تربیت اور اسلامی تعلیم کے باعث سبھی نے بیک آواز ہو کر خلافت ابی بکر پر اتفاق کیا اور افراد بنو ہاشم نے بعض غلط فہمیوں کے باعث کچھ توقف کیا لیکن ان کا ازالہ ہونے اور حقائق آشکار ہونے پر سب نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور تاخیر پر معذرت چاہی اور ان میں چولی دامن کا ساتھ نظر آتا رہا۔

سیاسی جماعتوں کی تردید

اسلام نے جہاں یک جماعتی نظام قائم کیا ہے جو حق بات کی تائید میں حزب اقتدار اور ناحق کی تردید میں حزب اختلاف کا کردار ادا کرتا ہے وہاں مختلف جماعتوں، گروہوں اور فرقوں کی ببانگ دہل تردید بھی کی ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران)

ترجمہ: اللہ کی رسی اکٹھے ہو کر مضبوطی سے تھام لو اور گروہ بندی اختیار نہ کرو۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَ كَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ﴾ (آل عمران)

ترجمہ: بلاشبہ جن لوگوں نے اپنے دین میں گروہ بندی کی اور فرقے فرقے بن گئے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

٦ الجہاد

بنا کردند خوش رسمے بہ خاک و خوں غلطیدن
خدا رحمت کنند ایں عاشقانِ پاک طینت را

جہاد کا معنی

لغت عربی میں جہاد کا معنی کوشش کرنا اور محنت و مشقت برداشت کرنا ہے، اصطلاح شریعت میں اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہر کوشش کو جہاد کہتے ہیں دشمنان اسلام کے خلاف قتال پر بھی جہاد کا لفظ بولا جاتا ہے۔

اسلام چونکہ سلم و سلامتی اور امن و آشتی سے ماخوذ ہے اسی وجہ سے دین اسلام نے قتال و جہاد میں ابتداء کرنے کی اجازت نہیں دی بلکہ صبر و سکون اور تحمل و برداشت کا درس دیا ہے۔ جور و جفا اور ظلم تعدی کی انتہاء ہونے پر دفاعی جنگ لڑنے کا طریقہ اختیار کیا ہے جس طرح کہ بہت سی آیات و احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے۔

❶ ﴿وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا﴾ (الطور: ٤٨)

ترجمہ اپنے رب کے فیصلے کے باعث صبر کیجئے بے شک آپ ہمارے سامنے ہیں۔

❷ ﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ﴾ (الحجر: ٨٥) "اچھے طریقے سے درگزر کیجئے۔"

❸ ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ﴾ (المؤمنون: ٩٦)

ترجمہ برائی کا اچھے طریقے سے دفاع کیجئے۔

❹ ﴿وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا﴾ (المزمل: ١٠)

ترجمہ ان کی باتوں پر صبر کریں اور اچھے طریقے سے علیحدہ ہو جائیں۔

❺ ﴿وَاِذْ يَمْكُرُبِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ﴾ (الانفال: ٣٠)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترجمہ جب کفار تمہارے خلاف سازشیں کرتے تھے کہ تمہیں قید کر دیں یا قتل کر دیں یا جلا وطن کریں اور بھی کئی سازشیں تیار کرتے تھے اور اللہ ان کے خلاف تدبیر کرتا ہے، وہی بہتر تدبیر والا ہے۔

مکی زندگی میں آپ ﷺ اور صحابہ کو طرح طرح کی لگاتار بے شمار تکالیف پہنچائیں گئیں اور اذیتیں دی گئیں جن کی تاریخِ انسانیت میں مثال نہیں ملتی لیکن جہاد کی اجازت نہیں دی گئی۔ جب آپ ﷺ نے کفار کی تمام امانتیں اور حقوق ادا کر کے اور اپنی جائیدادیں چھوڑ کر ہجرت کی تو آپ کو پکڑنے اور قتل کرنے پر انعامات رکھے گئے، اور چھپ چھپا کر کے جب سینکڑوں میل دور مدینہ منورہ پہنچ گئے تو وہاں بھی کفار نے رہائش اختیار کرنے کی اجازت نہ دی، آئے دن حملے کرتے، مال لوٹتے، قتل کرنے کی کوششوں میں لگے رہتے۔ حتیٰ کہ پوری قوت کے ساتھ لشکر کفار جب مدینہ منورہ پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ ہو گیا تو پھر دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی۔ ملاحظہ فرمائیں:

﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ، الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ﴾(الحج: ۳۹،۴۰)

ترجمہ جن مظلوم لوگوں کے خلاف لڑائی کی جاتی ہے اب انہیں بھی اجازت دی گئی ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے صرف اس لئے نکالا گیا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔

اسلام کی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان نے کبھی جنگ میں ابتداء نہیں کی، اور جب جنگ مسلط کر دی جائے صرف اس وقت دفاع کیا ہے اسلام کے ابتدائی تیرہ سالوں میں ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ سر عام اذیت ناک سزائیں دی گئیں اور انسانیت سوز طریقے سے قتل کیا گیا، ہندوستان میں محمد بن قاسمؒ، سلطان محمود غزنویؒ اور سلطان محمد غوریؒ کے حملے صرف انتقامی کاروائی تھی۔ دنیا کے اطراف واکناف نے ہمیشہ صرف جوابی کاروائی پر اکتفا کیا ہے۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے یہ لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد اور قتال

جہاد کا لفظ عام ہے جو جہاد بالسیف، جہاد باللسان، جہاد بالقلم اور ان دیگر جہود مبارکہ پر بھی بولا جاتا ہے جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے روا رکھی گئی ہوں۔ چنانچہ امام ابن القیم رحمہ اللہ "**حَقَّ جِهَادِهِ**" کی تشریح اس طرح کرتے ہیں۔

﴿فحقُّ جهادِهِ انْ يُّجَاهِدَ الْعَبْدُ نَفْسَهُ يَسْلَمَ قَلْبُهُ وَلِسَانُهُ وَجَوَارِحُهُ لِلّٰهِ فَيَكُوْنَ كُلُّه لِلّٰهِ و بِاللّٰهِ لاَ لِنَفْسِهِ وَلاَ بِنَفْسِهِ وَيُجَاهِدَ شَيْطَانَهُ بِتَكْذِيْبِ وَعْدِهِ وَمَعْصِيَةِ اَمْرِهِ وَارْتِكَابِ نَهْيِهِ فَاِنَّهُ يَعِدُ الاَمَانِي وَيُمَنِّي الْغُرُوْرَ وَيَعِدُ الْفَقْرَ وَيأمُرُ بالفَحْشَاءِ وَيَنْهٰى عَنِ التُّقٰى وَالْهُدٰى وَالعِفَّةِ وَالصَّبْرِ وَاَخلاَقِ الاِيْمَانِ كُلِّهَا فَجَاهَدَهُ بِتَكْذِيْبِ وَعْدِهِ وَمَعْصِيَّةِ اَمْرِهِ فَيَنْشَأُ لَهُ مِنْ هٰذَيْنِ الْجِهَادَيْنِ قُوَّةٌ وَسُلْطَانٌ وَعُدَّةٌ يُجَاهِدُ بِهَا اَعْدَاءَ اللّٰهِ فِيْ الْخَارِجِ بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَمَالِهِ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا﴾ (زاد المعاد فی ہدی خیر العباد ۳/ ۷، ۸)

ترجمہ حقیقی جہاد یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے تاکہ اس کا دل، زبان اور اعضاء سب اللہ کے تابع فرمان ہو جائیں اور یہ حالت پیدا ہو جائے کہ سب کچھ اللہ کا دیا ہوا ہے اور اللہ کی توفیق سے ہی ہر کام ہو گا، یہ نہ کہے کہ یہ شئے میری ہے یا میری طاقت سے مجھے یہ شئے حاصل ہوئی ہے۔ انسان اس طرح شیطان سے جہاد کرتے ہوئے اس کے وعدوں کو جھوٹا سمجھے، اس کے حکم کی نافرمانی اور اس کی منہیات کا ارتکاب کرے کیونکہ شیطان خواہشیں دلاتا ہے اور دھوکہ والی امیدیں دیتا ہے، فقیر ہونے کا وعدہ دیتا ہے بے حیائی کی دعوت دیتا ہے اور پرہیزگاری، دین کی ہدایت، پاکدامنی، صبر اور ایمان کے تمام اوصاف سے روکتا ہے اس طرح شیطان کے وعدے کی تکذیب اور اس کے حکم کی نافرمانی کر کے حقیقی جہاد کرے ان دونوں جہاد (جہاد بالقلب، جہاد باللسان) سے انسان میں ایسی قوت، طاقت اور سطوت پیدا ہوتی ہے جس سے وہ اللہ کے دشمنوں کے خلاف دل، زبان، ہاتھ اور اپنے مال کے ساتھ جہاد کر سکے اور اللہ کا کلمہ سربلند ہو جائے۔

امام نووی رحمہ اللہ کی وضاحت

امام محی الدین نووی جہاد کرنے والے طائفہ منصورہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَيَحْتَمِلُ اَنَّ هٰذِهِ الطَّائِفَةَ مُتَفَرِّقَةٌ بَيْنَ اَنْوَاعِ الْمَرْضِيِّيْنَ مِنْهُمْ شُجْعَانٌ مُقَاتِلُوْنَ وَمِنْهُمْ فُقَهَاءُ وَمِنْهُمْ مُحَدِّثُوْنَ وَمِنْهُمْ زُهَّادٌ وَآمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمِنْهُمْ اَنْوَاعٌ اُخْرٰى مِنَ الْخَيْرِ وَلَا يَلْزَمُ اَنْ يَكُوْنُوْا مُجْتَمِعِيْنَ بَلْ قَدْ يَكُوْنُوْنَ مُتَفَرِّقِيْنَ فِيْ اَقْطَارِ الْعَالَمِ (عون المعبود ۲ / ۳۱۲)

ترجمہ: ہو سکتا ہے کہ یہ (جہاد کرنے والی) جماعت مختلف قسم کے پسندیدہ لوگوں میں تقسیم ہو۔ چنانچہ ان میں سے کچھ بہادر اور دلیر حضرات ہیں جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہتے ہیں کچھ فقہاء و محدثین اور بعض زاہدین اور عبادت گزار ہوں انہی میں سے بعض وہ ہوں جو نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے ممانعت کرنے والے ہوں اور اس طرح نیکی کے دیگر کام کرنے والے لوگ بھی اس جماعت میں شامل ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ یہ سب گروہ ایک ہی جگہ موجود ہوں بلکہ دنیا کے اطراف واکناف میں متفرق مقامات پر بکھرے ہوئے ہوں۔

جہاد کے مختلف پہلو

مسلمان جس طریقے سے بھی اللہ کے دین کو بلند اور کفر کو زیر کرے اس کو ہی جہاد کہنے کے باعث جہاد کے مختلف پہلو شمار کئے گئے ہیں جو نہایت اہم جہاد کہلاتے ہیں بلکہ جہاد بالسیف کی بنیاد ہیں اور قتالِ اعداء میں شرکت سے پہلے اس اصلی جہاد کی تربیت ضروری ہے کیونکہ اس جہاد کی حیثیت اصل (جڑ) اور جہاد بالسیف کا درجہ فرع (شاخ) کا ہے اور اصل کے بغیر فرع کا وجود ناممکن ہے۔ لہذا پہلے ان اصل جہاد کی مختلف صورتوں کو ملاحظہ فرمائیں اور پھر اس کا مقام متعین کریں۔

کامل جہاد

نفس کی وہ خواہشات جو اللہ کی اطاعت میں رکاوٹ بنتی ہیں ان کی مخالفت کا نام جہاد اکبر ہے فرمان نبوی :

اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ (جامع ترمذی کتاب الجهاد، مسند احمد ۶ / ۲۱)

ترجمہ: کامل مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت میں لانے کے لئے (اپنی خواہشات سے) جہاد کرے۔ ابن حبان نے اس حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے (صحیح ابن حبان ص ۲۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہادِ اکبر

کفار و مشرکین کی مخالفت اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری میں تبلیغ دین کو بڑا جہاد قرار دیا گیا ہے۔

﴿فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيْرًا﴾ (الفرقان: ۵۲)

ترجمہ اے نبی مکرم ﷺ کفار و مشرکین کی فرمانبرداری نہ کرنا اور قرآن پاک کی تبلیغ کے ذریعہ ان کے خلاف جہاد کرتے رہنا۔

اس آیت کے متعلق امام ابن القیمؒ لکھتے ہیں:

فَهٰذِهِ الْآيَةُ مَكِّيَّةٌ اُمِرَ فِيْهَا جِهَادِ الْكُفَّارِ بِالْحُجَّةِ وَالْبَيَانِ وَتَبْلِيْغِ الْقُرْآنِ (زاد المعاد ۳ ۵)

ترجمہ یہ مکی سورت کی آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کے دلائل و براہین اور مسائل کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن کے دلائل و براہین سے مخالفین کے شکوک و شبہات کو دور کرنا بڑا جہاد ہے۔

حقیقی جہاد

اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے عوام الناس کے سامنے اعلان توحید کو اللہ نے حقیقی جہاد کہا ہے فرمان ربانی ہے:

﴿وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ﴾ (الحج: ۷۸)

ترجمہ اور اللہ (کی توحید کو واضح کرنے میں) تم حقیقی جہاد کرو۔

امام ابن کثیرؒ اس کی وضاحت یوں فرماتے ہیں:

اَیْ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ (تفسیر ابن کثیر: ۳ / ۲۱۷)

ترجمہ یعنی تم اپنے مالوں، اپنی زبانوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو۔

اس آیت کی تفسیر میں صحابہ و تابعین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں جو حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے زاد المعاد ۳ / ۸ پر درج کئے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1 قال ابن عباس رضی اللہ عنہ هُوَ اِسْتِفْرَاغُ الطَّاقَةِ فِيْهِ وَاَنْ لاَ يَخَافَ لَوْمَةَ لاَئِمٍ

ترجمہ تبلیغ دین میں پوری طاقت خرچ کی جائے اور آدمی کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے۔

2 قَالَ وَقَاتِل اِعْمَلُوْا لِلّٰهِ حَقَّ عَمَلِهِ وَاعْبُدُوْهُ حَقَّ عِبَادَه

ترجمہ خالص اللہ کے لئے عمل کرو اور خالص اسی کی عبادت کرو۔

3 قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مُبَارَك: هُوَ مُجَاهَدَةُ النَّفْسِ وَالْهَوَى

ترجمہ یہ نفس اور خواہش کے خلاف جہاد کرنا ہے۔

ان سلفی تفاسیر سے معلوم ہوا کہ حقیقی جہاد سے مراد مجاہدۂ نفس اور اعلان حق ہے جو جہاد بالسیف (قتال) سے پہلے ہر مجاہد میں ہونا ضروری ہے۔

افضل جہاد

جابر اور ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق بلند کرنے کو افضل جہاد قرار دیا گیا ہے:

اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

ترجمہ ظالم بادشاہ کے خلاف سچی بات کہنا سب سے افضل جہاد ہے۔

نوٹ مندرجہ بالا آیات و احادیث اور سلفی تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد صرف قتال کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جہاد کی مختلف صورتوں میں ایک صورت (قتال) کا نام بھی جہاد ہے اور یہ بھی واضح ہوا کہ دیگر صورتوں کی نسبت قتال کو ادنیٰ اور چھوٹی قسم کا جہاد کہا گیا ہے۔ اور یہ بھی عیاں ہے کہ قتال سے پہلے جہاد کی باقی صور و اشکال کی تربیت ضروری ہے۔ اسی وجہ سے مکی سورتوں میں ان دیگر شکلوں کو عمدہ اور اعلیٰ جہاد قرار دیا گیا ہے۔ نیز اس جہاد اکبر سے جہاد اصغر کی طرف جانا ضروری ہے۔

امام ابن القیمؒ کا اعلان

وَلَمَّا كَانَ جِهَادُ اَعْدَاءِ اللّٰهِ فِيْ الْخَارِجِ فَرْعًا عَلَى جِهَادِ الْعَبْدِ نَفْسَهُ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ جِهَادُ النَّفْسِ مُقَدَّمًا عَلَى جِهَادِ الْعَدُوِّ فِيْ الْخَارِجِ وَاَصْلاً لَهُ فَاِنَّهُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَالَمْ يُجَاهِدْ نَفْسَهٗ اَوَّلاً لِتَفْعَلَ مَاأُمِرَتْ بِهٖ وَتَتْرُكَ مَانُهِيَتْ عَنْهُ وَيُحَارِبُهَا فِى اللّٰهِ لَمْ يُمْكِنْ جِهَادُ عَدُوِّهٖ فِى الْخَارِجِ فَكَيْفَ يُمْكِنُهٗ جِهَادُ عَدُوِّهٖ وَالْاِنْصَافُ فِيْهِ وَعَدُوِّهِ الَّذِى بَيْنَ جَنْبَيْهِ قَاهِرٌ لَهٗ مُسَلِّطٌ عَلَيْهِ لَمْ يُجَاهِدْهُ وَلَمْ يُحَارِبْهُ فِى اللّٰهِ بَلْ لَا يُمْكِنُهُ الْخُرُوْجُ اِلَى عَدُوِّهٖ حَتّٰى يُجَاهِدَ نَفْسَهٗ عَلَى الْخُرُوْجِ (زاد المعاد : ٣ / ٥،٦)

ترجمہ: چونکہ دنیا میں رہنے والے کفار کے خلاف جہاد کرنا آدمی کا اپنے نفس کے خلاف ،اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کرنے کی شاخ ہے جس طرح نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ کامل مجاہدوہ ہے جس نے اللہ کی رضا میں اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا۔ اس لئے دنیا میں اللہ کے دشمنوں سے جہاد کرنے سے پہلے اپنے نفس سے جہاد کرنا چاہئے۔ اور نفس کے خلاف جہاد کرنا اصل (اور کفار سے جہاد کرنا اس کی شاخ ہے) اور جب تک کوئی شخص اپنے نفس کے خلاف اللہ کی رضا کے لئے اس قدر جہاد نہیں کرتا کہ وہ نفس اللہ کے ہر حکم کا فرمانبردار بن جائے اور اللہ کی ممنوع اشیاء سے اجتناب کرنے لگے اس وقت تک ممکن نہیں کہ انسان دنیا میں موجود دشمنان خدا سے جہاد کر سکے۔ اور باہر والے دشمن سے جہاد اور انصاف کیسے ممکن ہے جب کہ اپنے پہلوؤں میں چھپا ہوا دشمن (خواہشات نفسانی) انسان پر غالب ہے، اور قبضہ جما چکا ہے جس سے ابھی انسان نے جہاد نہیں کیا اور نہ ہی اس سے جنگ کی ہے۔ بلکہ باہر والے دشمن کو ملک سے نکالنا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اپنے اندرونی دشمن سے جہاد کر کے اپنے دل سے نہیں نکالا جاتا۔

قرآن اور جہاد کے اعداد و شمار

قرآن وحدیث میں کثیر مقامات پر جہاد کو قتال کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے اور کبھی سبیل اللہ کا لفظ بول کر قتال مراد لیا گیا ہے اور کبھی صراحت کے ساتھ قتال کا حکم دیا گیا ہے یا قتال کا تذکرہ دوسرے صیغوں میں کیا گیا ہے صرف قرآن مجید کے اعداد و شمار ملاحظہ ہوں :

انتیس مقامات پر جہاد کو صرف قتال کے خصوصی مفہوم پر اطلاق کیا گیا ہے جبکہ چالیس مقامات پر سبیل اللہ سے مراد قتال ہے اور اکتالیس جگہوں پر قتال کی صراحت کی گئی ہے جن میں بارہ مواضع پر **قَاتِلُوا** "لڑائی کرو" اور سات جگہ "**جَاهِدُوا**" یا **جَاهِدْ** "جہاد کرو" امر (Order) کے صیغہ کے ساتھ حکم دیا گیا ہے۔ جس سے مترشح ہوتا ہے کہ جہاد اور قتال کو بلند مقام حاصل ہے اور اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی اہمیت ہے اور جہاد بالسیف کرنے میں اگر کلمہ حق کہنے کی جرأت و بے باکی اور اخلاص عمل پنہاں ہو تو اس کے اثرات و نتائج نہایت مفید ہوتے ہیں اور علم و عمل کی آمیزش اسے چار چاند لگا دیتی ہے۔

فضائل جہاد

لفظ جہاد اگرچہ مختلف معانی پر بولا گیا ہے، لیکن جہاد کا لفظ جب کسی قرینہ کے بغیر بولا جائے تو اس سے مراد جہاد بالسیف یعنی معرکہ جنگ میں کفار کے خلاف نبرد آزما ہونا لیا جاتا ہے اور اس جہاد کی فضیلت اور اہمیت درج ذیل اعتبارات کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے :

1 اسلام کی کوہان

قال رسول اللہ ﷺ ذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ(ترمذی کتاب الایمان، کتاب فضائل الجهاد، ابن ماجہ کتاب الفتن)

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام کی کوہان جہاد ہے"

جانور کے جسم میں کوہان سب سے اونچی ہوتی ہے اس سے جہاد کا ارفع و اعلیٰ ہونا مراد ہے۔

2 سب سے پیارا عمل

عَنْ عبداللهِ بْنِ مَسْعُوْد ؓ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللهِ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ(صحیح بخاری کتاب الادب، کتاب فضائل الجہاد ا ۳۹۰)

ترجمہ: جناب رسالت مآب ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے پیارا عمل کونسا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

اَحَبُّ اسم تفضیل کا صیغہ ہے جس کے ساتھ تفضیل نفسی، تفضیل بعض اور تفضیل کل کو بیان کیا جاتا ہے اور یہاں آخری معنی مراد لیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ وہ صرف ایک عمل پر ہی بولا جا سکتا ہے۔ لیکن صحیح بخاری کی اس روایت میں نماز، والدین کی خدمت اور جہاد تینوں میں سے ہر ایک کے لئے یہی لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اور مسلم ج ا ص ۶۲ **باب کون الایمان باللہ تعالیٰ افضل الاعمال** کی ایک دوسری حدیث میں ایمان کو بھی یہی درجہ دیا گیا ہے اور صحیح مسلم میں نماز اور غلام آزاد کرنے کو بھی اس لفظ سے ذکر کیا گیا ہے اور صحیح مسلم ہی میں عبداللہ بن عمرو کی حدیث میں کھانا کھلانے اور سلام کہنے پر بھی یہی لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کی ایک تطبیق تو وہ ہے جو امام نووی نے دی ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر شخص کے لحاظ سے اس عمل کی اہمیت اور ضرورت کے سبب افضیلت بیان کی گئی ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس کے علاوہ یہ وجہ بھی بیان کی ہے کہ اعمال کے اختلاف کے لحاظ سے فضیلت واضح کی گئی ہے۔ اعمال کا تعلق حقوق اللہ اور حقوق العباد کسی سے ہو سب کے مجموعہ سے ایمان افضل ہے۔ حقوق اللہ سے نماز، حقوق العباد سے والدین کی خدمت اور جو اعمال حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر مشتمل ہیں ان میں سے جہاد افضل عمل ہے۔

3 جنت کی ضمانت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَنْ يُدْخِلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ

(صحیح بخاری کتاب الجہاد، کتاب الخمس، کتاب التوحید)

ترجمہ: جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ میں جہاد کرنے کے لئے ضمانت دی ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

4 جنت کے سو درجات

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ (صحیح بخاری کتاب الجہاد، کتاب التوحید)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں سو درجات صرف مجاہدین کے لئے خاص کر دیئے ہیں۔

5 جنت کا مخصوص دروازہ

عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ (صحیح بخاری کتاب الصوم، کتاب الزکاۃ، کتاب فضائل الصحابہ)

ترجمہ: حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے نبی مکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جنت میں ایک دروازے کا نام اَلرَّيَّانُ (سیراب کرنے والا) جس سے قیامت کے دن صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے کوئی دوسرا اس سے (جنت میں) داخل نہیں ہو سکے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6 دنیا کی دوبارہ خواہش

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الاَرْضِ مِنْ شَيْئٍ اِلاَّ شَهِيْدٌ يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ (صحیح بخاری کتاب الجہاد باب تمنی المجاهد ان يرجع الى الدنيا)

ترجمہ حضرت انس بن مالک نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ایسا شخص نہیں جسے اللہ جنت میں داخل کرے اور وہ واپس دنیا میں لوٹ جانے کی خواہش کرے سوائے شہید کے کہ وہ خواہش کرے گا کہ اسے اسی طرح دس مرتبہ شہید کیا جائے کیونکہ وہ اس میں بڑی عزت دیکھتا ہے۔

7 شہید کے انعامات

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلشَّهِيْدِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُلَهُ اَوَّلَ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ الْفَزَعَ الاَكْبَرَ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرُ الْعِيْنِ وَيَشْفَعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنَ اَقَارِبِهِ

(جامع ترمذی کتاب الجهاد وقال هذا حديث صحيح غريب)

ترجمہ حضرت مقدام ابن معد یکرب روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (اللہ کی طرف سے) شہید کیلئے چھ انعامات ہیں :

1. اس کے گناہ پہلی دفعہ ہی معاف کر دیئے جاتے ہیں۔
2. اور وہ فوت ہونے سے پہلے اپنا جنت والا گھر دیکھ لیتا ہے۔
3. اور اسے عذاب قبر سے پناہ دی جاتی ہے اور وہ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے امن میں ہو گا۔
4. اور اس کے سر پر یاقوت سے بنا ہوا عزت کا ایسا تاج رکھا جائے گا کہ اس کا ایک موتی دنیا اور آخرت سے بہتر ہو گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5۔ اس کی شادی خوبصورت آنکھوں والی ستر عورتوں سے کرائی جائے گی۔

6۔ اور ستر قریبی رشتہ داروں کے متعلق اس کی سفارش قبول ہو گی۔

اجراء جہاد

بعض حضرات سمجھتے ہیں کہ اب دنیا میں مسلمانوں کی تعداد کثیر ہو چکی ہے اور ہر جگہ اسلام کی آواز پہنچ چکی ہے اور دعوت اسلام بھی عام ہو چکی ہے اس لئے جہاد کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن یہ نظریہ اسلام کے خلاف ایک سازش ہے جو مرزا قادیانی علیہ اللعنۃ کا پیش کردہ حربہ ہے جو اس نے اپنے عیسائی آقاؤں سے حاصل کیا ہے اور اس کی ترویج کی ہے جو درحقیقت قرآن مجید کے صریح احکام کے خلاف ہے۔ کیونکہ ابدی ضابطۂ حیات اور جہاد کے احکامات کو قرآن نے کسی خاص وقت یا مقام کے لئے مخصوص نہیں کیا اور نہ ہی یہ آیات منسوخ ہیں۔ بلکہ پیغمبر اسلام ﷺ نے متعدد احادیث صحیحہ میں جہاد کو قیامت تک جاری رہنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

1۔ قال رسول اللہ ﷺ اَلْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِی اللّٰهُ اِلَی اَنْ یُّقَاتِلَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا یُبْطِلُهٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ

(ابوداؤد مع عون المعبود کتاب الجهادباب فی الغزو مع ائمة الجور ۲/۳۲۴،۳۲۵)

ترجمہ: جب سے اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس وقت سے لے کر جہاد جاری ہے حتیٰ کہ میری امت کا آخری مجاہد دجال سے جہاد کرے گا۔

اس حدیث پر امام ابوداؤد خاموش رہے ہیں اور ابوداؤد کے شارح المنذری نے بھی خاموشی اختیار کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث ان کے نزدیک صحیح ہے کیونکہ ان دونوں بزرگوں کا اصول ہے کہ جس حدیث پر وہ خاموش رہیں وہ حدیث ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہے۔ نیز اس حدیث کی تائید کثیر احادیث سے ہوتی ہے۔ جن کے الفاظ بھی اس حدیث سے ملتے جلتے ہیں۔

ابوداؤد میں انس بن مالک سے ایک مرفوع حدیث کے آخری الفاظ ہیں:

اَلْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰهُ اِلَی اَنْ یُقَاتِلَ آخِرُ اُمَّتِی الدَّجَّالَ (حوالہ مذکور)

2۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاهِرِیْنَ عَلٰی مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰی یُقَاتِلَ آخِرُهُمْ مَسِیْحَ الدَّجَّالَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ جناب رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے لوگ حق پر ہمیشہ جہاد کرتے رہیں گے جو اپنے مخالفین پر غالب آئیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری مجاہد مسیح الدجال سے جہاد کرے گا۔ (ابو داؤد کتاب الجہاد ۲/ ۳۱۴)

3۔ قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ نَاسٌ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ وَيزِيْغُ اللّٰهُ بِهِمْ قُلُوْبَ اَقْوَامٍ وَيَرْزُقُهُم مِنْهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ (سنن نسائی کتاب الجہاد)

ترجمہ جناب رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ حق پر ہمیشہ جہاد کرتے رہیں گے اور اللہ کچھ لوگوں کے دل ٹیڑھے کر دے گا۔ پھر ان لوگوں سے مجاہدین کو رزق دے گا۔ (مال غنیمت حاصل ہو گا)

اس مضمون کی احادیث کتب حدیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں کہ ان کا تحریر کرنا مضمون کو طویل کر دے گا۔

اسباب جہاد

جن اسباب و عمل کی بنا پر رسول مقبول ﷺ کو جہاد کی اجازت دی گئی اور پھر جن وجوہات کی بنا پر فرض کر دیا گیا وہ اسباب و علل آج بھی موجود ہیں بلکہ پہلے کی نسبت زیادہ قوی اور منظم ہو چکے ہیں اور بہت سے نئے حالات ایسے پیدا ہو چکے ہیں جو جہاد کا تقاضا کرتے ہیں اس لئے موجودہ دور میں جہاد کی ضرورت و اہمیت کم نہیں ہوئی بلکہ پہلے کی نسبت کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

1 کفار کے خلاف جہاد

﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً﴾ (التوبۃ: ۱۲۳)

ترجمہ اپنے ارد گرد کے کفار سے ایسی جنگ کرو کہ وہ تمہاری سخت طاقت کو محسوس کر لیں۔

سورت توبہ مدنی زمانہ کی آخری سورتوں میں سے ہے جس میں اسلام کی قوت و شوکت ابھر کر سامنے آگئی تھی البتہ ملک عرب اور اس کے ملحقہ دیگر ممالک میں ابھی کفر قائم دائم تھا۔ اس آیت کے ذریعہ مزید جہاد کا حکم دیا گیا تاکہ دیگر کفار کو سر اٹھانے کی جرأت نہ ہو سکے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2 مرتدین کے خلاف جہاد

﴿یاایُّها الَّذِیْنَ آمَنُوْا مَنْ یَرْتَدِدْ مِنکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَأْتِیَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلاَ یُخَافُوْنَ لَوْمَةَ لائِمٍ ، ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾ (المائدہ : ۵۴)

ترجمہ اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اس دین حقہ سے لوٹ جائے پس عنقریب اللہ تعالیٰ ایسی قوم لائے گا جن سے اللہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے جو مومنوں پر بڑے نرم اور کافروں پر بڑے سخت ہوں گے اور اللہ کے راستہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسیع علم والا ہے۔

بخاری و مسلم کی متعدد احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ کی یہ پیش گوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں پوری ہوئی۔ جب ملک عرب کے اکثر لوگ اسلام چھوڑ کر اپنے آبائی ادیان باطلہ کی طرف لوٹ گئے بعض نے مسیلمہ کذاب کی نبوت کو سچا مان کر اس کی بیعت کر لی بعض نے زکوٰۃ کی فرضیت کا انکار کر دیا اور بعض زکوٰۃ کی ادائیگی سے منکر ہو گئے ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب کے خلاف جہاد کا اعلان کیا، اس وقت یمن سے پختہ ایمان والوں کی ایک جماعت آئی جنہوں نے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ماتحتی میں مرتدین کے خلاف جہاد کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابوبکر! کلمہ گو افراد کے خلاف جہاد کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا

وَاللّٰهِ اِنِّیْ اُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ

(بخاری کتاب الزکوٰۃ، کتاب المرتدین، کتاب الاعتصام، مسلم کتاب الایمان)

ترجمہ اللہ کی قسم! جس شخص نے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کیا میں اس کے خلاف جہاد کروں گا (جس نے نماز کو فرض جانا اور زکوٰۃ کی فرضیت سے انکار کیا)

3 دین بدلنے والے کیخلاف جہاد

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ (بخاری، کتاب الصلوۃ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دین (اسلام) کو بدلے اسے قتل کرو۔

موجودہ دور میں یہ داعیہ (سبب) پہلے کی نسبت زیادہ قوی ہو کر نمودار ہوا ہے یہود و نصاری کی وسیع حکومت، بین الا قوامی اداروں میں ان کی اجارہ داری، اسباب تعیش کی پر فریب پیش کش اور ہمارے مسلمانوں میں اسلام کی بے حسی اور کسمپرسی ایسے اسباب ہیں جن کی وجہ سے عام مسلمان کا اسلام سے برگشتہ اور منحرف ہو کر ادیان باطلہ کو قبول کرنا عہد نبوی ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور کی نسبت زیادہ پر کشش نظر آتا ہے اور دین اسلام کو چھوڑ کر دیگر ادیان قبول کرنے پر کوئی قدغن نہ ہونے کے باعث آئے دن لوگ دین سے انحراف کرتے رہتے ہیں۔ اور اسلام کی رسوائی اور پسپائی کا سبب بنتے رہتے ہیں۔ یہ حکم مرد و زن کے لئے عام ہے۔ اسی وجہ سے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی الجامع الصحیح میں ان الفاظ سے باب قائم کیا ہے:

بَابُ قَتْلِ الْمُرْتَدِّ وَالْمُرْتَدَّةِ

"دین اسلام کو چھوڑنے والے مرد اور عورت کو قتل کرنے کا بیان"

اگر اب بھی پاکستان میں نفاذ شریعت کا اعلان کر دیا جائے تو فتنہ ارتداد ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔

4 شاتمین رسول کے خلاف جہاد

ناموس رسالت کی حفاظت ہر مسلمان پر فرض ہے اور ادنیٰ گستاخی رسول کو قرآن مجید نے خلاف ایمان قرار دیا ہے بد کلامی اور زبان درازی تو کجا بلند آوازی کو بھی ضیاع ایمان کا سبب قرار دیا گیا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ (الحجرات: ۱، ۲)

ترجمہ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے آگے نہ بڑھو اور اس کے رسول سے اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے، اے ایمان والو تم اپنی آوازوں کو ہمارے اس مخصوص نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو جس طرح تم ایک دوسرے سے آواز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کو بلند کرتے ہو اس سے تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں اس کا شعور بھی نہیں ہو گا۔

فتح مکہ کے خطبہ عالیہ میں جہاں جناب رسالتمآب ﷺ نے تمام محاربین کفار کے لئے معافی عامہ کا اعلان کیا لیکن وہاں گستاخ رسول آٹھ مرد اور تین عورتوں کو اس عام معافی سے مستثنیٰ کر دیا اور فرمایا: وہ جہاں بھی ہوں انہیں وہیں قتل کر دیا جائے خواہ وہ بیت اللہ میں غلاف پکڑ کر پناہ طلب کر رہے ہوں۔ تفصیل فتح الباری اور دیگر شروح بخاری میں ملاحظہ فرمائیں۔

امام ابن القیمؒ نے اس مسئلہ پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے، السیف المسلول علی شاتم الرسول (رسول اکرم ﷺ کو گالی دینے پر ننگی تلوار) اس کتاب میں انہوں نے بھرپور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ شاتمین رسول واجب القتل ہیں اور اس مسئلہ پر تمام ائمہ کا اتفاق ہے اگر پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک میں نفاذ شریعت کے نفاذ کا اعلان کر دیا جاتا اور ان کے خلاف جہاد کیا جاتا تو سلمان رشدی تسلیمہ نسرین جیسے ملعونین ننگ دین، ننگ وطن اور ننگ انسانیت کا سبب نہ بنتے۔

مولانا ظفر علی خاں علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے:

نماز اچھی ، روزہ اچھا ، زکوٰۃ اچھی ، حج اچھا
میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
جب تک نہ کٹ مروں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

5 منافقین کے خلاف جہاد

کفار کی نسبت منافقین اسلام اور مسلمانوں کے لئے زیادہ نقصان دہ ہوتے ہیں ان کی ریشہ دوانیاں کفار کی جنگ عظیم سے خطرناک ہوتی ہیں اس وجہ سے قرآن نے ان کی سزا کفار سے سخت رکھی ہے۔

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ (النساء : ۱۴۵)

ترجمہ بے شک منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جناب رحمت للعالمین ﷺ کو مخاطب کر کے منافقین کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا ہے اور مزید سختی کرنے پر زور دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ دمَا واهُمْ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ﴾(التحریم:۹)

ترجمہ اے نبی اکرم ﷺ کفار اور منافقین کے خلاف جہاد کریں اور ان پر سختی کریں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

اس آیت کو اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ ذکر کرنے پر اکتفا نہیں کی بلکہ من وعن دو جگہ بیان فرمایا ہے: پہلا مقام سورۃ التوبۃ: ۷۳ اور دوسرا سورۃ التحریم: ۹

پہلی سورت میں عمومی تذکرہ کفار و منافقین کا ہے جبکہ دوسری سورت میں منافقین خصوصی طور پر مراد ہیں۔جس سے معلوم ہوا کہ کفار و مشرکین کی طرح منافقین سے بھی جہاد ضروری ہے۔

امام ابن القیمؒ نے منافقین کے خلاف جہاد کو سب سے مشکل قرار دیا ہے فرماتے ہیں:

فَجِهَادُ الْمُنَافِقِيْنَ اَصْعَبُ مِنْ جِهَادِ الْكُفَّارِ وَهُوَ جِهَادُ خَوَاصِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَوَرَثَةِ الرُّسُلِ وَالْقَائِمُوْنَ فِيْ اَفْرَادِ فِي الْعَالَمِ وَالْمَشَارِكُوْنَ فِيْهِ وَالْمُعَاوِنُوْنَ عَلَيْهِ وَاِنْ كَانُوْا هُمُ الْاَقَلِّيْنَ عَدَدًا فَهُمُ الْاَعْظَمُوْنَ قَدْرًا(زاد المعاد: ۳/ ۵)

ترجمہ کفار کے خلاف جہاد کی نسبت منافقین کے خلاف جہاد زیادہ مشکل ہے اور یہ جہاد صرف اسی امت (محمدیہ) کا خاصہ ہے اور رسولوں کی وراثت ہے اور اس جہاد کو قائم کرنے والے اس میں شریک ہونے والے اور اس میں تعاون کرنے والے پوری دنیا میں تعداد کے لحاظ سے اگرچہ کم ہیں لیکن (اللہ کے نزدیک) وہ قدر و منزلت میں زیادہ ہیں۔

6 باغیوں کے خلاف جہاد

اسلام کے عدالتی فیصلوں پر عملدرآمد کرنے سے اسلام کا استحکام اور استقلال ہوتا ہے اور اسلامی فیصلوں کی خلاف ورزی سے اسلام کی بیخ کنی کی نوبت آتی ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے باغی جماعت کے خلاف بھی جہاد کا حکم دیا ہے۔

﴿وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوْا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْءَ اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ﴾(الحجرات: ۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ اگر مومنوں کی دو جماعتوں کے درمیاں لڑائی جھگڑے کی نوبت آجائے پھر تم ان کے درمیان صلح کراؤ اور ان میں سے اگر ایک جماعت تمہارے اس فیصلے سے باغی ہو جائے تو اس کے خلاف جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم پر آجائیں۔

حافظ ابن کثیر کی وضاحت

حافظ ابن کثیرؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لمبی حدیث درج کی ہے (ہم صرف ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں) کہ اللہ تعالیٰ نے چار قسم کے لوگوں کے خلاف تلوار اٹھانے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے۔

(ا) مشرکین

﴿فَاِذَا نْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ﴾

ترجمہ جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو قتل کرو۔

(ب) کفار اہل کتاب

﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُوْنَ﴾

ترجمہ تم ان اہل کتاب کے خلاف لڑائی کرو جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن کے ساتھ ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حرام کردہ چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اور نہ ہی سچے دین (اسلام) پر ایمان لاتے ہیں (اس وقت تک لڑائی کرو) حتی کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں کے ساتھ جزیہ ادا کریں۔

(ج) منافقین

﴿جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ﴾ ”اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کفار اور منافقین کے خلاف جہاد کرو۔“

(د) باغی افراد

﴿فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ﴾

ترجمہ تم اس جماعت کے خلاف لڑائی کرو جو بغاوت کرتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم کی طرف لوٹ آئے۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جب منافقین کا نفاق ظاہر ہو جاتا تھا تو صحابہ ان کے خلاف تلوار سے جہاد کرتے تھے۔ امام ابن جریر نے اسی بات کو مختار کہا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۲ ۴۸۸)

حافظ ابن کثیرؒ کی اپنی ترجیح یہ ہے کہ کفار کے ساتھ تلوار کے ساتھ اور منافقین کے خلاف زبان کے ساتھ جہاد کیا جائے اور ان پر حدود و کفارات جاری کی جائیں۔ (تفسیر ابن کثیر ۲ ۴۸۹)

7 مظلوم کی امداد میں جہاد

مسلمان کی امداد کرنا مسلمان کے حقوق میں سے ہے اور خصوصاً جس جگہ مسلمانوں پر ظلم و زیادتی اور جبر و تشدد ہو رہا ہو وہاں کے لوگوں کی امداد کرنا سب مسلمانوں پر فرض ہے اس علاقہ والوں پر فرض عین اور دوسرے علاقوں والوں کے لئے فرض کفایہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے :

﴿وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ، اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْآ اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا﴾ (النساء : ۷۵،۷۶)

ترجمہ اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں لڑائی (جہاد) نہیں کرتے جبکہ کمزور مرد، عورتیں اور بچے کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اس بستی (علاقہ) سے نکال لے جہاں کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی حمایتی اور کوئی مددگار بھیج دے۔ ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کافر شیطان کے راستہ میں لڑتے ہیں (اے مومنو) تم شیطان کے دوستوں کے خلاف لڑائی (جہاد) کرو بے شک شیطان کا مکر بہت کمزور ہے۔

اسلام کی تاریخ گواہ ہے کہ مظلوم کی امداد میں مجاہدین پہنچتے رہے خود ہندوستان میں محمد بن قاسم کا آنا اسی مقصد کے لئے تھا۔

8 معاہدہ توڑنے والوں کے خلاف جہاد

اسلام نے عہد شکنی کو سخت حرام قرار دیا ہے اور اسی وجہ سے عہد شکنی پر جہاد کرنے کا حکم دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، ملاحظہ فرمائیں:

﴿وَاِنْ نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُم مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُم لَا اَيْمَانَ لَهُم لَعَلَّهُم يَنْتَهُوْنَ ، اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (التوبۃ: ۱۲، ۱۳)

ترجمہ اگر وہ معاہدہ کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعن و تشنیع شروع کر دیں پھر تم کفر کے لیڈروں سے جہاد کرو ان کی قسمیں کوئی چیز نہیں شاید وہ اس (عہد شکنی) سے باز آجائیں، اے مسلمانو! تم اس قوم سے کیوں نہیں لڑتے جنھوں نے اپنی قسمیں توڑ دی ہیں اور انہوں نے (ہمارے) رسول مقبول ﷺ کو (مکہ سے) نکالنے کا قصد بھی کیا تھا۔ اور لڑائی کرنے میں ابتداء بھی انہی نے کی ہے کیا تم ان سے ڈرتے ہو حق یہ ہے کہ تم اللہ سے ڈرو بشرطیکہ تم ایمان دار ہو۔

یہ مکی آیات مسلمانوں پر جور و جفا اور ظلم و تعدی پر نازل ہوئیں جبکہ کفار مکہ نے صلح حدیبیہ والا معاہدہ توڑ کر مسلمانوں کے حلیف قبیلہ بنو بکر پر حملہ کیا تھا۔ اور اسی کے نتیجہ میں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کی معیت میں مکہ معظّمہ کو فتح کیا۔ لہذا اب جہاد پہلے کی نسبت زیادہ ضروری ہو چکا ہے۔

اقسام جہاد

حکم کے لحاظ سے محدثین عظام اور فقہاء کرام نے جہاد کی دو قسمیں ذکر کی ہیں:

❶ جہاد فرضِ عین

جب ملک کے ہر شخص پر جہاد میں شمولیت لازم اور فرض ہو جاتی ہے حتیٰ کہ دیگر مشاغل اور مصارف ترک کر کے جہاد کرنا ضروری ہو جاتا ہے اور کسی کا بغیر عذر شرعی جہاد سے پیچھے رہنا جائز نہیں ہوتا۔

❷ جہاد فرضِ کفایہ

جس وقت بعض افراد کی شمولیت سے جہاد میں کامیابی ممکن ہو اس وقت تمام افراد مملکت کا جہاد میں شریک ہونا ضروری نہیں ہوتا بلکہ ان بعض کا جہاد میں شامل ہونا ہی کافی ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر کی تحقیق : صحیح بخاری کے باب وجوب النفیر کے تحت حافظ ابن حجرؒ رقم طراز ہیں :وَلِلناسِ فِی الْجِهَادِ حَالَانِ ،اَحَدُهَا فِی زَمَنِ النَّبِی ﷺ وَالأُخْرٰی بَعْدَهٗ ، فَاَمَّا الاَوَّلُ فاوّلُ مَا شُرِعَ الْجِهَادُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ اِتِّفَاقًا ثُمَّ بَعْدَ اَنْ شُرِعَ هَلْ کَانَ فَرضُ عَیْنٍ اَوْ کِفَایَةٍ قَوْلَانِ شَهُوْرَانِ لِلْعُلَمَاءِ وَهُمَا مَذْهَبُ الشَّافِعِیّ (فتح الباری ۶ ۳۷، ۳۸)

ترجمہ جہاد کو لوگوں نے دو حالتوں (زمانوں) میں تقسیم کیا ہے :

1. زمانہ نبوی
2. بعد زمانہ نبوی

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ زمانہ نبوی میں ہجرت کے بعد جہاد فرض ہوا (اس وقت جہاد فرض عین تھا) لیکن زمانہ نبوی کے بعد بعض لوگوں کے نزدیک جہاد فرض عین اور بعض کے نزدیک جہاد فرض کفایہ ہے شافعیوں کے نزدیک بھی یہی دو اقوال ہیں :

مزید تحقیق

حافظ ابن حجرؒ علماء کا اختلاف نقل کرنے کے بعد تحقیقی فیصلہ نقل کرتے ہیں :

وَالتَّحقِیقُ اَنَّهٗ کَانَ عَیْنًا عَلَی مَنْ کَانَ عَیَّنَهُ النَّبِیُّ ﷺ فِی حَقِّهِ وَلَوْ لَم یَخرُجْ ، اَلْحَالُ الثَّانِی بَعْدَهٖ ﷺ فَهُوَ فَرضُ کِفَایَةٍ عَلَی الْمَشْهُوْرِ اِلاَّ اَنْ تَدْعُوا الْحَاجَةُ اِلَیْهِ کَانَ یَدْهَمَ العَدوُ وَیَتعَیَّنُ عَلَی مَنْ عَیَّنَهُ الاِمَامُ (فتح الباری ۶ /۳۸)

ترجمہ تحقیق یہ ہے کہ زمانہ نبوی میں جس شخص کو رسول اللہ ﷺ نے جس جہاد کے لئے معین کر دیا اس پر وہ جہاد فرض ہو گیا اگرچہ وہ جہاد کے لئے گیا نہیں۔

دوسری حالت : آپ ﷺ کے زمانہ مبارکہ کے بعد اس میں مشہور قول کے مطابق جہاد فرض کفایہ ہے البتہ ضرورت کی بنا پر اس وقت بھی جہاد فرض عین ہو جائے مثلاً دشمن نے ملک پر اچانک حملہ کر دیا اور امام (امیر المومنین نے کسی خاص شخص کو جہاد کے لئے متعین کر دیا ہے)

حافظ ابن کثیر کی رائے : وَبَعْدَهٗ ﷺ تَکُوْنُ الطَّائِفَةُ النَّافِرَةُ مِنَ الحَیِّ اِمَّا لِلتَّفَقُّهِ وَاِمَّا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلْجِهَادِ فَاِنَّهُ فَرْضٌ كَفَايَةٍ عَلَى الاَحْيَاءِ (تفسیر ابن کثیر ۲/ ۵۲۷)

ترجمہ: زمانہ نبوی کے بعد ہر قبیلے سے نکلنے والی جماعت یا دین پڑھنے کے لئے جائے یا جہاد کے لئے کیونکہ جہاد فرض کفایہ ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تحقیق

فَلِهٰذَا قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ مِنْ اَصْحَابِ الشَّافِعِيّ وَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ وَغَيْرُهُمْ كَالاَ بُوْا حَامِدِ الْغَزَالِيْ وَاَبِيْ الْفَرج اَبْنِ الْجُوزِيّ وَغَيْرُهُمْ اَنَّ هٰذِهِ الصِّنَاعَاتِ فَرض عَلَى الكَفَايَةِ فَاِنَّهُ وَلاَتَتِمُ مَصْلِحَةُ النَّاسِ لَهُمْ كَمَا اَنَّ الْجِهَادَ فَرْضُ عَلَى الْكِفَايَةِ اِلاَّ اَنْ يَتعيَّنَ فَيَكُوْنَ فَرْضًا عَلَى الاَعْيَانِ مِثْلَ اَنْ يَّقْصُدُ الْعَدو بَلَدًا اَوْ اَنْ يَسْتَقِرَّ الاِمَامُ اِحدًا (فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۸/ ۷۹، ۸۰)

ترجمہ: بہت سے فقہاء شافعیہ اور حنابلہ اور دوسرے بہت سے علماء محققین مثلاً امام ابو حامد الغزالی اور ابو الفرج ابن الجوزی وغیر ہم نے کہا ہے کہ کاروباری پیشے فرض کفایہ ہیں کیونکہ ان کے بغیر لوگوں کی ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ جس طرح جہاد فرض کفایہ ہے سوائے اس صورت کے جب جہاد فرض ہو جاتا ہے کہ سب لوگوں کا جہاد ضروری ہو جاتا ہے مثلاً دشمن کسی ملک پر حملہ کر دے یا امیر المؤمنین کسی شخص کو جہاد کے لئے نامزد کر دیں۔

الشیخ السید السابق کی وضاحت

اَلْجِهَادُ فَرْضٌ كَفَايَةٍ .وَالْجِهَادُ لَيْسَ فَرْضًا عَلَى كُلِ فَرْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّمَا هُوَ فَرْضٌ عَلَى الْكِفَايَةِ .اِذَا قَامَ بِهِ الْبَعْضُ وَانْدَفَعَ بِهِ الْعَدُوُ وَحَصَلَ بِهِ الْغِنَاءُ سَقَطَ عَنِ الْبَاقِيْنَ (فقه السنه ۲/ ۶۲۱)

ترجمہ: جہاد فرض کفایہ ہے اور جہاد تمام مسلمانوں پر فرض نہیں ہے بلکہ فرض کفایہ ہے اور جب بعض مسلمان جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوں اور دشمن دفع ہو جائے اور مقصد (ملکی حفاظت) حاصل ہو جائے تو باقی اہل اسلام سے جہاد ساقط ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل: صاحب فقہ السنہ نے اپنی تحقیق پر درج ذیل دلائل بھی ذکر کیے ہیں :

بقول اللّٰہ تعالیٰ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ وَلِأَنَّهُ لَوْ وَجَبَ عَلَى الْكُلِّ لَفَسَدَتْ مَصَالِحُ النَّاسِ الدُّنْيَوِيَّةُ فَوَجَبَ أَلَّا يَقُوْمَ بِهِ إِلَّا الْبَعْضُ (فقه السنة ۲/ ۶۲)

ترجمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام مومنوں کو جہاد کے لئے جانا درست نہیں ہر گروہ میں ایک جماعت کیوں نہیں چلتی کہ دین کی تفصیل معلوم کریں۔ اور پھر واپس آکر اپنی قوم کو ڈرائیں شاید کہ وہ بھی بچ جائیں نیز اگر جہاد سب مسلمانوں پر واجب کر دیا جاتا لوگوں کے دنیاوی معاملات خراب ہو جاتے لہٰذا ضروری ہے کہ جہاد کے لئے صرف بعض لوگ اٹھیں۔

جہاد فرضِ عین کی صورتیں

السید السابق مصری جہاد فرض عین کی تین صورتیں ذکر کرتے ہیں ہم جس کا صرف ترجمہ پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں :

جہاد صرف درج ذیل صورتوں میں فرض عین ہوتا ہے :

پہلی صورت :"جو مسلمان میدان جہاد میں پہنچ چکا ہے پس اس صورت میں اس پر جہاد فرض عین ہے کیونکہ اللہ سبحانہ کا فرمان ہے اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جب تم کسی جماعت (کافرہ) کی (میدان جنگ میں) ملاقات کرو تو پھر ثابت قدم رہو اور اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے : اے ایمان والو جب تم کافروں سے جنگ کی حالت میں ملاقات کرو تو پھر تم پیٹھ نہ پھیرو" (الانفال : ۱۵)

دوسری صورت : جب دشمن اس علاقہ یا اس شہر میں پہنچ جائے جہاں مسلمان رہتے ہوں پھر اس شہر یا علاقہ والے تمام مسلمانوں پر ضروری ہے کہ دشمن کے مقابلے کے لئے نکلیں، اور کسی ایک شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس واجب جہاد میں دشمن کے ساتھ لڑائی سے پیچھے رہے جبکہ تمام مسلمانوں کے جہاد کرنے اور مقابلہ کرنے کے بغیر دشمن کو روکنا ممکن نہ ہو کیونکہ قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے :

﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ﴾ (التوبة : ۱۲۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ اے ایمان والو! ان کافروں سے لڑو جب تمہارے قریب پہنچ چکے ہیں۔

تیسری صورت: جب امیر المومنین کسی ایک مومن کو جہاد کے لئے بلالے تو اس کے لئے اس حکم کو قبول کرنے سے چارہ نہیں اس لئے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لاَ ھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَنِیَّۃٌ وَاِذَااسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا (رواہ البخاری)

ترجمہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مکہ فتح ہو جانے کے بعد مکہ سے ہجرت کر کے جانا جائز نہیں لیکن جہاد کے ارادے سے جانا جائز ہے اور جب تمہیں جہاد کے لئے چلایا جائے تو چلو یعنی جب تمہیں جہاد کی غرض سے نکلنے کیلئے کہا جائے تو نکلو" کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَالَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اثَّا قَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ ، اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلاَّ قَلِیْلٌ﴾ (التوبۃ: ۳۸)

ترجمہ اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمہیں جہاد کے لئے چلنے کو کہا جاتا ہے تو تم زمین کی طرف بوجھل ہو جاتے ہو کیا تم آخرت کی بجائے دنیا پر راضی ہو گئے ہو۔ دنیا کی زندگی کا فائدہ تو آخرت کے مقابلہ میں بہت قلیل ہے۔ (فقہ السنہ ۲/ ۶۲۲، ۶۲۳)

اجماع امت

امام ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ عام حالات میں جہاد کے فرض کفایہ ہونے پر تمام علماء امت کا اجماع اور اتفاق نقل کرتے ہوتے لکھتے ہیں:

فَاَمَّا حُکْمُ ھٰذِہِ الْوَظِیْفَۃِ فَاَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلَی اَنَّھَا فَرضٌ عَلٰی اَنَّھَا فَرضُ الْکَفَایَۃِ لاَ فَرضُ عَیْنٍ اِلاَّ عَبْدَ اللّٰہِ بن الْحَسَنِ فَاِنَّہٗ قَالَ اِنَّھَا تَطَوُّعٌ (بدایۃ المجتھد ۱/ ۲۷۸)

ترجمہ لیکن اس کام (جہاد) کے حکم پر تمام علماء امت کا اتفاق ہے کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں سوائے عبداللہ بن حسن کے انہوں نے اس جہاد کو سنت کہا ہے۔

خلاصہ: جہاد و قتال عمومی حالات میں فرض کفایہ ہے جس کے لئے اگر بعض مسلمانوں کے جہاد کرنے سے اسلام اور مسلمانان اسلام کی حفاظت ہو سکتی ہے اور دشمن کے سخت حملے کے وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد فرض عین ہو جاتا ہے لیکن ہر مسلمان کو ہر وقت جہاد کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ اور جہاد بالسیف کا ارادہ مسلمان کے دل میں موجزن رہنا چاہئے کیونکہ یہی مومن اور منافق کی پہچان ہے۔

مومن اور منافق کی پہچان جہاد

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ نَفْسَہٗ بِالْغَزْوِ فَقَدْ مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ مِنَ النِّفَاقِ (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب من مات ولم یغز)

ترجمہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جہاد کیا نہ جہاد کا ارادہ کیا وہ نفاق کی موت مرا ہے۔

جہاد میں والدین کی اجازت

اس مسئلہ میں بھی سب کا اتفاق ہے کہ جہاد فرض ہونے کی صورت میں ہر شخص پر جہاد فرض ہو جاتا ہے جس طرح نماز اور روزہ کی فرضیت ہے۔ اس میں والدین کی اجازت کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن جہاد جب فرض کفایہ ہو اس وقت جہاد کے لئے والدین کی اجازت ضروری ہے۔ ملاحظہ فرمائیں :

اَلْجِھَادُ الْوَاجِبُ لَا یُعْتَبَرُ فِیْہِ اِذْنُ الْوَالِدَیْنِ اَمَّا جِھَادُ التَّطَوُّعِ فَاِنَّہٗ لَا بُدَّ فِیْہِ مِنْ اِذْنِ الْوَالِدَیْنِ الْمُسْلِمَیْنِ الْحُرَّیْنِ اَوْ اِذْنُ اَحَدِھِمَا (فقہ السنۃ ۲/۶۲۵)

ترجمہ فرضی جہاد میں والدین کی اجازت کا کوئی اعتبار نہیں لیکن نفلی جہاد میں والدین کی اجازت ضروری ہے جبکہ وہ دونوں مسلمان اور آزاد ہوں (ایک زندہ یا ایک مسلمان اور آزاد ہو) تو اس کی اجازت لازمی ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی وضاحت

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کا عنوان اس طرح قائم کیا ہے :

" بَابُ الْجِھَادِ بِاِذْنِ الْوَالِدَیْنِ " اور پھر یہ حدیث درج کی ہے :

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو یَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَاْذَنَہٗ فِی الْجِھَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِیْھِمَا فَجَاھِدْ (بخاری ۱/۴۲۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا جو جہاد میں جانے کی اجازت مانگتا تھا آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا کہ تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں ہی جہاد کر یعنی ان کی خدمت کر یہی تیرا جہاد ہے۔

حافظ ابن حجر کی تشریح

قَالَ جُمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ يَحْرُمُ الْجِهَادُ اِذَا مَنَعَ الاَبَوَانِ اَوْ اَحَدُهُمَا بِشَرْطِ اَنْ يَّكُوْنَا مُسْلِمَيْنِ لاَنَّ بِرَّهُمَا فَرْضُ عَيْنٍ عَلَيْهِ وَالْجِهَادُ فَرْضُ كِفَايَةٍ فَاِذَا تَعَيَّنَ الْجِهَادُ فَلاَ اِذْنَ

(فتح الباری باب الجهاد باذن الوالدين)

ترجمہ جمہور علماء نے کہا ہے کہ جب ماں اور باپ دونوں میں سے ایک بیٹے کو جہاد سے منع کر دیں تو اس بیٹے کے لئے جہاد حرام ہے بشرطیکہ والدین مسلمان ہوں کیونکہ ان کی خدمت بیٹے پر فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے لیکن جب جہاد فرض عین ہو جائے تو والدین کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

جہاد کی ٹریننگ

یہ ایسا مسئلہ ہے کہ جس کے متعلق قرآن مجید میں بھی ذکر امر (order) کے صیغے سے بیان کیا گیا ہے، اور کسی ملک و قوم کے ساتھ جنگ کی قید نہیں بلکہ قرآنی آیات میں جہاد کی تربیت کا مطلق حکم دیا گیا ہے اور جہاد فرض عین یا فرض کفایہ کی تخصیص بھی نہیں، بلکہ ہر حالت میں اور ہر فرد کو ٹریننگ کا صریح اور واضح حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ حالت جنگ اور امن کی تمیز بھی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمام اہل اسلام کو ہر وقت جہاد کی تربیت دے کر پوری قوم کو تربیت یافتہ بنانے پر زور دیا گیا ہے اور کسی مخصوص ٹریننگ تک محدود نہیں کیا گیا بلکہ ہر دور کو نئی ایجادات سے بہرہ ور ہونے کی تاکید کی گئی ہے جس سے کفار و مشرکین کی نہ صرف سرکوبی پر اکتفا ہو سکے بلکہ انہیں اس قدر خوفزدہ کیا جائے کہ انہیں کبھی سر اٹھانے کی جرات نہ ہو سکے۔ آیات قرآنیہ ملاحظہ فرمائیں:

1 وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لاَ تَعْلَمُوْنَهُمُ اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ (سورۃ الانفال: ٦٠)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ اے مسلمانو! تم سے جس قدر ہو سکے کافروں کے مقابلہ کیلئے ہر قسم کے سامان جنگ سے اور پلے ہوئے گھوڑوں کے باندھے رکھنے سے تیاری کرتے رہو تاکہ اس تیاری کے باعث تم اللہ کے دشمنوں پر اور اپنے دشمنوں پر دھاک بٹھائے رکھو۔ اور ان کے علاوہ دوسرے کافروں پر بھی جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ ان کو جانتا ہے۔

سب مفسرین اور محققین نے تیاری اور قوت کو عام رکھا ہے کہ ہر وقت اور ہر قسم کے سامان جنگ اور طریقہ جنگ سے تیاری کا حکم بتایا جس سے جنگ کرنے والے اور حالت جنگ میں نہ ہونے والے موجود اور آنے والے کفار و مشرکین مرعوب ہو جائیں۔

1 مشہور اسکالر سید قطب شہید مصری اس کی تفسیر یوں فرماتے ہیں :

فَالاِ سْتِعْدَادُ بِمَافِي الطَّوْقِ فَرِيْضَةٌ تُصَاحِبُ فَرِيْضَةَ الْجِهَادِ . وَ النَّصُ يَأْمُرُ بِاعْدَادِ الْقُوَّةِ عَلَى اخْتِلَافِ صُفُوْفِهَا وَاَلْوَانِهَا وَاَسْبَابِهَا وَ يَخُصُّ رِبَاطَ الْخَيْلِ لاَنَّهُ الاَدَةُ الَّتِيْ كَانَتْ يَارِزَةً عِنْدَمَنْ كَانَ يُخَاطِبُهُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنَ اَوَّلَ مَرَّةٍ (تفسیر فی ظلال القرآن ۳/۱۵۴۳)

ترجمہ جہاد فرض ہونے کے ساتھ طاقت کے مطابق پوری تیاری کرنا بھی فرض ہے اور قرآن مجید کی یہ آیت حکم دیتی ہے کہ مختلف انواع واقسام کی طاقت اور اس کے اسباب کی بھرپور تیاری کی جائے اور گھوڑوں کا نام خاص طور پر اس لئے لیا گیا ہے کہ قرآن مجید کے نازل ہونے کے وقت جو لوگ موجود تھے ان کے نزدیک یہی ظاہر طاقت تھی۔

2 مشہور محقق علامہ السید السابق مصری لکھتے ہیں :

وَالاِعْدَادُ يَتَطَوَّرُ بِحَسْبِ الظُّرُوْفِ وَالاَحْوَالِ وَلَفْظُ الْقُوَّةِ كُلُّ وَسِيْلَةٍ مِنْ شَأنِهَا اَنْ تَدْحَرَالْعُدُوُّ وَقَدْ جَاءَ فِيْ الْحَدِيْثِ اَلاَ اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلاَ اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلاَ اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ (صحيح مسلم كتاب الامارة باب فضل الرمى والحث عليه)وَمِنَ الاَعْدَادِ الْحِيْطَةَ وَالتَّجْنِيْدُ لِكُلِّ قَادِرٍ عَلَيْهِ (فقه السنة ۲/۶۵۰)

ترجمہ اور تیاری کا طریقہ مختلف حالات اور علاقوں کے لحاظ سے مختلف ہے اور قوت کا لفظ عام ہے جو ہر اس طریقے کو شامل ہے جس سے دشمن پر ہیبت طاری ہو جائے۔ ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) خبردار! طاقت سے مراد تیر انداز (پھینکنا) ہے، خبردار! طاقت سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد تیر انداز(پھینکنا)، خبر دار طاقت سے مراد تیر انداز(پھینکنا) ہے،اور تیاری سے مراد گھیرا ڈالنا اور لشکر کشی ہے جس کی بھی طاقت ہو۔

2۔ یاایُّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَکُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِنْفِرُوْا جَمِیْعًا ،(الآیۃ) وَ اَخْذُ الْحَذْرِ لَایَتِمُّ اِلاَّ بِالاِعْدَادِ الْبَرِّیِّ وَالْبَحْرِیِّ وَالْجَوِّیِّ(فقه السنة ٢/ ٦٥٠)

ترجمہ اے ایمان والو! تم اپنے بچاؤ کے طریقے پکڑو اور اکیلے چلو یا اکٹھے چلو۔اور (آیت میں) بچاؤ کا طریقہ اختیار کرنا اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک بری ، بحری اور فضائی تیاری نہ کی جائے۔

قرآن مجید مترجم محشی السعودیۃ میں ہے:

قوت کی تفسیر نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے یعنی تیر اندازی (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب فضل الرمی الحث علیہ ودیگر کتب حدیث) کیونکہ اس دور میں یہ بہت بڑا جنگی ہتھیار اور نہایت اہم فن تھا۔ جس طرح گھوڑے جنگ کے لئے ناگزیر ضرورت تھے جیسا کہ اس آیت سے واضح ہے لیکن اب تیر اندازی اور گھوڑوں کی یہ جنگی اہمیت وافادیت باقی نہیں رہی اس لئے (وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَّااسْتَطَعْتُمْ) کے تحت آج کل کے جنگی ہتھیاروں (مثلاً میزائل، ٹینک، بم اور جنگی جہاز اور بحری جنگ کے لئے آبدوزیں وغیرہ) کی تیاری ضروری ہے۔

3۔ وَخُذُوْھُمْ وَاحْصُرُوْھُمْ وَاقْعُدُوْا لَھُمْ کُلَّ مَرْصَدٍ (التوبۃ: ٥)

ترجمہ (اور جب حرمت والے مہینے گزر جائیں پھر) مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں (کفار) پکڑو ان کا محاصرہ کرو اور ہر انتظار والی جگہ (گھات لگا کر) بیٹھو۔

٣ حافظ ابن کثیر مزید وضاحت کرتے ہیں:

اَیْ لَا تَکْتَفُوْا بِمُجَرَّدِ وُجَدَ اِنَّکُمْ لَھُمْ بَلِ اقْصُدُوْھُمْ بِالْحِصَاءِ فِیْ مَعَاقِلِھِمْ وَحُصُوْنِھِمْ وَالرَّصْدِ فِی الطُّرُقِ وَمَسَالِکِھِمْ حَتّٰی تُضَیِّقُوْا عَلَیْھِمِ الْوَاسِعَ وَتَضْطَرُّوْھُمْ اِلَی الْقَتْلِ اَوِالاِسْلَامِ(تفسیر ابن کثیر ٢/ ٤٤٢)

ترجمہ یعنی انہیں صرف پالینے پر ہی اکتفا نہ کرو بلکہ ان کے مورچوں اور قلعوں کا محاصرہ کرنے کا پروگرام بناؤ۔اور ان کے راستوں اور گزرگاہوں پر گھات لگاؤ اور ان کی فراخ جگہ ان پر تنگ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردو اور انہیں قتل ہونے یا اسلام پر مجبور کردو۔

4 فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ (الانفال : ۱۲)

ترجمہ پس تم ان (کفار) کی گردنوں پر مارو اور ہر جوڑ پر مارو۔

۴ تفسیر ابن کثیر نے اس کی وضاحت اس طرح کی ہے :

اَیْ اِضْرِبُوْا بِالْهَامِ فَفَلِقُوهَا وَاحْتَزُّوا الرِّقَابَ فَقَطِّعُوْهَا وَقَطِّعُوا الْاَطْرَافَ فِيْهِمْ وَهِيَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلِهِمْ (تفسیر ابن کثیر ۲ / ۳۸۸)

ترجمہ یعنی تم کھوپڑیوں پر مار کر انہیں پھوڑ دو اور گردنوں پر مار کر انہیں کاٹ دو اور کناروں پر مارو جو ان کے ہاتھ پاؤں ہیں۔

5 وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ، اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ، وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ (النساء : ۱۰۴)

ترجمہ اور (دشمن) قوم کا تعاقب کرنے میں سستی نہ کرو اگر تمہیں درد محسوس ہوتی ہے تو وہ (کافر) بھی درد مناتے ہیں۔ اور تمہیں اللہ سے اس (اجر و ثواب) کی امید ہے جو کفار کو نہیں۔

6 وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران : ۱۲۱)

ترجمہ اے نبی ﷺ! اس وقت کو بھی یاد کرو جب صبح ہی صبح آپ ﷺ اپنے گھر سے نکل کر مومنوں کو مورچوں میں بٹھاتے تھے اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے

اس آیت میں جنگ احد کی نقشہ بندی کا تذکرہ ہے۔ جو خود رسول اللہ ﷺ نے جنگی حکمت عملی کے عین مطابق ترتیب دی تھی جس طرح کہ امام ابن کثیرؒ نے ذکر فرمایا ہے ہم صرف ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس طرح تیاری کی کہ آپ ﷺ کے ساتھ صرف سات سو صحابہ تھے درہ کی حفاظت پر پچاس تیر انداز کھڑے کئے ان کا سالار عبداللہ بن جبیر کو بنایا۔ اور کہا کہ تم نے کفار کے لشکر کو ہماری طرف آنے سے روکنا ہے۔ ہمیں فتح ہو یا شکست تم اپنی جگہ پر کھڑے رہو اگرچہ تم دیکھو کہ (ہم قتل ہو گئے ہیں) اور پرندے ہمارے گوشت اچک کر لے جا رہے ہیں پھر بھی تم اپنی جگہ کھڑے رہو۔ (تفسیر ابن کثیر ۱ / ۵۳۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7 يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا (النساء : ۷۱)

ترجمہ اے ایمان والو! تم اپنے بچاؤ کا طریقہ اختیار کرو پھر اکیلے اکیلے یا اجتماعی شکل میں چلو۔

۵ تفسیر ابن کثیر کی وضاحت : يَامُرُاللّٰهُ عِبَادَهُ الْمُؤمِنِيْنَ بِاَخْذِ الْحَذْرِمِنْ عَدُوِّهِمْ وَهٰذَا يَسْتَلْزِمُ التَاهُبَ لَهُمْ بِاِعْدَادِ الاَسْلِحَةِ وَالْعُدو وَتَكْثِيْرِ العَدَدِ بِالنَّفرِ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ جَمَاعَةٌ بَعْدَ جَمَاعَةٍ وَفِرْقَةٌ بَعْدَ فِرْقَةٍ وَسَرِيَّةٌ بَعْدَ سَرِيَّةٍ (ابن کثیر ا / ۷۹۶)

ترجمہ اللہ تعالیٰ اپنے ایماندار بندوں کو ان دشمنوں سے بچنے کا حکم دیتا ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ اسلحہ اور دیگر سامان تیار کیا جائے اور جہاد میں جانے کے لئے لوگوں کی کثیر تعداد (بتائی) جو جماعتوں، گروہوں اور لشکروں کی شکل میں جہاد کے لئے نکلیں۔

مذکورہ آیات میں کہیں طریقہ جنگ کی تعلیم دی گئی ہے تو کہیں جنگی قواعد سے روشناس کرایا گیاہے۔ اور کہیں صبر و سکون اور ثابت قدمی کی تاکید کی گئی ہے اور فنون جنگ کی تربیت کرائی گئی ہے۔

احادیث

۱ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَوْمٍ مِنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ قَالَ اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمَاعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَمِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا اَيْدِيَهُمْ قَالَ فَقَالَ مَالَهُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

(بخاری کتاب المناقب باب نسبة ايمن الى اسماعيل)

ترجمہ ایک مرتبہ جناب رسالت مآب ﷺ اسلم قبیلے کے ایک گروہ کے پاس گئے جو بازار میں ہی نشانہ لگانے کی مشق کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا : اے اولاد اسماعیل! تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارا جد اعلیٰ (حضرت اسماعیل) بڑا نشانچی تھا اور اب میں فلاں خاندان کے ساتھ ہوں (تاکہ تمہیں ٹریننگ دوں) مقابلہ والوں نے تیر اندازی سے ہاتھ کھینچ لئے آپ ﷺ نے وجہ دریافت فرمائی صحابہ نے عرض کی کہ ہم اس خاندان کو کیسے نشانہ لگا سکتے ہیں جن کے ساتھ آپ ﷺ ہوں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نشانہ لگانے کی مشق کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَيْنَا الْحَبْشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِحِرَابِهِمْ دَخَلَ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عُمَرُ فَاهْوٰی اِلَی الْحَصٰی فَحَصَبَهُمْ فَقَالَ دَعْهُمْ یَاعُمَرُ (بخاری کتاب الجهاد باب اللهو لحراب ونحوها)

ترجمہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ حبشی لوگ (مسجد میں) نیزہ بازی کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے وہ نیچے جھکے اور (کنکریاں اٹھائیں) اور انہیں دے ماریں (تاکہ وہ رک جائیں) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اے عمر رہنے دو (مشق کرنے دو)

❸ قَالَتْ وَكَانَ يَوْمَ عِيْدٍ يَلْعَبُ سَوْدَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَاِمَّا سَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَاِمَّا قَالَ لِیْ اِنْ تَشْتَهِيْنَ اَنْ تَنْظُرَ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَاءَ خَدِّیْ عَلٰی خَدِّهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ دُوْنَكُمْ بَنِیْ اَرْفِدَةَ حَتّٰی اِذَا مَلِلْتُ قَالَ لِیْ حَسْبُكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِیْ

(بخاری کتاب العیدین باب الحراب والدرق یوم العید)

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک مرتبہ عید کے دن سوڈانی لوگ ڈھال اور نیزہ کے ساتھ مشق کر رہے تھے پھر یا تو میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا یا آنحضرت ﷺ نے مجھے پوچھا کیا تو (یہ جنگی مظاہرہ) دیکھنا چاہتی ہے؟ میں نے ہاں کر دی تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے رخسار کے پیچھے کھڑا کر دیا کہ میرا رخسار آپ ﷺ کے رخسار پر تھا اور فرما رہے تھے۔ اے خاندان ارفدہ لازم پکڑو (اور خوب مشق کرو) حتی کہ میں اکتا گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کافی ہے میں نے ہاں کہی، تو جناب رسالت مآب ﷺ نے مجھے جانے کا حکم دیا۔

❹ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا يُرِيْدُ غَزْوَةً يَنْزُوْهَا اِلَّا وَرّٰی بِغَيْرِهَا (بخاری کتاب الجهاد من اراد غزوة فوری بغیرها)

ترجمہ حضرت کعب بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کبھی ایک جنگ کا ارادہ کرتے لیکن اس جگہ کی بجائے دوسری جگہ کا نام لیتے (جو اس طرف ہوتی تاکہ دشمن کو اپنی منزل کا علم بھی نہ ہو اور جھوٹ کا ارتکاب بھی نہ کیا جائے)

❺ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ اَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَااَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَاوَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنَّهٗ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ وَاَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَاَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِیْ نَصْرٍ مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَايَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَالِكَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ عَلٰی بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عَمِّهٖ اَبُوْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُفْيَانَ بْنَ حَارِثِ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَقُوْدُلَهٗ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ اَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ وَاَنَا اَبْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَّ اَصْحَابَهٗ (بخاری کتاب الجهاد باب من صف اصحابه عند الهزيمة)

ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے ان پر تنقید کرتے ہوئے پوچھا کیا اے ابو عمارہ (یہ ان کی کنیت تھی) تم جنگ حنین کے دن (میدان جنگ سے) بھاگ گئے تھے تو انہیں میں نے یہ جواب دیتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم! جناب رسالتمآب ﷺ نے پیچھے کو رخ بھی نہیں کیا اور واقعہ یہ تھا کہ آپ ﷺ کے کچھ نوجوان صحابہ بغیر ہتھیاروں کے بغیر دشمن کے مقابلہ کیلئے (میدان جنگ میں) پہنچ گئے) اور ان کے مقابلہ میں بنو ہوازن اور بنی نصر کے ایسے لوگ نکلے جن کا ایک تیر نیچے نہیں گرتا تھا (بلکہ نشانے پر لگتا تھا) پھر انہوں نے صحابہ سے تیر اندازی کی اور اپنا نشانہ بتانے میں کوئی غلطی نہیں کرتے تھے۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف آئے اس وقت آپ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور آپ کے چچا کا بیٹا ابو سفیان بن حارث آنحضرت ﷺ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھا پھر آپ ﷺ خچر سے نیچے اترے اور صحابہ کو امداد کرنے کو کہا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نبی ہوں اس میں کوئی شک نہیں (اور نبی میدان جنگ سے بھاگا نہیں کرتا) اور میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ (اور عبد المطلب بھی میدان نہیں چھوڑا کرتا تھا لہٰذا میں بھی میدان سے بھاگ نہیں سکتا)

لہٰذا ٹریننگ ہر وقت ملک کے ہر شہری کیلئے ضروری ہے جس میں لاٹھی نیزہ اور تیر سے لے کر میزائل چلانا اور میزائل شکن آلات کی مشق کرنا بلکہ راکٹ یا دیگر تمام جنگی آلات کی ٹریننگ شامل ہے۔

مخصوص کلمات

جنگی حکمت عملی کے لحاظ سے مختلف الفاظ یا کوڈ ورڈز بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں تا کہ مسلمانوں کی زبانی گفتگو ٹیلیفون، وائرلیس یا دیگر لاسلکی ذرائع سے ہدایات کو سمجھنے کا موقعہ کفار کو نہ مل سکے چنانچہ درج ذیل احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسالتمآب ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف الفاظ بطور "شعار" (کوڈ ورڈ) مقرر فرمائے۔

1 عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ عَبْدُاللّٰهِ وَشِعَارُ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاَنْصَارِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ (ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی الرجل ینادی بالشعار)

ترجمہ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (ایک جنگ میں) مہاجرین کیلئے عبداللہ اور انصار کیلئے عبدالرحمٰن کا لفظ مخصوص تھا۔

۲ عَنْ اَیَّاسِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ رضی اللہ عنہ زَمَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَکَانَ شِعَارُنَا اَمِتْ اَمِتْ (ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی الرجل ینادی بالشعار)

ترجمہ حضرت ایاس بن سلمہ اپنے باپ سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قیادت میں جہاد کیا اور ہمارا شعار اَمِتْ اَمِتْ (تومار تومار) تھا۔

۳ عَنْ مُهَلَّبِ بْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِنْ بَيَّتُّمْ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ لاَ تُنْفَرُوْنَ (ابو داؤد کتاب الجهاد باب فی الرجل ینادی بالشعار)

ترجمہ حضرت مہلب بن ابی صفرۃ کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص (صحابی) نے خبر دی جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر تم رات کے وقت حملہ کرو پھر تم حم لا تُنصرُوْن کو اپنا شعار (مخصوص لفظ) بنانا...... لہٰذا کوئی بھی لفظ یا اشارہ شعار بنایا جا سکتا ہے۔

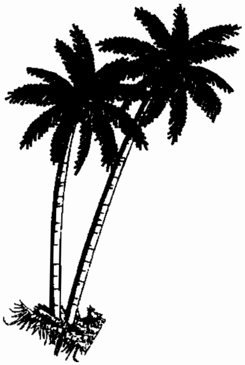

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہداء بالاکوٹ اور انکے ورثاء

اے دریائے کنہار تیرے پر پیچ کنارے
اعلائے دین کی خاطر جہاں چلے اسلاف ہمارے
روانی تیری کوئی شدید نہیں
پانی تیرا بھی قابل دید نہیں
زیبائش تجھ میں مزید نہیں
فقط تو حسین ہے ہمارے اسلاف سہارے
اے دریائے کنہار تیرے پر پیچ کنارے
مسجد دلّی میں اذاں❶ ہوئی
ہر سو اک جماعت رواں ہوئی
اس کی اقامت❷ جہاں ہوئی
کیا خوب جگہ بالا کوٹ کنارے
اے دریائے کنہار تیرے پر پیچ کنارے
ایمان و کفر کی جنگ ہوئی
بالا کوٹ کی وادی تنگ ہوئی
حویلیاں❸ تک جگہ بھی خوں رنگ ہوئی
گیدڑ بن کے بھاگے جہاں سکھ سارے
اے دریائے کنہار تیرے پر پیچ کنارے
شوق شہادت سے یہ❹ سرشار سبھی
مرض کفر سے وہ❺ بیمار سبھی
درانی❻ ہوگیا اک غدار ابھی
راز پنہاں جس نے کھولے سارے
اے دریائے کنہار تیرے پر پیچ کنارے

❶ اعلان جہاد ❷ جنگ کیلئے صف بندی ❸ دریائے کنہار کے قریب ایک جگہ ہے ❹ مجاہدین ❺ کفار
❻ درانی قبیلہ کا ایک شخص جس نے کفار کو مجاہدین کے ٹھکانے کی مخبری کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھمسان کی وہاں اک جنگ ہوئی
کفر کی دنیا سب یک سنگ ہوئی
نفاق کی عزت پھیر ننگ ہوئی
جام شہادت جب پی گئے سارے

اے دریائے کنہار تیرے پر پیچ کنارے

وہاں (1) اک عجیب نظارہ ہوتا ہے
مؤذن (2) بلند جگہ پر سوتا ہے
امام (3) ان کا پیچھے سب سے ہوتا ہے
قبلہ (4) رخ ہوگئے وہاں جب سارے

اے دریائے کنہار تیرے پر پیچ کنارے

وارث ان کے جاگتے رہے
سیف (5) و علم وہ تھامتے رہے
دین کی عظمت وہ مانتے رہے
پھر فضل الٰہی (6) سے مل گئے سارے

اے دریائے کنہار تیرے پر پیچ کنارے

جہاد کشمیر پھر عام ہوا
کفر کا پہیہ جام ہوا
دین کا پودا گلفام ہوا
جہادی مومن جب نکلے سارے

اے دریائے کنہار تیرے پر پیچ کنارے

(1) بالاکوٹ میں شہداء کا قبرستان (2) شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے جہاد کا نعرہ پہلے لگایا تھا (3) سید احمد بریلوی شہید رحمۃ اللہ علیہ جو اس جہاد کے قائد تھے (4) شاہ صاحب مرحوم کی قبر مغرب کی جانب اونچی جگہ پر ہے اور سید صاحب کی آرام گاہ مشرق کی طرف نشیبی مقام پر ہے۔ (5) شہدائے بالاکوٹ کا اصل جھنڈا اور تلوار عزیزی مولانا مسعود عالم جانباز خطیب مسجد اہل حدیث بالاکوت کے ہاں موجود ہے۔ (6) مولانا فضل الٰہی وزیرآبادی علیہ الرحمۃ امیر مجاہدین کشمیر کا مدفن بھی سید صاحب مرحوم کے پہلو میں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب کشمیر بھی سارا جاگ اٹھا
مسلم سب دنیا کا بھاگ اٹھا
جہاد کا جب سے راگ اٹھا
غزوۂ ہند ❶ کے طالب ہوگئے سارے

اے دریائے کنہار تیرے پر پیچ کنارے

کرگل بٹالک ❷ دراس کی چوٹی
ہندو بنئے کی قسمت ہوگی کھوٹی
جہادی مومن نے جب پکڑی سوٹی
لشکر طیبہ ہوگئے سب سے بھارے

اے دریائے کنہار تیرے پر پیچ کنارے

معسکر جب سے مظفر آباد ہوئے
پربت جنگل سب آباد ہوئے
بیت المجاہدین ❸ میں سب شاد ہوئے
ام القریٰ ❹ ابن مسعود ❺ میں جب پہنچے سارے

اے دریائے کنہار تیرے پر پیچ کنارے

فوقؔ یہ عاصی کرتا ہے دعا
جہادی مومن ہوں سب یکجا
کفر کا بیڑا ہو جائے تباہ
حملہ کردیں جب مل کر سارے

اے دریائے کنہار تیرے پر پیچ کنارے

❶ مرفوع حدیث میں غزوۂ ہند کی پیش گوئی کی گئی ہے ❷ ان مقامات پر مجاہدین کشمیر نے ۱۹۹۹ء میں قبضہ کرلیا تھا
❸ مظفر آباد میں لشکر طیبہ کا وہ مرکز جہاں مجاہدین کا اندراج ہوتا ہے اور پھر ٹریننگ کے لئے دوسرے معسکرات (ٹریننگ سنٹرز) میں بھیجا جاتا ہے ❹ مجاہدین لشکر طیبہ کا وہ ٹریننگ سنٹر جہاں ابتدائی ٹریننگ ہوتی ہے۔
❺ مجاہدین لشکر طیبہ کا آخری ٹریننگ سنٹر جہاں دورۂ خاصہ (کمانڈو کورس) ہوتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارض پاک بھی سب پاک بنے
چبا دیں کافر کو سب ناک چنے
دستور بھی ہو اسکا چاک بنے
شریعت نافذ کردیں مل کر سارے
اے دریائے کنہار تیرے پر پیچ کنارے
اعلائے دین کی خاطر جہاں جلے اسلاف ہمارے

نوٹ راقم الحروف کوئی شاعر نہیں اگر کوئی فنی خامی ہو تو آ گاہ فرمائیں۔ اگست ۱۹۹۹ء میں عزیزی مولانا مسعود عالم صاحب جانباز کی معیت میں مظفر آباد اور بالا کوٹ کا مختصر مطالعاتی دورہ کیا اور واپسی پر برادرم جناب خاں رحمت خاں صاحب (حال مقیم جدہ) کے گھر ایبٹ آباد میں موصوف کی خواہش پر فرط عقیدت سے چند ٹوٹے پھوٹے جملے نظم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ شرف قبولیت بخشے۔ آمین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریق کار

شریعت کے بابرکت نظام کونافذ کرنے کیلئے درج ذیل امورضروری ہیں:

1 نظام کی جامعیت 2 نظام تعلیم 3 عملی مشق 4 احتساب

1 نظام کی جامعیت: کسی نظام کو نافذ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اس کے تمام نقائص کودور کر دیا جائے اوراس کوایسا جامع بنادیا جائے کہ تمام درپیش مسائل کا حل اس میں موجود ہواس سے اس نظام میں کشش پیدا ہوتی ہے لوگ اس کوقبول کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے قبول کرنے پر جہاں عقبی میں جنت کی بے شمار نعمتوں اور رضائے الٰہی کے حصول کا وعدہ دیا ہے وہاں اس دنیا میں کامیابی وکامرانی، عزت وآبرو، اصلاح نفس، اصلاح قبیلہ اوراصلاح بنی آدم جیسے بے شمار امور حسنہ کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ نفاذ شریعت میں ترغیب وتشویق کی وضاحت کی جائے اوراسلامی نظام کے جامع مانع ہونے اورنعمتوں اور برکتوں کے حامل ہونے اوراللہ کا پسندیدہ نظام ہونے کا اعلان اللہ تعالیٰ نے خود کیا ہے۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدہ:۳)

ترجمہ آج میں نے تمہارے لئے دین کوکامل کردیا اورتم پراپنی نعمت پوری کردی اورتمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا ہوں۔

● تمام اولاد آدم ایک طبیعت کے نہیں ہوتے جب ایک ہاتھ کی پانچ انگلیاں ایک جیسی نہیں تو پھر بنو آدم کے طبائع میں کیسے اتحاد واشتراک ہوسکتا ہے جبکہ حالات وکوائف، تہذیب وتمدن اور بود وباش کا اختلاف بھی ہو۔ اس لئے ضروری ہے کہ ترغیب کے ساتھ ترہیب کوبھی قائم رکھا جائے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں امر بالمعروف کے ساتھ النھی عن المنکر کا محکمہ مقرر کیا۔ اور آخرت میں جنت کے شوق کے ساتھ جہنم کا خوف بھی دلایا اس لئے ضروری ہے کہ حکومت حدود و کفارات کے نفاذ میں بھی سختی کرے۔ اسی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے پہلے خطبہ میں یہ بات بانگ دہل کہہ دی تھی کہ خدا کی قسم میرے نزدیک وہ نہایت کمزور اورحقیر ہے جب تک وہ کسی حقدار کا حق دبائے ہوئے ہے۔ اوراس سے مستحق کواس کا حق واپس نہ کردوں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے لئے وہ شخص نہایت قوی اور معزز ہے جس کا حق کسی دوسرے شخص نے دبار کھا ہے اور میں اس کا حق اس کو واپس نہ دلا دوں۔

۳ عدل وانصاف

ہر نظام کی کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ ہر طبقہ میں عدل وانصاف کو لازم کیا جائے میرٹ اور معیار میں بے انصافی نہ ہو اس وجہ سے قرآن وحدیث نے نفاذ شریعت سے زیادہ اس میں عدل و انصاف پر زور دیا ہے حتی کہ باپ اپنی اولاد کو حق دینے میں ذرا بے انصافی کرنے پر ظالم اور غاصب کہلاتا۔ پڑوسی کا پڑوسی سے جور وجفا آدمی کے ایمان کو نقصان پہنچاتا ہے حتی کہ حقوق العباد کی کسی شق میں کمی بیشی کرنے پر آدمی ایسا معتوب خداوندی قرار پاتا ہے کہ اللہ بھی اسے معاف نہیں کرتا جب تک حقدار اسے دنیا میں معافی نہ دے یا آخرت میں اس کے نیک اعمال سے حصہ وضع نہ کر لیا جائے حتی کہ نیکیوں کے انبار لے کر بارگاہ ایزدی کے حضور پہنچنے والا تہی دامن اور "اَلْمُفلِس" بن کر لوٹتا ہے صرف اسلام ہی ایسا نظام ہے جس میں حاکم و محکوم، آجر واجیر، امیر و غریب بلکہ مالک و مملوک میں عدل وانصاف ہے۔

اللہ کا قرآن کہتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (النساء: ۵۸)

ترجمہ بلاشبہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتوں کو ان کے مستحقین تک پہنچا دو اور جب تم فیصلہ کرو تو انصاف کا فیصلہ کرو۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (المائدہ: ۸)

ترجمہ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں بے انصافی پر نہ ابھارے، بلکہ انصاف کرو، یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى (الانعام: ۱۵۲)

ترجمہ جب بات کرو تو انصاف کی بات کرو اگرچہ قریبی رشتہ دار کے خلاف ہو۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (النحل: ۹۰)

ترجمہ بے شک اللہ تمہیں انصاف اور احسان (نیکی) کا حکم دیتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ **اعداد رجال** : شریعت کے نفاذ سے پہلے ایسے لوگوں کی کھیپ تیار کرنا ضروری ہے جو اس نظام کو دل و جان سے صحیح مانتے ہوں اور اس کی صحت اور افادیت پر یقین رکھتے ہوں نیز ان میں ایسی بلند پایہ صفات پیدا کی جائیں کہ ان کے پایہ استقلال میں ذرا لغزش نہ آنے پائے، طمع و لالچ سے پاک ہوں امانت و دیانت میں پختہ ہوں ورع و تقویٰ کے پہاڑ ہوں اور اس نظام کو نافذ العمل کرنے کیلئے ان میں جنون کی حد تک جذبہ ملی پایا جائے اور ہر حال اور ہر آن میں وہ اسی نظام کو نافذ کرنے کے لئے سرگرم عمل ہوں۔ کیونکہ ان صفات و عادات میں کمی ہونے سے وہ نظام اپنے منتظمین کے ہاتھوں ختم ہو جاتا ہے۔

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس نظام کے داعی اول کی ایسی تربیت کی کہ وہ اعلان نبوت کے وقت اعلان کرتا ہے :﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِنْ قَبْلِهِ اَفَلاَ تَعْقِلُوْنَ﴾(یونس :١٦)

ترجمہ میں نے تم میں اس سے پہلے عمر کا ایک حصہ گزارا ہے کیا تم عقل نہیں کرتے۔

اور کبھی ڈنکے کی چوٹ سے اپنی ذات کو ہدف تنقید بنانے کے لئے پیش کرتا ہے اور بلند مقام پر کھڑے ہو کر مخالفین کے مجمع سے خطاب کرتا ہے :هَلْ وَجَدْتُمُوْنِيْ صَادِقًا اَمْ كَاذِبًا

ترجمہ کیا تم نے مجھے سچا پایا ہے یا جھوٹا؟

تو سبھی بیک زبان یوں گویا ہوتے ہیں :فَاجَرَّبْنَاكَ اِلاَّ صِدْقًا(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الشعراء)

ترجمہ ہم نے آپ کو تجربے سے سچا پایا ہے۔

اگر پہلی مرتبہ فرشتہ کی مہیب آواز کیساتھ انتہائی سختی سے دبوچنے سے ذرا خوفزدہ ہو جاتے ہیں تو ان کی رفاقت میں پندرہ سال گزارنے والی بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا ڈھارس بندھاتی ہیں :

اِنَّكَ تَصِلُ الرَّحِمَ تَقْرِی الضَّيْفَ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَنْ يُخْزِيَكَ اللّٰهُ اَبَدًا(بخاری باب بدء الوحی مناقب الانصار وغیرھا)۔

ترجمہ بلاشبہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں، فقیر کو کما کر دیتے ہیں اور حق کی کاطر مصائب برداشت کرنے والوں کی مدد کرتے ہیں لہذا اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی ذلیل و خوار نہیں کرے گا۔

اور پھر محقق مذہب عیسائیت آپ ﷺ کو خلعت نبوت سے سرفراز ہونے کی بشارت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے۔

بہر حال داعی شریعت اور حامل قرآن و سنت کا کردار ایسا اعلیٰ وارفع ہونا ضروری ہے کہ اس کے کاروباری ساتھی محلّہ کے پڑوسی اور کنبہ کے مصاحب فوراً اس کے ہمنوا بن جائیں جس طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت پر عثمان عبد الرحمٰن بن عوف طلحہ زبیر جیسے جلیل القدر تاجر پیشہ حضرات حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

2 **نظام تعلیم**: ہر نظام کیلئے ضروری ہے کہ نونہالان قوم کے صاف ستھرے اذہان و قلوب میں اس نظام کو راسخ کیا جائے تاکہ زندگی کے کسی مرحلہ میں وہ لغزش کا شکار نہ ہو اور اس طرح زندگی کے آخری حصے تک اس نظام کی رسائی ہو اور یہ چیز صرف اسلام کے علاوہ کسی نظام میں نظر نہیں آتی جبکہ اسلام کا نظام تعلیم پیدائش سے وفات تک نفاذ شریعت کا درس دیتا ہے۔

مشہور حدیث نبوی ہے: اطلبو العلم من المهد الى اللحد

ترجمہ: ماں کی گود سے قبر میں جانے تک علم طلب کرو۔

بچے کی پیدا ہونے کے بعد غسل دے کر جو کام سب سے پہلے کیا جاتا ہے وہ دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہی جاتی ہے یہ کیا ہے یہ اسلامی نظام تعلیم کا خلاصہ ہے جس میں توحید و رسالت کی گواہی کے بعد نماز کو باعث فلاح و نجات قرار دیا گیا ہے پھر بچے کے پیٹ جو پہلی چیز جاتی ہے وہ گھٹی ہے جس پر اللہ کے نام سے ابتداء کرنے اور حلال شئے کھانے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور اچھا نام رکھنے کا والدین کو پابند بنایا گیا ہے جو خالصۃً توحید ربانی کا مظہر اور اسلامی تعلیم درس دیتا ہو۔ اور بچے کو جو سب سے پہلی کلام سکھانے کی تاکید کی گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اَللّٰهُ رَبِّی لاَ اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئاً اور عقیقہ جیسے پر خلوص عمل کی سنت جاری کی گئی۔ سات سال سے دس سال تک کی عمر تک نماز کی ترغیب اور پھر ترغیب پر زور دینا صرف اسلام نظام تعلیم کی خصوصیت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ اَلصَّلٰوةَ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب)

ترجمہ: بیٹا بیٹی جب سات سال کا ہو جائے تو نماز کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں پہنچ جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر مارو اور ان کے بستر جدا کر دو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عاقل وبالغ ہونے پر جو احکام نفاذ شریعت کے نام سے نافذ کیے گئے ہیں ان میں صرف اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور رسول اکرم ﷺ کی قیادت وسیادت کو معیار بنایا گیا جس سے ہر قسم کے انتشار واختلاف اور فرقہ واریت کی نفی کر کے وحدت امت کا سبق سکھایا گیا ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا (آل عمران : ۱۰۳)

ترجمہ اور اللہ کی رسی کو اکٹھے ہو کر مضبوطی سے پکڑو اور ٹولیوں میں نہ بٹو اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو تم پر تھی جبکہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اور اس نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی اور تم اس نعمت کے ساتھ آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔

ہوس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا نوع انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا محبت کی زباں ہو جا
یہ ہندی یہ افغانی یہ ایرانی یہ تورانی
اچھل کر اے ساحل تو بیکراں ہو جا

3 عملی مشق : ہر کام کو صحیح نہج پر چلانے کیلئے عملی مشق اور ٹریننگ بڑی ضروری ہوتی ہے اساتذہ کیلئے مختلف مراحل کلے کورسز یا ریفریشر کورس کرائے جاتے ہیں۔ فوج کیلئے ابتدائی تین سالہ رنگروٹنگ کورس اور پھر ہر سال تجرباتی مشقیں کرائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس عمدہ نظام کی افادیت بڑھانے اور اس نظریہ کو پختہ کرنے کی خاطر فرائض دین کے نام سے عملی مشقوں کا اہتمام فرمایا ہے یوم مشق نماز ہے جس میں پورے اسلامی نظام پر زور دیا گیا ہے اور بندگی اور غلامی کا عقیدہ دے کر شرعی نظام کے لئے تیار کیا گیا ہے روزہ سالانہ مشق ہے۔ جس میں کھانے پینے اور انسانی خواہشات میں نفاذ شریعت کا طریقہ سکھایا گیا ہے اور حج بین الاقوامی طور پر شریعت نافذ کرنے کی عملی تدابیر دریافت کرنے اور یکجا ہو اسلامی قوت کو مجتمع کرنے کا اجلاس عام ہے چند احکام ملاحظہ فرمائیں :

نماز کی مشق سات سال کی عمر سے دس سال کی عمر تک کرائی گئی ہے۔

مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ الصَّلٰوةَ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِمْ وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ (ابو داؤد کتاب الصلوة باب متى يؤمر الغلام بالصلوٰة)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں پھر جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر مارو اور ان کے بستر جدا کر دو۔

4 احتساب : جس نظام میں احتساب نہیں اس میں چور دروازے کھلتے ہیں۔ اور کرپٹ لوگ اپنی من مانی کر کے اس نظام کو عملی طور پر ختم کرنے کے درپے ہوتے ہیں اسی وجہ سے اسلامی نظام میں احتساب کا لازم کر دیا گیا ہے۔

حدیث نبوی ہے : كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

(بخاری کتاب الجمعه باب الجمعة فی القری والمون)

ترجمہ تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق سوال ہوگا

حَاسِبُوا اَنْفُسَكُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوا (ترمذی کتاب القیامة)

ترجمہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔

کا ذہن دے کر ہر شخص کو اپنی ذات کا محاسب بنا دیا گیا ہے لیکن باوجود ہر شعبہ زندگی کے سرپرست کو جواب دہ بنا دیا گیا ہے اور سرپرست اعلیٰ (امیر المؤمنین) کے ذمہ لازم ہے کہ وہ خود قوم کی نگرانی کرے کسی کو نگران بنا کر بھیجے شکایات وصول کرے اور تفتیش کے بعد جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو قرار واقعی سزائیں دے جس کی مثالیں تاریخ اسلام کے طالب علم پر واضح ہیں۔

طریقہ نفاذ

کسی قانون کو نافذ کرنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ پہلے مسودہ قانون بنا کر سٹینڈنگ کمیٹی کو پیش کیا جاتا ہے جو اس کا جائزہ لے کر اور قابل عمل بنا کر حکومت کو پیش کرتی ہے۔ وزیر قانون کے ذریعہ قومی اسمبلی میں پیش کیا جاتا ہے اس کے حسن و قبح پر اراکین اپنی آراء بیان کرتے ہیں اور پھر اتفاق رائے یا کثرت رائے سے اس قانون کو پاس کر کے سینٹ میں پیش کیا جاتا ہے وہاں پاس ہو کر صدر مملکت کی منظوری کیلئے بھیجا جاتا ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ میں اس پر مہر تصدیق ثبت کر کے اس کو نافذ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اگر قومی اسمبلی یا سینٹ میں کثرت رائے حاصل نہ ہو سکے تو دونوں ایوانوں کا مشترکہ اجلاس بلا کر کثرت رائے سے پاس ہوتا ہے۔ فوری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہمیت کا قانون صدر مملکت کے آرڈیننس سے فوری طور پر نافذ ہو جاتا ہے اور چھ ماہ کے اندر اسے قومی اسمبلی سے پاس کروا کر مستقل قانون بنادیا جاتا ہے اور فوجی حکمران صرف اپنے آرڈر کو پی سی او کے ذریعے منوالیتے ہیں یا ریفرنڈم کے ذریعہ عوام کی رائے ہی قانون کا فیصلہ کر دیتی ہے۔

یہ تمام طریقے قانون کے حق وصواب تک پہنچانے کیلئے کئے جاتے ہیں اور جس قانون کا صحیح اور مفید ہونا اللہ کی طرف سے واضح ہو چکا ہو اور رسول اللہ ﷺ اللہ کے حکم کو اللہ کے بندوں پر نافذ کرنے کو ایمان کی شرط لگا چکے ہیں اس کے لئے فوری اعلان نفاذ ہی کافی ہے جس طرح رسول مقبول ﷺ نے حجۃ الوداع کے تاریخ ساز خطبہ میں چند قوانین کا اعلان کیا تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْجُمْعَةِ فَقَالَ فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قَالُوْا بَلَدٌ حَرَامٌ فَقَالَ فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا وَفِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا (بخاری کتاب المناسك باب الخطبة ایام منی)

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے قربانی والے دن لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ جمعہ کا دن ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ حرمت والا شہر ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ حرمت والا مہینہ ہے، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں اس دن میں، اس شہر میں اور اس مہینہ میں حرام کر دی گئی ہیں۔

اور اسی طرح ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (المائدۃ:۳)

ترجمہ آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور میں تمہارے لئے اسلام کو دین بنا کر راضی ہو گیا ہوں۔

گویا کہ جس دن قانون مکمل طور پر تیار ہو جائے اس کے اہم حصہ کو فوری نافذ کر دیا جاتا ہے اور باقی ماندہ قانونی شقوں کی قانون سازی بعد میں بھی ہو سکتی ہے جو کسی اہم قومی تقریب میں اعلان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس ملک کو لا الہ الا اللہ کا نعرہ لگا کر صرف اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے بڑی قربانیاں دے کر معرض وجود میں لایا گیا ہو وہاں جس قدر تاخیر ہوگی خصوصاً حدود و کفارات، ارکان اسلام اور وہ مسائل جن پر پوری امت مسلمہ خصوصا پاکستانی قوم کو اتفاق ہوان کو فی الفور نافذ کر کے اللہ کے حضور سرخرو ہو جائیں اسی سے خلافت کو استقلال اور ملک کو استحکام نصیب ہوتا ہے۔

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ﴾ (النور:۵۵)

ترجمہ: اللہ نے تم میں سے ایمان اور نیک اعمال والوں سے وعدہ کیا ہے کہ انہیں زمین میں ایسی خلافت دے گا جیسی پہلے لوگوں کو دی۔

پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے اکتیس علماء کرام نے 1951ء، 1953ء میں نفاذ شریعت کے لئے متفقہ لائحہ عمل پیش کیا تھا۔ جو بائیس شقوں پر محیط ہے اسے فی الفور نافذ کر دیا جائے اور اسی طرح پاکستان کی اسلامی نظریاتی کونسل نے آج تک جن مسائل کو بڑی تحقیق و تدقیق کے بعد حکومت کو اپنی سفارشات پیش کی ہیں انہیں بھی فوری طور پر نافذ العمل قرار دیا جائے۔ تو نفاذ شریعت کا کام کافی حد تک حل ہو جاتا ہے اور اس طرح آئندہ پیش آمدہ مسائل پر حکومت کی مقرر کردہ اسی اسلامی نظریاتی کونسل سے راہنمائی حاصل کی جائے تو کوئی مسئلہ لاینحل نہیں رہ جاتا کاش کہ یہ استدعا شرف قبولیت پائے اور نفاذ شریعت کی دینی، ملی، قومی خواہش پوری ہو سکے۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ

پاکستان کے آئین کی مختلف دفعات کی جانچ پڑتال کر کے اسلامی قوانین کے موافق بنانے کی خاطر یکے بعد دیگرے پانچ درخواستیں وفاقی شرعی عدالت میں دائر کی گئیں جو درج ذیل ہیں :

1. شریعت درخواست نمبر 13 ایل آف 1988ء از محمد صلاح الدین
2. شریعت درخواست نمبر 18 آئی آف 1988ء از ملک محمد عثمان
3. شریعت درخواست نمبر 26 آئی آف 1988ء از بیگم یاسمین رضا
4. شریعت درخواست نمبر 4 کے آف 1988ء از عبدالرب جعفری
5. شریعت درخواست نمبر 3 ایل آف 1989ء از بشیر احمد نوید

مذکورہ درخواستوں پر مندرجہ ذیل جسٹس صاحبان نے متفقہ فیصلہ لکھا ہے :

1. جناب جسٹس گل محمد خاں چیف جسٹس صاحب
2. جناب جسٹس ڈاکٹر مفتی شجاعت علی قادری صاحب
3. جناب جسٹس مفتخر الدین صاحب
4. جناب جسٹس عبادت یار خاں صاحب
5. جناب جسٹس علامہ ڈاکٹر فدا محمد خاں صاحب

مذکورہ بالا جسٹس صاحبان نے لاہور اور کراچی میں چھ چھ سماعتوں کے بعد مندرجہ ذیل فیصلہ متفقہ طور پر تحریر کیا۔

رسالہ تکبیر کراچی نے 2 نومبر 1989ء کی اشاعت میں انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں شائع کیا ہے اس طرح دیگر موقر جرائد نے بھی اپنی مختلف خصوصی اشاعتوں میں درج کیا ہے ہم تکبیر کے حوالہ سے درج کرتے ہیں جو سنتالیس شقوں پر مشتمل ہے۔

فیصلہ مذکورہ کا خلاصہ رسالہ تکبیر کے الفاظ میں درج ذیل ہے :

وفاقی شرعی عدالت نے عوامی نمائندگی کے قانون مجریہ 1976ء کی دفعات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر13، 14، 41، 50اور52 کو قرآن و سنت کے منافی قرار دیا ہے اور ووٹ کے خفیہ رکھنے سے متعلق دفعات نمبر88، 89 کو برقرار رکھنے مگر ان میں دفعہ 38(4 / سی / 11) کو خارج کردینے کی سفارش کی ہے۔

جو رائے دہندگان کی رائے کو خفیہ رکھنے سے متعلق ہے اور قرآن و سنت کے متصادم ہے شرعی عدالت نے اپنے فیصلے میں صدر پاکستان سے کہا ہے کہ وہ قرآن و سنت کے منافی قرار دی جانے والی دفعات میں 31 دسمبر 1989ء تک ضروری ترامیم کر کے انہیں شریعت کے مطابق بنائیں۔ ورنہ اس تاریخ کے بعد ان دفعات کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوگی۔ عدالت نے اپنے متفقہ فیصلے میں (جس کا متن اس اشاعت میں دوسرے صفحات پر دیا جارہا ہے) انتخابات امیدواروں کیلئے دستور کی دفعات نمبر 62، 63 میں صراحت کردہ شرائط اہلیت کو موثر اور یقینی بنانے کیلئے عام ووٹروں کو امیدواروں کی اہلیت کو چیلنج کرنے کا اختیار دیا ہے۔ جب کہ یہ اختیار موجودہ انتخابی قوانین میں صرف مخالف امیدواروں تک محدود ہے۔ الخ (اداریہ)

عدالت عالیہ نے اپنے فیصلے کے آخر میں درج ذیل خلاصہ تحریر کیا ہے۔

اوپر کی تمام بحث کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عوامی نمائندگی کے قانون کی دفعات نمبر 13، 14، 49، 50، 52 قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔ رائے دہی کی راز داری سے متعلق دفعات نمبر 88، 89 برقرار رکھی جاسکتی ہیں لیکن دفعہ نمبر 38(4 / سی / 11) جس کے تحت ایک جائز ووٹ محض اس لئے گنتی سے خارج کردیا جاتا ہے کہ ووٹر رازداری ملحوظ نہیں رکھ سکا۔ قرآن و سنت سے متصادم ہے (سورۃ 4 / 135) عوامی نمائندگی کے قانون مجریہ 1976ء اور ایوان ہائے پارلیمان اور صوبائی اسمبلی 1977ء اس فیصلہ کے مطابق صدر پاکستان کی جانب سے 31 دسمبر 1989ء ترمیم کردینی چاہئے۔ 31 دسمبر 1989ء کے بعد دفعات نمبر 13، 14، 49، 50، 52 اور 38(4 / سی / 11) غیر موثر ہو جائیں گی۔ (صفحہ 57 رسالہ تکبیر 2 نومبر 1989ء)

اب آئین پاکستان ۱۹۷۳ء کی دو شقیں ملاحظہ ہوں جن کے تحت امیدوار کا پورا اترنا ضروری ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ارکان کی بابت احکام

آرٹیکل 62- **مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی رکنیت کیلئے اہلیت :** کوئی شخص مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا رکن منتخب ہونے یا چنے جانے کا اہل نہیں ہو گا اگر---

(الف) وہ پاکستان کا شہری نہ ہو۔

(ب) وہ قومی اسمبلی کی صورت میں پچیس سال سے کم عمر کا ہو اور اس اسمبلی میں کسی مسلم یا غیر مسلم نشست کے لئے جیسی بھی صورت ہو، انتخاب کے لئے انتخابی فہرست میں ووٹر کی حیثیت سے درج نہ ہو۔

(ج) وہ سینٹ کی صورت میں تیس سال سے کم عمر کا ہو اور کسی صوبے میں کسی علاقے میں یا جیسی بھی صورت ہو، وفاقی دارالحکومت یا وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات میں جہاں سے وہ رکنیت چاہتا ہو بطور ووٹر درج نہ ہو۔

(د) وہ اچھے کردار کا حامل نہ ہو اور عام طور پر احکام اسلام سے انحراف میں مشہور ہو۔

(ہ) وہ اسلامی تعلیمات کا خاطر خواہ علم نہ رکھتا ہو اور اسلام کے مقرر کردہ فرائض کا پابند نیز کبیرہ گناہوں سے مجتنب نہ ہو۔

(و) وہ سمجھدار، پارسانہ ہو اور فاسق ہو اور ایماندار اور امین نہ ہو۔

(ز) کسی اخلاقی پستی میں ملوث ہونے یا جھوٹی گواہی دینے کے جرم میں سزا یافتہ ہو۔

(ح) اس نے قیام پاکستان کے بعد ملک کی سالمیت کے خلاف کام کیا ہو یا نظریہ پاکستان کی مخالفت کی ہو۔

مگر شرط یہ ہے کہ پیرا (د) اور (ہ) میں مصرحہ نااہلیتوں کا کسی ایسے شخص پر اطلاق نہیں ہو گا جو غیر مسلم ہو، لیکن ایسا شخص اچھی شہرت کا حامل ہو گا اور

(ط) وہ ایسی دیگر اہلیتوں کا حامل نہ ہو جو مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ایکٹ کے ذریعے مقرر کی گئی ہوں۔

تشریح

فروری 1985ء میں ملک بھر میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے جو غیر جماعتی انتخابات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منعقد ہوئے تھے اس ضمن میں الیکشن کمیشن نے 12 جنوری 1985ء کو امیدواروں کیلئے انتخابی قواعد و ضوابط کا اعلان کیا تھا اور اس بات پر زور دیا تھا کہ جب تک کوئی امیدوار مقررہ شرائط پر پورا نہیں اترتا اس وقت تک اسے قومی و صوبائی اسمبلی یا سینٹ کے انتخاب میں حصہ لینے کا حق نہ ہوگا۔ ان قواعد و ضوابط کی پابندی کا مقصد یہ تھا کہ انتخابات کے ذریعے ایسے افراد سامنے آئیں جو اپنی خواہشات کو قابو میں رکھیں اور ملکی مفاد کو ہر چیز پر ترجیح دیں تاکہ ملکی استحکام کو یقینی بنایا جائے۔ اسی بنا پر دفعہ ہذا میں ترمیم کر کے مجلس شوریٰ کی رکنیت کیلئے اہلیت پر مزید شرائط کو شامل کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق کوئی بھی شخص ان شرائط کے ساتھ مجلس شوریٰ کا رکن منتخب ہونے یا چنے جانے کا اہل نہیں ہو سکتا یعنی

(الف) پاکستان کا شہری نہ ہو۔ اس کے لئے جائے پیدائش وغیرہ کی کوئی شرط نہیں ہے یعنی ایک شخص بھارت میں پیدا ہوا تھا لیکن تقسیم کے بعد پاکستان آگیا اور اس نے پاکستان کی شہریت حاصل کر لی۔ وہ انتخاب میں حصہ لینے کا اہل ہے۔

(ب) قومی اسمبلی کا رکن بننے کے لئے پچیس سال سے کم ہو اور اس اسمبلی میں کسی مسلم یا غیر مسلم نشست کے لئے جیسی بھی صورت ہو انتخاب کے لئے اس کا انتخابی فہرست میں ووٹر کی حیثیت سے درج نہ ہو۔

(ج) سینٹ کے امیدوار کی صورت میں تیس سال سے کم کا ہو اور اس کا نام کسی صوبے میں، کسی علاقے میں یا جیسی بھی صورت ہو، وفاقی دارالحکومت یا وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقہ جات میں جہاں سے وہ رکنیت چاہتا ہو بطور ووٹر درج نہ ہو۔

(د) وہ اچھے کردار کا حامل نہ ہو اور اسلامی تعلیمات کے منافی کام کرنے کی شہرت رکھتا ہو۔

(ہ) اسے اسلامی تعلیمات کا خاطر خواہ علم نہ ہو اور اسلام کے مقرر کردہ فرائض کا پابند نیز کبیرہ گناہوں سے اجتناب نہ کرتا ہو۔

(و) وہ سمجھدار، پارسا نہ ہو اور فاسق ہو اور ایماندار اور رفیق بھی نہ ہو۔

(ز) کسی اخلاقی جرم کے ارتکاب پر یا جھوٹی گواہی دینے کے جرم میں سزا یافتہ ہو۔

(ح) قیام پاکستان کے بعد ملکی سالمیت اور استحکام کے خلاف کام کرتا رہا ہو یا نظریہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان کا مخالفت ہو اور دل و جان سے پاکستان کو نہ چاہتا ہو۔

نوٹ : پیرا (د) اور (ہ) کا اطلاق غیر مسلموں پر نہیں ہوتا تاہم اُن کے اچھے کردار کا حامل ہونا ضروری ہے۔

(ط) مجلس شوریٰ کے ایکٹ کے تحت جو شرائط مقرر کی گئی ہیں ان پر پورا نہ اترتا ہو۔

ایک اسلامی ملک ہونے کے ناطے سے مجلس شوریٰ کی رکنیت کے لئے جو شرائط مقرر کی گئی ہیں ان پر اگر پوری طرح سے عمل درآمد ہو جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ پاکستان میں ایک مثالی معاشرہ قائم نہ ہو سکے۔

آرٹیکل 63- مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کی رکنیت کیلئے نااہلیت : کوئی شخص مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا رکن منتخب ہونے یا چنے جانے اور رکن رہنے کے لئے نااہل ہو گا اگر---

(الف) وہ فاترالعقل ہو اور کسی مجاز عدالت کی طرف سے ایسا قرار دیا گیا ہو۔ یا

(ب) وہ غیر برأت یافتہ دیوالیہ ہو یا

(ج) وہ پاکستان کا شہری نہ رہے اور کسی بیرونی ریاست کی شہریت حاصل کرے۔ یا

(د) وہ پاکستان کی ملازمت میں کسی منفعت بخش عہدے پر فائز ہو ماسوائے ایسے عہدے کے جسے قانون کے ذریعے ایسا عہدہ قرار دیا گیا ہو جس پر فائز شخص نااہل نہیں ہوتا۔ یا

(ہ) اگر وہ ایسی آئینی ہیئت یا کسی ایسی ہیئت کی ملازمت میں ہو جو حکومت کی ملکیت یا اس کے زیر نگرانی ہو یا جس میں حکومت تعدیلی حصہ یا مفاد رکھتی ہو۔ یا

(و) شہریت پاکستان ایکٹ 1951ء (نمبر 2 بابت 1951ء) کی دفعہ 14- ب کی وجہ سے پاکستان کا شہری ہوتے ہوئے اسے فی الوقت آزاد جموں و کشمیر کی قانون ساز اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کا نااہل قرار دے دیا گیا ہو۔ یا

(ز) وہ کسی ایسی رائے کی تشہیر کر رہا ہو یا کسی ایسے طریقے پر عمل کر رہا ہو جو نظریہ پاکستان یا پاکستان کے اقتدار اعلیٰ، سالمیت یا سلامتی یا اخلاقیات، یا امن عامہ کے قیام یا پاکستان کی عدلیہ کی دیانت داری یا آزادی کیلئے مضر ہو، یا جو پاکستان کی مسلح افواج یا عدلیہ کو بدنام کرے یا اسکی تضحیک کا باعث ہو۔ یا

(ح) اسے کسی ایسے جرم کے لئے سزا یابی پر جس میں چیف الیکشن کمشنر کی رائے میں اخلاقی پستی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ملوث ہو، کم از کم دو سال کے لئے قید کی سزا دی گئی ہو، تاوقتیکہ اس کی رہائی کو پانچ سال کی مدت نہ گزر چکی ہو۔ یا

(ط) اسے پاکستان کی ملازمت سے غلط روی کی بناء پر برطرف کر دیا گیا ہو تاوقتیکہ اس کی برطرفی کو پانچ سال کی مدت نہ گزر گئی ہو۔ یا

(ی) اسے پاکستان کی ملازمت سے غلط روی کی بناء پر ہٹادیا گیا ہو یا جبری طور پر فارغ الخدمت کر دیا گیا ہو تاوقتیکہ اس کے ہٹائے جانے یا جبری طور پر فارغ الخدمت ہونے کو تین سال کی مدت نہ گزر گئی ہو۔ یا

(ک) وہ پاکستان کی کسی آئینی ہیئت یا کسی ہیئت کی جو حکومت کی ملکیت ہو یا اس کے زیر نگرانی ہو یا جس میں حکومت تعدیلی حصہ یا مفاد رکھتی ہو، ملازمت میں رہ چکا ہو، تاوقتیکہ اس کی مذکورہ ملازمت سے فارغ الخدمت ہوئے دو سال کی مدت نہ گزر گئی ہو۔ یا

(ل) اسے فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت کسی بدعنوانی یا غیر قانونی حرکت کا مجرم قرار دیا جائے تاوقتیکہ اس تاریخ کو جس پر مذکورہ حکم مؤثر ہوا ہو پانچ سال کا عرصہ نہ گزر گیا ہو۔ یا

(م) وہ سیاسی جماعتوں کے ایکٹ 1962ء (نمبر 3 بابت 1962ء) کی دفعہ 7 کے تحت سزایاب ہو چکا ہو، تاوقتیکہ مذکورہ سزایابی کو پانچ سال کی مدت نہ گزر گئی ہو۔ یا

(ن) وہ خواہ بذات خود یا اس کے مفاد میں یا اس کے فائدے کے لئے یا اس کے حساب میں کسی ہندو غیر منقسم خاندان کے رکن کے طور پر کسی شخص یا اشخاص کی جماعت کے ذریعے، کسی معاہدے میں کوئی حصہ یا مفاد رکھتا ہو، جو انجمن امداد باہمی اور حکومت کے درمیان کوئی معاہدہ نہ ہو، جو حکومت کو مال فراہم کرنے کے لئے اس کے ساتھ کئے ہوئے کسی معاہدے کی تکمیل یا خدمات کی انجام دہی کے لئے ہو:

(اول) جبکہ معاہدے میں حصہ یا مفاد اس کو وراثت یا جانشینی کے ذریعے یا موصی لہ، وصی یا مہتمم ترکہ کے طور پر منتقل ہوا ہو، جب تک اس کو اس کے اس طور پر منتقل ہونے کے بعد چھ ماہ کا عرصہ نہ گزر جائے۔

(دوم) جبکہ معاہدہ کمپنیات آرڈیننس 1984ء (نمبر 47 مجریہ 1984ء) میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریف کردہ کسی ایسی کمپنی عامہ نے کیا ہو یا اس کی طرف سے کیا گیا ہو جس کا وہ حصہ دار ہو لیکن کمپنی کے تحت کسی منفعت بخش عہدے پر فائز مختار انتظامی نہ ہو۔یا

(سوم) جبکہ وہ ایک غیر منقسم ہندو خاندان کا فرد ہو اور اس معاہدے میں جو خاندان کے کسی فرد نے علیحدہ کاروبار کے دوران کیا ہو، کوئی حصہ یا مفاد نہ رکھتا ہو۔یا

تشریح: اس آرٹیکل میں "مال" میں زرعی پیداوار یا جنس جو اس نے کاشت یا پیدا کی ہو یا ایسا مال شامل نہیں جسے فراہم کرنا اس پر حکومت کی ہدایت یا فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت فرض ہو یا وہ اس کے لئے پابند ہو۔

(س) وہ پاکستان کی ملازمت میں حسب ذیل عہدوں کے علاوہ کسی منفعت بخش عہدے پر فائز ہو۔یعنی:

(اول) کوئی عہدہ جو ایسا کل وقتی عہدہ نہ ہو جس کا معاوضہ یا تو تنخواہ کے ذریعے یا فیس کے ذریعے ملتا ہو۔

(دوم) نمبردار کا عہدہ خواہ اس نام سے یا کسی دوسرے نام سے موسوم ہو۔

(سوم) قومی رضاکار

(چہارم) کوئی عہدہ جس پر فائز شخص، مذکورہ عہدے پر فائز ہونے کی وجہ سے کسی فوج کی تشکیل یا قیام کا حکم وضع کرنے والے کسی قانون کے تحت فوجی تربیت یا فوجی ملازمت کے لئے طلب کئے جانے کا مستوجب ہو۔یا

(ع) اسے فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) یا کسی صوبائی اسمبلی کے رکن کے طور پر منتخب ہونے یا چنے جانے کے لئے نااہل قرار دے دیا گیا ہو۔

(2) اگر کوئی سوال اٹھے کہ آیا مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا کوئی رکن، رکن رہنے کے لئے نااہل ہو گیا ہے، تو اسپیکر یا جیسی بھی صورت ہو، چیئرمین اس سوال کو فیصلہ کے لئے چیف الیکشن کمشنر کو بھیجے گا اور اگر چیف الیکشن کمشنر کی یہ رائے ہو کہ رکن نااہل ہو گیا ہے تو وہ رکن نہیں رہے گا اور اس کی نشست خالی ہو جائے گی۔

تشریح

(1) (الف) وہ ذہنی طور پر مفلوج ہو اور اس کی تصدیق کسی با اختیار عدالت نے کی ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ب) اسے دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہو۔

(ج) پاکستان کا شہری ہونے کی بجائے کسی اور ملک کی شہریت حاصل کرے۔

(د) وہ پاکستان کی ملازمت میں کسی منفعت بخش عہدے پر فائز ہو ماسوائے ایسے عہدے کے جس کے بارے میں قانون اجازت دے کہ یہ عہدہ منفعت بخش نہیں ہے جس پر متعلقہ شخص فائز ہے۔

(ہ) وہ حکومت کے زیر انتظام چلنے والے کسی سرکاری ادارے میں ملازمت کرتا ہو یا وہ ادارہ حکومت کی ملکیت اور اس کی نگرانی میں ہو یا جس میں حکومت کا کوئی حصہ ہو یا کوئی مفاد ہو۔

(و) شہریت پاکستان ایکٹ 1951ء (نمبر 2 بابت 1951ء) کی دفعہ 14-ب کے تحت پاکستان کا شہری تو ہو لیکن اسے حکومت آزاد جموں و کشمیر نے وقتی طور پر قانون ساز اسمبلی کا رکن منتخب ہونے کے لئے نااہل قرار دیا ہو۔

(ز) وہ کسی ایسے پروپیگنڈے میں مصروف ہو یا ایسے طریقے پر عمل کر رہا ہو جس کے تحت نظریہ پاکستان یا پاکستان کے اقتدار اعلیٰ، سالمیت یا سلامتی یا اخلاقیات، یا امن عامہ کے قیام کے سلسلے میں کوئی زد پڑتی ہو یا پاکستان کی عدلیہ کی دیانت داری پر بد اعتمادی کا اظہار کرے اور اسکی آزادانہ حیثیت پر اثر انداز ہو، یا جو پاکستان کی مسلح افواج یا عدلیہ کو بدنام کرے یا پھر ان اداروں کا مذاق اڑائے۔

(ح) اخلاقی پستی میں ملوث ہونے کی بناء پر اسے کم از کم دو سال کی سزا دی گئی ہو اور اس کی رہائی کو پانچ سال نہ ہوئے ہوں۔

(ط) کسی بدعنوانی، اقربا پروری یا کسی اور جرم سے پاکستان کی ملازمت سے نکالا گیا ہو تاوقتیکہ اس کی برطرفی کو پانچ سال کا عرصہ نہ گزر چکا ہو۔

(ی) کسی جرم کے تحت پاکستان کی ملازمت سے ہٹادیا گیا ہو یا اسے جبری طور پر ملازمت سے فارغ کر دیا گیا ہو تاوقتیکہ اس کے ہٹائے جانے یا جبری طور پر فارغ الخدمت ہونے کو تین سال کا عرصہ نہ گزر چکا ہو۔

(ک) وہ پاکستان کے زیر نگرانی کسی آئینی ادارے یا ایسے ادارے کی جو حکومت کی ملک میں ہو یا جس میں حکومت حصہ دار ہو یا حکومت اس میں کوئی مفاد رکھتی ہو، ملازمت میں رہ چکا ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس صورت حال میں ملازمت ختم ہونے کے بعد دو سال کا عرصہ نہ گزر گیا ہو۔

(ل) کسی بد عنوانی یا غیر قانونی حرکت کرنے پر اسے مجرم قرار دیا جا چکا ہو تاوقتیکہ اس تاریخ کو جس پر مذکورہ حکم مؤثر ہوا ہو پانچ سال کا عرصہ نہ گزر گیا ہو۔

(م) وہ سیاسی جماعتوں کے ایکٹ 1962ء (نمبر 3 بابت 1962ء) کی دفعہ 7 کے تحت سزا پا چکا ہو، تاوقتیکہ مذکورہ سزا یابی کو پانچ سال کا عرصہ نہ گزر گیا ہو۔

(ن) وہ خواہ بذات خود یا اس کے مفاد میں یا اس کے فائدے کے لئے یا اس کے حساب میں کسی ہندو غیر منقسم خاندان کے رکن کے طور پر کسی شخص یا اشخاص کی جماعت کے ذریعے، کسی معاہدے میں کوئی حصہ یا مفاد رکھتا ہو، جو انجمن امداد باہمی اور حکومت کے درمیان نہ ہو، جو حکومت کو مال فراہم کرنے کے لئے اس کے ساتھ کئے ہوئے کسی معاہدے کی تکمیل یا خدمات کی انجام دہی کیلئے ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس پیرے کے تحت نااہلیت کا اطلاق کسی شخص پر نہیں ہوگا :

63-A انحراف وغیرہ کی بناء پر نااہلیت

Disqualification on ground of difection etc

(1) اگر کسی پارلیمانی پارٹی کا کوئی ممبر انحراف کا مرتکب ہو تو پارٹی کا سربراہ اس کے نام تحریری نوٹس جاری کر کے یا سربراہ کی طرف سے کوئی بااختیار شخص جسے پارٹی کے سربراہ نے ایسا اختیار تفویض کیا ہو ایسا نوٹس جاری کر کے، اسے سات دن کے اندر اظہار وجوہ کے لئے کہے گا کہ اس کے خلاف کیوں نہ اعلامیہ جاری کیا جائے۔ شق ہذا کے تحت نوٹس جاری کئے جانے کی صورت میں متعلقہ ایوان کے صدر نشین کو اس امر کی اطلاع دی جائے گی۔

تشریح : ایوان کے ممبر کے بارے میں ایسی صورت میں انحراف باور کیا جائے گا اگر وہ کسی سیاسی پارٹی کے نامزد امیدوار یا پارٹی کے نشان کے تحت یا پارٹی کے نامزد امیدوار ہونے کے علاوہ کسی اور طرح منتخب ہوا ہو اور الیکشن کے بعد تحریری اعلان کی بناء پر پارٹی کا ممبر بنا ہو۔

(a) پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو جس سے مراد پارٹی کے آئین کی خلاف ورزی ہے یا مجموعہ روش اور اعلان کردہ حکمت عملی کی خلاف ورزی کا ارتکاب کیا ہو، یا

(b) اپنی متعلقہ پارٹی کی طرف سے جاری کردہ ہدایت کے خلاف ووٹ دیا ہو، یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(c) کسی بل کے بارے میں ایوان میں اپنی پارٹی کی حکمت عملی کے خلاف ووٹنگ میں حصہ نہ لیا ہو۔

(2) جب شق (1) تشریح کی ضمنی (a) کے تحت اقدام لیا جانا مقصود ہو تو پارٹی کی انضباطی کمیٹی کے سربراہ کی طرف سے ریفرنس موصول ہونے پر سات دن کے اندر متعلقہ ممبر کا نقطۂ نظر جاننے کے لئے اسے موقعہ مہیا کر کے معاملہ کا فیصلہ کرے گی اگر فیصلہ متعلقہ ممبر کے خلاف ہو تو وہ پارٹی کے سربراہ کے پاس سات دن کے اندر اپیل کر سکتا ہے جس کا فیصلہ اس بارے میں حتمی ہو گا ان صورتوں میں جو تشریح کی شق (1) کی ضمنی شق (b) اور (c) کے تابع آتی ہوں تو متعلقہ پارٹی کا سربراہ متعلقہ ممبر کے وضاحت سماعت کرنے کے بعد یہ اعلامیہ جاری کر سکتا ہے کہ آیا ممبر مذکور نے انحراف کیا ہے یا نہیں۔

(3) ایوان کے صدر نشین کو پارٹی کا سربراہ اپنے فیصلہ سے آگاہ کرے گا اور اس کے علاوہ ایسی ہی اطلاع متعلقہ ممبر کو بھی دی جائے گی۔ ایوان کا صدر دو یوم کے اندر چیف الیکشن کمشنر کو اس فیصلہ سے آگاہ کرے گا۔ چیف الیکشن کمشنر ایسے فیصلے کو مؤثر بنائے گا اور سات یوم کے اندر اطلاع موصول ہونے پر متعلقہ ممبر کی نشست خالی قرار دے گا اور ضمنی انتخاب کا شیڈول جاری کرے گا۔

(4) آرٹیکل ہذا میں شامل کوئی امر ایوان کے سپیکر یا چیئرمین پر اثر انداز نہ ہو گا۔

(5) آرٹیکل ہذا کی غرض کے لئے :

(a) ایوان سے مراد فیڈریشن کے حوالے سے نیشنل اسمبلی سینٹ مراد ہے اور صوبے کے حوالے سے صوبائی اسمبلی مراد ہے جیسی کہ صورت ہو۔

(b) صدر نشین سے مراد نیشنل اسمبلی کا سپیکر، سینٹ کا چیئرمین یا صوبائی اسمبلی کا سپیکر ہے جیسی کہ صورت ہو۔

(6) آئین میں مندرج کسی امر کے باوجود کوئی بھی عدالت بشمول سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ آرٹیکل ہذا کے تحت کئے گئے کسی اقدام کے خلاف کسی قانونی کاروائی کے بارے میں اپنے اختیار سماعت کو بروئے کار نہ لائے گی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے جو روح کو تڑپا دے
پھر وادی فاراں کے ہر ذرے کو چمکا دے
پھر شوق تماشا دے، پھر ذوقِ تقاضا دے
محروم تماشا کو پھر دیدۂ بینا دے
دیکھا ہے جو کچھ میں نے اوروں کو بھی دکھلا دے
بھٹکے ہوئے آہو کو پھر سوئے حرم لے چل
اس شہر کے خوگر کو پھر وسعت صحرا دے
پیدا دل ویراں میں پھر شورش محشر کر
اس محمل خالی کو پھر شاہد لیلا دے
اس دور کی ظلمت میں ہر قلب پریشاں کو
وہ داغ محبت دے جو چاند کو شرما دے
رفعت میں مقاصد کو ہمدوش ثریا کر
خوداریٔ ساحل دے آزادیٔ دریا دے
بے لوث محبت ہو بے باک صداقت ہو
سینوں میں اجالا کر، دل صورت مینا دے
احساس عنایت کر آثار مصیبت کا
امروز کی شورش میں اندیشہ فردا دے
میں بلبل نالاں اک اجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

آخر میں دعا ہے کہ اے رب کریم، اے قادر مطلق! اپنی خصوصی عنایات سے اس ملک خداداد پاکستان کو نواز اور اس کے تمام عوام وخواص میں نفاذ شریعت کی تمنا بیدار کر کہ وہ اپنے آپ پر بھی اسے نافذ کریں اور ملک میں بھی اس کی حکمرانی کے لئے مخلصانہ جھود کو بر سر کار لائیں۔ اور اس ملک کی زمام اقتدار ایسے خدا ترس، حق شناس، دیندار اور جہاں دیدہ افراد کو نصیب فرما جو علم و عمل کی دولت سے بہرہ ور ہوں اور نفاذ شریعت اور اصلاح امت کے جذبہ سے سرشار ہوں اور پاکستان کو صحیح معنی میں پاک لوگوں کی جگہ بنا دیں اور پوری دنیا میں نفاذ شریعت کا بیڑہ اٹھائیں۔

اے اللہ ہماری زندگی میں یہ آرزو برآور ہو اور اس کتاب کو راقم الحروف اور قارئین کیلئے توشہ آخرت بنا دے۔ آمین

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا قَبُوْلًا حَسَنًا وَاغْفِرْلَنَا وَجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم

دعا گو و طالب دعا

ابوذوق قدرت اللہ فوق

شیخ الحدیث جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد

17 اکتوبر 2000ء 8 رجب 1421ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری دیگر مطبوعات

امام مالکؒ اوران کی مؤطا	شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہٗ الفلاح رحمہ اللہ
آل انڈیا اہلحدیث کانفرنسوں کی سالانہ روداد	شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہٗ الفلاح رحمہ اللہ
انباق الینابیع فی معرفۃ مشکاۃ المصابیح (اردو)	مولانا رحمت اللہ رحیق فاضل مدینہ یونیورسٹی
بطش قدیر بر قادیانی تفسیر کبیر	فاتح قادیاں ابوالوفاء مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
تقلید شخصی اور سلفی	فاتح قادیاں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ
حدیث نبوی اور تقلید شخصی	فاتح قادیاں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسریؒ
مباحثہ سرگودھا	فاتح قادیاں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری
تاریخی شخصیتیں	امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ
حج، عمرہ اور زیارت	الشیخ عبداللہ بن عبدالعزیز بن باز
تسہیل مقدمہ ابن الصلاح	ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد
قیام رمضان اور احکام صیام	ناصر الدین البانیؒ ترجمہ: حافظ عبدالستار الحماد
اتباع سنت اور تقلید ائمہ اربعہ کی نظر میں	ناصر الدین البانیؒ ترجمہ: محفوظ الرحمٰن فیضی
احادیث قدسیہ	امام شرف الدین النووی ترجمہ: ابوسعد عبدالحنان
اہل ایمان کو ندائے رحمٰن	الشیخ ابوبکر جابر الجزائری ترجمہ: ابوسعد عبدالحنان
کتاب الجہاد	امام عبداللہ بن مبارکؒ ترجمہ: ابوسعد عبدالحنان
مومن کے لیل ونہار المعروف اذکار مسنونہ	ترجمہ: ابوسعد عبدالحنان
آداب فرزندی	ترجمہ: ابوسعد عبدالحنان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کیا ہے؟ (پاکٹ سائز)	ابوسعد عبدالحنان
اے اللہ (**چهل ربنا**) (پاکٹ سائز)	ابوسعد عبدالحنان
صراط مستقیم قرآن کے آئینہ میں (پاکٹ سائز)	ابوسعد عبدالحنان
رسول کریم ﷺ کے جہادی معجزات	ابوسعد عبدالحنان
اوصاف مجاہد	ابوسعد عبدالحنان
ممنوعات اسلام	ابوسعد عبدالحنان
شہید اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ	ڈاکٹر سبطین لکھنوی
ہمارے ہندوستانی مسلمان	ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر، ترجمہ: ڈاکٹر صادق حسین
پاکستان میں نفاذ شریعت	شیخ الحدیث مولانا ابو وق قدرت اللہ فوق
تسہیل الفیہ ابن مالک و شرح ابن عقیل	شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ
تسہیل اصول حدیث	عبدالکریم مراد/عبدالمحسن العباد
	ترجمہ سید عبدالحلیم عبدالمنان
علم النحو کمپیوٹرائیڈیشن	مولانا مشتاق احمد چرتھاویؒ
عربی زبان کا آسان قاعدہ	مولانا مشتاق احمد چرتھاویؒ
سورۂ یٰسین (آفسٹ)	

مکتبہ ناصریہ

پریس مارکیٹ امین پور بازار فیصل آباد

فون: 645156, 612418pp

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہمارے ہاں

رنگین، عکسی، مترجم و معریٰ

قرآن مجید

سورۃ یٰسین، پارے، پنجسورے

- تفسیر واصول تفسیر
- حدیث واصول حدیث
- فقہ واصول فقہ
- سیرت وسوانح
- قانون وفتاویٰ
- تاریخ وادب
- انشاء وشاعری
- خطبات وطب
- کتب فاضل عربی
- کتب وفاق المدارس
- شروحات وتراجم وتلخیصات
- کتب درس نظامی

اور دیگر موضوعات پر عربی، فارسی، پنجابی، انگلش، اور اردو زبانوں میں ہر قسم کی

کتب بارعایت دستیاب ہیں۔

نیز اردو، انگلش، اور عربی مع اعراب کمپوزنگ

کمپیوٹر ڈیزائننگ اینڈ پرنٹنگ

انگلش اور عربی ٹرانسلیشن کیلئے تشریف لائیں

مکتبہ ناصریہ زین العابدین پلازہ پریس مارکیٹ امین پور بازار فیصل آباد

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
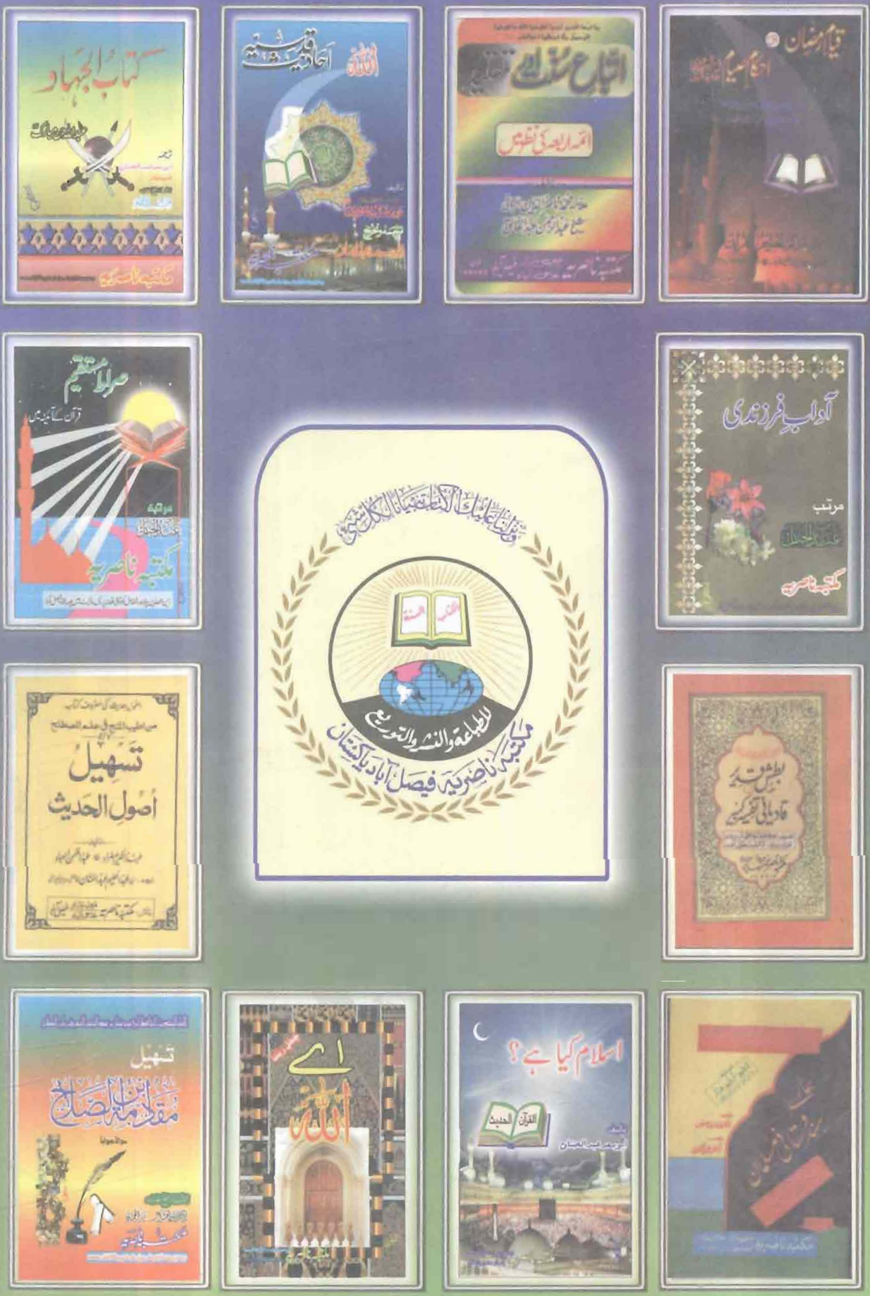
ہماری دیگر شاہکار مطبوعات